يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

قرآن اور معجم صغیر للطبرانی

(معجم صغیر للطبرانی، قرآن کی بارگاہ میں)

تحقیق و تدوین

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

عرض مصنف

سلسلہ ''وضعی روایات کی نشاندہی'' کی اگلی کڑی پیش خدمت ہے۔ یہ تحریر حرف آخر نہیں ہے، لیکن جو احباب اس میں کہیں کوئی سقم دیکھیں اور اصلاح کرنا چاہیں تو براہ کرم قرآنی دلائل کے ساتھ اپنی تحریر ای میل کر دیں میں ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں گا۔ یہ ایک طویل پراجیکٹ ہے، ابھی کافی کتب احادیث باقی ہیں جن پر کام کرنے کا پروگرام ہے۔ اگر موقع ملا تو اپنی سابقہ تمام کتب کو نئے سرے سے دیکھوں گا اور ان میں ضروری اضافے کروں گا، بصورت دیگر مجھے یقین ہے کہ آنے والے وقت میں ایک بندہ ضرور پیدا ہو گا جو میری کتب پر کام کر کے انہیں مزید بہتر کر دے گا۔ میں نے قرآن کے راستے میں بکھرے ہوئے کانٹے چننے کا کام اپنے ذمے لیا ہے، اللہ کریم سے استقامت کی دعا کرتا ہوں، رب کریم ہم سب کو قرآن کا طالبعلم بننے اور قرآن کے مطابق عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

فہرست

باب نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر
1	جہنم سے جنت تبادلہ	8
2	مسجد میں تھوکنا	13
3	سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے	16
4	تصویر	19
5	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	21
6	مردے سنتے ہیں	22
7	روزے کی حالت میں بوسے اور مباشرت	25
8	جھاڑ پھونک سنت ہے؟	28
9	لیلۃالقدر کو تلاش کرو	30
10	جوان آدمی کو دودھ پلانا درست	32
11	شہید	49
12	میرا لیڈر افضل ہے	53
13	موسیقی	64
14	غزل	68
15	سود	83
16	صحابہؓ تجارت کیلیئے سمندری سفر کرتے تھے	85
17	مردار کے چمڑے سے نفع نہ لینا	88
18	شاعری جائز ہے	93

19	نبوت کا چوبیسواں حصہ	99
20	رجم	105
21	قرآن	109
22	اچھا خواب نبوت کا حصہ	118
23	سونا اور ریشم حرام، زرد رنگ سنت	124
24	جھوٹ کی اجازت	130
25	ہبہ واپس لینا اپنی قے چاٹنا ہے	131
26	عیسیٰ علیہ السلام میرے بعد خلیفہ ہوں گے	135
27	کتنے لوگ جنت میں جائیں گے؟	138
28	صحابہؓ کے آپس کے تعلقات	145
29	سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی	147
30	گستاخ رسول کی سزا، سر تن سے جدا	150
31	دنیا میں ایک مسافر کی طرح رہو	154
32	میری امت کا عذاب ان کی دنیا ہی میں پورا ہو جائے گا	160
33	خود عمل کرو یا نہ کرو، دوسروں کو نیکی کی دعوت دو	161
34	بخار	162
35	غلطی کرنے سے درجے بلند	164
36	تیری ماں تجھے گم پائے	167
37	عذاب قبر	169
38	اختلاف امت ضرور ہو گا	171

39	اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ کام تعمیر کا کام ہے	174
40	تقدیر	176
41	جنت کیسے ملتی ہے ؟	185
42	معجزات	207
43	موزوں پر مسح	216
44	فرقہ بندی	220
45	وہ مومن نہیں	224
46	وضو	227
47	استحاضہ	237
48	رفع حاجت کے وقت رخ	250
49	کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا ضروری	251
50	حضرت عائشہؓ کا حضور ﷺ کے متعلق گمان	253
51	مقام حدیث	255
52	احکامات خداوندی کا نافرمان کافر نہیں	256
53	سفارش یا شفاعت	258
54	درود شریف	263
55	کپڑا پاک کرنے کا طریقہ	268
56	ایک ہی غسل سے ۔۔۔	269
57	حالت جنابت میں نماز	271
58	ایک بال خشک رہ جانے سے جہنم	273

274	اپنی پیٹھ کو یہودیوں کی طرح دھویا کرو	59
275	نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان	60
278	تحویل قبلہ	61
282	نماز	62
288	نماز جنازہ	63
294	روزہ	64
300	حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی	65
303	حج بدل	66
307	حضور ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا	67
311	بلی کا جوٹھا پاک ہے	68
312	لہسن خبیث درخت ہے	69
313	اذان	70
314	اللہ بھی نماز پڑھتا ہے	71
315	جمعہ	72
316	حج کا متعہ	73
317	زبردستی شادی	74
318	عورتوں کا ختنہ	75
319	اللہ تعالیٰ خود بھاؤ مقرر کرنے والا ہے	76
320	خدا	77
321	کالے رنگ کی اہمیت	78

322	بگڑی شکلیں	79
323	کھسروں پر لعنت	80
324	چاٹو یا چٹاؤ	81
325	حمزہؓ کی بیٹی نظر انداز کیوں؟	82
326	جو مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں	83
327	جنتی دوبارہ کنوارے ہو جائیں گے	84
328	مجھے عار دلائی جائے گی (شیعہ روایت)	85
333	ہوا اللہ کی خوشبو سے بنی ہے	86
334	لونڈی اپنے بال کھول کر رکھے	87
335	حضرت یعقوبؑ کے نابینا ہونے کی وجہ	88
337	متفرق	89

باب نمبر۔1

جہنم سے جنت تبادلہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس دنیا میں اعمالِ صالحہ کریں گے، آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جنّت ہے اور جو لوگ اِس دُنیا میں بُرے اعمال کریں گے، قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اِس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ جنّت یا جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے، کوئی شخص جنّت سے جہنّم یا جہنّم سے جنّت میں نہیں جا سکے گا۔ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ :

قرآن:

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ط قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللهُ عَهْدَهٗٓ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (80/2)

ترجمہ: ” اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہر گز نہ چھوئے گی، گنتی کے چند دن کے سوا، اے نبیؐ! آپؐ فرما دیں کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80}

اس کے بعد اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے :

قرآن:

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ (81/2)

ترجمہ: ” کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اُس کو اُس کی خطائوں نے گھیر لیا، پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورة البقرة سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

قرآن:

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ (82/2)

ترجمہ: ” اور جو لوگ اِیمان لائے اور اُنہوں نے اچھے اعمال کیے، یہی لوگ جنّت والے ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورة البقرة سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82}

قیامت کے دِن اعمال کے مطابق جو بھی فیصلہ ہو گا وہ حتمی ہو گا، اِس بات کو قرآن نے بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے، چند حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں:

سورة الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 69

سورة یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52

سورة السجدة سورہ نمبر 32 آیت نمبر 14

سورۃ حٰمٓ السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 28

سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 15

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 14

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 93

سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 63

سورۃ الحشر سورہ نمبر 59 آیت نمبر 17

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 116

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 39

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 217

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 257

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 80

قرآن کا فیصلہ تو آپ نے پڑھ لیا، اب آیئے معجم صغیر للطبرانی کی طرف جس میں قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے :

کلمہ پڑھنے کا فائدہ دوزخ میں بھی ہو سکتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے «لَآ إِلٰهَ إِلَّا الله» کہا تو زمانے میں کسی دن اس کو ضرور فائدہ دے گا، اگرچہ اسے عذاب کے پہنچنے کے بعد ہی کیوں نہ دے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:24)

ماہ رمضان کی وجہ سے جہنم سے جنت میں تبادلہ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماہِ رمضان کی ہر رات میں جہنم سے کچھ لوگ آزاد کیے جاتے ہیں، مگر وہ شخص جو شراب پر روزہ افطار کرے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:379)

جہنم سے جنت میں تبادلہ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا: ''جس کے دل میں ایک رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اس کو آگ سے نکال دو۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میری عزت اور جلال کی قسم! جو مجھ پر رات یا دن کسی وقت بھی ایمان لایا اس کو اس شخص کی طرح نہیں کروں گا جو مجھ پر ایمان نہیں لایا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:823)

جس کو قرآن مجید دے دیا گیا اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا تو اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا کے متعلق غمزدہ ہوا گویا وہ اپنے رب پر ناراض ہو گا، اور جو شخص کسی نازل شدہ مصیبت پر شکایت کرے تو وہ گویا اللہ عزوجل کی شکایت کر رہا ہے، اور جو شخص کسی غنی آدمی کے سامنے عاجزی کرے گا تاکہ جو کچھ اس کے پاس مال ہے اس سے وہ کچھ حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا، اور جس کو قرآن مجید دے دیا گیا اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا تو اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1017)

باب نمبر۔2

مسجد میں تھوکنا

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔ فرمانِ خُداوندی ہے :

قرآن:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (125/2)

ترجمہ: " ہم نے حکم دیا اِبراہیم علیہ السلام اور اِسماعیل علیہ السلام کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف، اِعتکاف، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے۔" (سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125)

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ایک اور مقام پر حکم ملا کہ :

قرآن:

وَّطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (26/22)

" میرے گھر کو طواف، قیام، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔" (سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 26)

وہ گھر جن میں خُدا کا ذِکر ہوتا ہے، " اُنہیں بلند کرنے کا حکم "۔

قرآن:

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (36/24)

ترجمہ: ''اُن گھروں میں جن کے بلند کرنے، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔'' (سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 36)

ظاہر ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلانے سے تو انہیں بلند نہیں کیا جاسکتا۔

قرآن:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ہط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (114/2)

ترجمہ: '' اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کیلئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔'' (سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 114)

مسجد میں گندگی پھیلانا یا گندگی دیکھ کر اُسے صاف نہ کرنا بھی اللہ کے ذکر سے روکنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت اِختیار کرو'' {31/7} اور فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنوں ہی کا کام ہے {18/9} مشرکین انہیں آباد نہیں کیا کرتے {17/9}۔

مسجد کی صفائی کے بارے میں قرآنی تعلیم کے مطالعے کے بعد معجم صغیر للطبرانی کی حدیث ملاحظہ کیجیے :

سیدنا طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز میں تھوکو تو بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:206)

اگر آج کوئی مسلمان، مسجد میں نماز کے دوران اپنے بائیں پاؤں کے نیچے قیمتی قالین پر بلغم تھوک کر یہ دعویٰ کرے کہ اس نے حدیث پر عمل کیا ہے تو کیا اس کو حدیث پر عمل کرنے کی بنا پر شاباش دی جائے گی یا اس کام سے منع کرنے والوں کو منکرِ حدیث کے لقب سے نوازا جائے گا؟

باب نمبر۔3

سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے

گرمی اور سردی کا موسم کس وجہ سے آتا ہے؟ یہ ایک خالص سائنسی معاملہ ہے۔''ناسا'' کی ویب سائیٹ پر اس کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

What Causes the Seasons?

The Short Answer:

Earth's tilted axis causes the seasons. Throughout the year, different parts of Earth receive the Sun's most direct rays. So, when the North Pole tilts toward the Sun, it's summer in the Northern Hemisphere. And when the South Pole tilts toward the Sun, it's winter in the Northern Hemisphere.

It's all about Earth's tilt!

Many people believe that Earth is closer to the sun in the summer and that is why it is hotter. And, likewise, they think Earth is farthest from the sun in the winter.

Although this idea makes sense, it is incorrect.

It is true that Earth's orbit is not a perfect circle. It is a bit lop-sided. During part of the year, Earth is closer to the sun than at other times. However, in the Northern Hemisphere, we are having winter when Earth is closest to the sun and summer when it is farthest away! Compared with how far away the sun is, this change in Earth's distance throughout the year does not make much difference to our weather.

There is a different reason for Earth's seasons.

Earth's axis is an imaginary pole going right through the center of Earth from "top" to "bottom." Earth spins around this pole, making one complete turn each day. That is why we have day and night, and why every part of Earth's surface gets some of each.

Earth has seasons because its axis doesn't stand up straight.

Link:(https://spaceplace.nasa.gov/seasons/en/#:~:text=Earth's%20tilted%20axis%20causes%20the,winter%20in%20the%20Northern%20Hemisphere.)

مختصر جواب:

”زمین کا جھکا ہوا محور موسموں کا سبب بنتا ہے۔ سال بھر میں، زمین کے مختلف حصوں میں سورج کی سب سے براہ راست کرنیں پڑتی ہیں۔ لہذا، جب شمالی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم گرما ہوتا ہے۔ اور جب جنوبی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم سرما ہوتا ہے۔۔۔۔۔“

لہٰذا ثابت ہوا کہ زمین پر گرمی کا موسم جہنم کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین و سورج کی مخصوص حرکت اور شعاعوں کے خاص اینگل سے زمین پر پڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے، لیکن معجم صغیر للطبرانی میں لکھا ہے کہ زمین پر موسم گرما کا ذمہ دار جہنم ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔ کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:228)

باب نمبر۔4

تصویر

جو بھی مورت دیکھو اسے توڑ دو

سیدنا ابوالھیاج اسدی کہتے ہیں: مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا تو کہا: کیا تجھے پتا ہے کہ میں تجھے کس غرض سے بھیج رہا ہوں؟ میں تجھے اسی مقصد کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ جو بھی مورت دیکھو اسے توڑ دو، اور جو بھی اونچی قبر دیکھو اس کو برابر کر دو۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:338)

تصویر بنانا منع ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے روز تصویر بنانے والوں کو اٹھا کر کہا جائے گا: جو مخلوق تم نے بنائی تھی اس میں جان ڈالو۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1049)

تصویر کے جائز ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے قرآنِ مجید کی سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13 ہی کافی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام، جنّات سے تصویریں بنواتے تھے۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

يَعۡمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٖ كَٱلۡجَوَابِ وَقُدُورٖ رَّاسِيَٰتٍۚ ٱعۡمَلُوٓاْ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكۡرٗاۚ وَقَلِيلٞ مِّنۡ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ (13/34)

ترجمہ: ''وہ (جنّات) جو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) چاہتے وہ اُس کیلئے قلعے بناتے اور تصویریں (مورتیاں) اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی (دیگیں)، اے خاندانِ داؤد! تم شکر بجالا کر عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔''

{سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13}

تصویر کے بارے میں اصل اِعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہرگز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اِس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔ اِسی طرح اِنسانی آنکھ کی پیوندکاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

باب نمبر۔5

فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں کتا یا تصویر ہو

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل اور بدمزہ ہوگئی، اور پھر آگے شام اسی حالت میں ہوگئی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی طبیعت کو بوجھل محسوس کرتی ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئیں گے، مجھ سے انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' تو پھر انہوں نے دیکھا کہ چارپائی کے نیچے ایک کتیا کا بچہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو نکال کر اس جگہ کو پانی سے دھویا جائے۔ تو پھر جبرائیل علیہ السلام آگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''آپ نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی، اور اس دفعہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور آپ نہیں آئے؟'' جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں ہم نہیں جایا کرتے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:684)

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہوا ہے کہ: لَّا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ {6/66} '' اللہ ان (فرشتوں) کو جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔'' {سورۃ التحریم 66 آیت نمبر 6} اِس آیت کی روشنی میں یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دے کہ یہ پیغام لے جاؤ اور میرے نبی کو پہنچادو لیکن فرشتہ تصویریں دیکھ کر واپس چلا جائے۔ کیا ایسی روایات میں اللہ تعالیٰ کے رُتبے کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ خدا کو نعوذ باللہ اِس بات کا علم ہی نہ تھا کہ اُس کے فرشتے تصویروں والے گھر میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

باب نمبر۔6

مردے سنتے ہیں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَآ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ (22/35)

" اور آپؐ اُن کو سُنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔"

{سورۃ فاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 22}

نیز دیکھیے سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 80 اور سورۃ الروم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 52۔

قرآن:

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ يَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَنۡ لَّا يَسۡتَجِيۡبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ وَهُمۡ عَنۡ دُعَآئِهِمۡ غٰفِلُوۡنَ (5/46)

" اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اُس کو پکارتا ہے جو اُسے جواب نہ دے گا قیامت کے دن تک اور وہ اُن کے پکارنے سے بھی بے خبر ہیں۔"

{سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 5}

قرآن:

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ ۔ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ج وَمَا یَشْعُرُوْنَ لا اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (16/20-21)

ترجمہ: ” اور وہ جنہیں پکارتے ہیں اللہ کے سواوہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، مردے ہیں، زندہ نہیں،اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر16آیت نمبر20تا21}

قرآن:

وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (27/65)

ترجمہ: ” اور وہ (مردے) نہیں جانتے کہ وہ کب (جی) اُٹھائے جائیں گے۔“(سورۃ النمل سورہ نمبر27آیت نمبر65)

قرآن کی اِن واضح آیات کے باوجود معجم صغیر للطبرانی کی روسے مردے زندہ انسانوں کی آواز سنتے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ بدر کے متعلق بیان کرنے لگے، چنانچہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اہلِ بدر کے بچھڑنے کی جگہیں ایک دن پہلے ہی بتانے لگے، اور فرمایا: ”یہاں پر فلاں کافر گرے گا، یہاں پر فلاں گرے گا۔“، اور فرمایا: ”یہاں پر فلاں کافر گرے گا، یہاں پر فلاں گرے گا۔“ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا، وہ اس حد سے نہیں گزرے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گرنے کی بتائی تھی، پھر وہ اوپر نیچے کرکے ایک کنوئیں میں ڈال دیے گئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی

طرف گئے اور فرمانے لگے: ''اے فلاں بن فلاں شخص! اے فلاں بن فلاں شخص! کیا جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا تھا وہ تم نے سچا پا لیا ہے؟ میں نے تو وہ وعدہ جو مجھ سے میرے اللہ نے کیا تھا، سچا پا لیا''۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ کس طرح ایسے اجسام سے باتیں کر رہے ہیں جن میں زندگی ہی نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جو کہہ رہا ہوں وہ تم سے زیادہ یہ سن رہے ہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:362)

باب نمبر۔7

روزے کی حالت میں بوسے اور مباشرت

اللہ تعالیٰ نے حالتِ روزہ میں اپنی بیوی سے وظیفہ ٔ زوجیت کرنے سے منع فرمادیا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا :

قرآن:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187/2﴾

ترجمہ: ’’تمہارے لئے حلال کردیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تیئں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تمہیں معاف کردیا اور تم سے در گزر کی، پس اب تمہیں اُن سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اِجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہوجائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو‘‘۔

{سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187}

لیکن معجم صغیر للطبرانی میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اِلزام لگایا جارہا ہے کہ آپؐ (نعوذ باللہ) روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے اور بوسے لیا کرتے تھے۔ پوری حدیث ملاحظہ کیجیے :

روزہ کے دوران بیوی کو بوسہ دینا سنت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے چہرے کو بوسہ دیتے جبکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:368)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے مگر تم میں سے کون ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی خواہش پر قابو کر سکے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:373)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مباشرت کی جب کہ آپ روزہ دار تھے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مباشرت کی جب کہ آپ روزہ دار تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:382)

حالت روزہ میں اپنی بیوی کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا روزہ دار بیوی کو بوسہ دے سکتا ہے؟ تو "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں وہ ایک پھول کو سونگھ رہا ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:386)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار ہوتے ہوئے میرے چہرے سے کسی وجہ سے رکتے نہیں تھے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار ہوتے ہوئے میرے چہرے سے کسی وجہ سے رکتے نہیں تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:402)

باب نمبر۔8

جھاڑ پھونک سنت ہے؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ نے قرآن انسان کی ہدایت کیلئے نازل کیا ہے:

قران :

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے

(سورۃ البقرہ2،آیت نمبر۔29

قران :

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ

رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے

(سورۃ البقرہ2،آیت نمبر۔185)

اللہ نے قرآن کو جھاڑ پھونک اور منتروں کیلئے نازل نہیں کیا بلکہ تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل فرمایا ہے جبکہ درج ذیل روایت میں حضور ﷺ سے منسوب کیا جارہا ہے کہ آپ قرآن کو دم کیلئے استعمال کرتے تھے، ملاحظہ کیلئے:

بچھو کے کاٹے کا دم

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ نماز پڑھتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بچھو نے ڈسا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اللہ تعالی بچھو کو لعنت کرے، نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے

کو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور اس کو اس جگہ پر ملتے رہے اور یہ سورتیں پڑھتے رہے:

(1) سورہ کافرون۔ (2) فلق اور (3) ناس۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 287)

باب نمبر۔9

لیلۃ القدر کو تلاش کرو

قرآن:

اِنَّآ اَنزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۚ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۚ

ہم نے اس قرآن کو اس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ وتار ہو چکی تھی، نئی اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا، لہٰذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہان نو کے نمود کی رات تھی۔ تجھے خدا سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ یہ نئی اقدار اور نئے پیمانے کی شب جس میں یہ نازل ہوا ہے کس قدر باعظمت ہے۔ یہ ایک رات اس زمانے کے ہزارہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ یہ رات درحقیقت نقیب اور طائر پیش رس ہے اس دور کی جو نزول قرآن کے بعد آنے والا ہے، اس دور کی خصوصیت یہ ہوگی کہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ، بتدریج قانون خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی۔ انسان فطرت کی قوتوں کو مسخر کرتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کا استعمال وحی خداوندی کی روشنی میں انسانیت کی ربوبیت عامہ کیلئے ہونے لگے گا۔ اور اس طرح فساد انگیزیوں اور خونریزیوں کی جگہ زندگی کے ہر گوشے میں امن وسلامتی کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ یوں دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور آخرالامر زمین اپنے نشوونما دینے والے کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ جہالت کا ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا ، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات(تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات تھی جو ہزاروں راتوں(تاریک ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس دور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا

لیکن یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ذیل کی حدیث قابل غور ہیں۔

حدیث:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیلۃ القدر کو 27ویں کی رات میں تلاش کرو۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:374)

باب نمبر۔10

جوان آدمی کو دودھ پلانا درست

حدیث:

سیدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہمارے پاس گھر میں آتا جاتا تھا، میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس کو اپنا دودھ چوسا دے تو تو اس پر حرام ہو جائے گی۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:502)

حدیث کی دیگر کتب میں بھی یہ حدیث مختلف انداز سے آئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

جوان مرد دودھ پیے تو یہ جائز ہے۔

حدیث: ” مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، حفص کا بیان ہے کہ یہ بات آپ کو ناگوار گزری اور پرنور چہرے کا رنگ بدل گیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ فرمایا غور تو کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ مدارِ زندگی ہو۔“

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 290 صفحہ نمبر 114}

حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ

رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ كَانَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوُرِّثَ مِيرَاثَهُ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي ذَلِكَ: ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ: فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ سورة الأحزاب آية 5، فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، ثُمَّ الْعَامِرِيِّ، وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَأْوِي مَعِي وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ، وَيَرَانِي فُضْلًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَكَيْفَ تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْضِعِيهِ"، فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بَنَاتِ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ إِخْوَتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ أَنْ يَرَاهَا وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا، وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللَّهِ مَا نَدْرِي؟ لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ.

ترجمہ : " عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے سالم کو اپنا متبنیٰ بنالیا تھا اور اس کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا تھا وہ ایک انصاری عورت کے مولیٰ تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متبنیٰ بنایا تھا اور جو کسی کو متبنیٰ بناتا تو لوگ اسے اسی کی طرف دور جاہلیت میں منسوب کیا کرتے تھے۔ اور وہ اس کی میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ج فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ط (5/33) وحی نازل فرمائی تو وہ اپنے باپوں کی طرف منسوب ہونے لگے اور جس کے باپ کا پتہ نہ ہوتا تو اسے مولیٰ یا دینی بھائی کہتے، پس سہلہ بنت سہیل ابن عمرو قرشی عامری نے جو حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے، وہ میرے اور حضرت ابو

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک مکان میں رہتا، اس نے مجھے ہر حالت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمادیا جو حضور کو بخوبی معلوم ہے لہٰذا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے دودھ پلادو۔ پس انہوں نے پانچ دفعہ دودھ پلادیا تو وہ رضاعت کے باعث ان کیلئے بمنزلہ بیٹا ہو گیا۔ بایں وجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں کو دودھ پلانے کا حکم فرماتیں پانچ دفعہ جس کیلئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہتیں کہ اسے دیکھیں اور اپنے پاس حاضر ہونے دیں، خواہ وہ بڑا ہوتا۔ پھر وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دیگر تمام ازواج مطہرات ؓ اس سے انکار کرتیں اور ایسی رضاعت کے باعث کسی شخص کو بھی اپنے پاس آنے نہ دیتی تھیں۔ جب تک پنگوڑے میں دودھ نہ پیا ہو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتیں کہ شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دوسرے لوگوں کے سوا یہ صرف سالم ہی کے متعلق اجازت مرحمت فرمائی ہو۔''

{سنن ابو دائود جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 293 صفحہ نمبر 114، انٹرنیشنل نمبر 2061}

دس دفعہ اور پانچ دفعہ دودھ پلانا قرآن میں لکھا ہوا ہے۔

حفاظتِ قرآن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (9/15)

ترجمہ: '' بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' {سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9}

اللہ کا فرمان ہے کہ قرآن محفوظ ہے، سنن ابو دائود کی درج ذیل روایت کے مطابق قرآن میں رضاعت کی آیت بھی موجود تھی (جو کہ اب موجود نہیں) اب قرآن کی بات مانیں تو بندہ منکر حدیث اور حدیث کی بات مانیں دین سے فارغ:

حدیث نمبر: 2062

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:" كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ

الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ".

ترجمہ : " عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے پھر یہ حکم پانچ دفعہ پلانے کے ساتھ منسوخ ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی اور یہ قرآن مجید میں پڑھا جاتا تھا۔"

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 294 صفحہ نمبر 116، انٹرنیشنل نمبر 2062}

ایک دو دفعہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

حدیث : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ".

ترجمہ : " حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک دو مرتبہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔"

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 295 صفحہ نمبر 116}

حضور ﷺ کی وفات تک رضاعت کی آیت قرآن میں موجود تھی

حدیث :

حدثنا حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3597)

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3598)

عورت جس جوان مرد کو اپنے گھر میں آزادانہ آنے جانے کی اجازت دینا چاہے تو اسے اپنا دودھ پلائے

حدیث:

حدثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حدثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ، وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْضِعِيهِ "، قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: " قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ "، زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میں ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے میں کچھ خفگی پاتی ہوں جب سالم میرے گھر آتا ہے اور وہ ان کا حلیف ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔“ انہوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے۔“ اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمرو کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3600)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک درمیانی راہ اختیار کی ہے کہ یہ جناب سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی اور یہ ہر اس شخص کے لیے جو اس قسم کے حالات میں ہو، رخصت ہو سکتی ہے۔(استغفر اللہ)

عورت جس جوان مرد کو اپنے گھر میں آزادانہ آنے جانے کی اجازت دینا چاہے تو اسے اپنا دودھ پلائے

حدیث:

وحدثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حدثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي ابْنَةَ سُهَيْلٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا، وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْضِعِيهِ، تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ "، فَرَجَعَتْ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ، فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔(یعنی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابوخذیفہ کے دل میں اس سے کراہت ہے۔ سو فرمایا ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ”تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو ابوحذیفہ کے دل میں ہے جاتی رہے۔“ پھر وہ لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا اور ابوحذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3601)

عورت جس جوان مرد کو اپنے گھر میں آزادانہ آنے جانے کی اجازت دینا چاہے تو اسے اپنا دودھ پلائے

حدیث:

وحدثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ: حدثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا، وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ، قَالَ: " أَرْضِعِيهِ، تَحْرُمِي عَلَيْهِ "، قَالَ: فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهِبْتُهُ، ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ، فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ، قَالَ: فَمَا هُوَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔اور عرض کی کہ یارسول اللہ! سالم مولیٰ ابوحذیفہ کے ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتیں جاننے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''تم سالم کو دودھ پلادو۔'' ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنی ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ میں نے ان کو خبر دی، انہوں نے کہا: اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے مجھے خبر دی (یعنی قاسم کو خبر دی)۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3602)

عورت جس جوان مرد کو اپنے گھر میں آزادانہ آنے جانے کی اجازت دینا چاہے تو اسے اپنا دودھ پلائے

حدیث:

وحدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حدثنا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ: إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ، قَالَ: فقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ؟ قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ، وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ، فقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ ".

زینب، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ کے پاس غلام ایفع (یعنی ایسا لڑکا جو جوانی کے قریب ہے) آتا ہے جس کو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نہیں اور حالانکہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ جوان مرد ہے، ابو حذیفہ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3603)

عورت جس جوان مرد کو اپنے گھر میں آزادانہ آنے جانے کی اجازت دینا چاہے تو اسے اپنا دودھ پلائے

حدیث:

وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، واللفظ لهارون، قَالَا: حدثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لِعَائِشَةَ: وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ، فقَالَتْ: لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ، قَالَتْ: فقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْضِعِيهِ "، فقَالَتْ: إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ، فقَالَ: " أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ "، فقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3604)

سوائے حضرت عائشہؓ کے حضور ﷺ کی تمام بیویوں کا جوان مرد کو دودھ پلانے والی حدیث سے انکار

حدیث:

حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ: " أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِينَا ".

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیبیاں رضی اللہ عنہن انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پی کر۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ خاص رخصت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالم کے لیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3605)

جوان مرد کو دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

حدیث:

حدثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حدثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ: فَقَالَ: " انْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ "،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اس لیے کہ دودھ پینا وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو۔“ (یعنی ایام رضاعت میں ہو یعنی دو برس کے اندر)۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3606)

جوان مرد کو دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

حدیث:

وحدثناه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. ح وحدثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حدثنا أَبِي، قَالَا جَمِيعًا: حدثنا شُعْبَةُ. ح وحدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حدثنا وَكِيعٌ. ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حدثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. ح وحدثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حدثنا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا: مِنَ الْمَجَاعَةِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3607)

ایک یا دو دفعہ چھاتی چوس لینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَال: سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ". قَالَ: وَفِي الْبَاب، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ"، وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ: الصَّحِيحُ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا هُوَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ لَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ. (حدیث موقوف) وَقَالَتْ عَائِشَةُ: أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ "عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ"، فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ خَمْسٌ، وَصَارَ إِلَى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاق بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا، وَبِهَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِي، وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ: الشَّافِعِيِّ، وَإِسْحَاق، وقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ"، وقَالَ: إِنْ ذَهَبَ

ذَاهِبٌ، إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسِ رَضَعَاتٍ، فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَجَبُنَ عَنْهُ، أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا، وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ: يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ، وَكَثِيرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ، وَهُوَ قَوْلُ: سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَالْأَوْزَاعِيِّ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، وَوَكِيعٍ، وَأَهْلِ الْكُوفَةِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَيُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ قَدِ اسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ، وقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک بار یا دو بار چھاتی سے دودھ چوس لینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی“ ۱؎۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1150)

رضاعت کی آیت قرآن میں موجود تھی

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ سَقَطَ لَا يُحَرِّمُ إِلَّا عَشْرُ رَضَعَاتٍ، أَوْ خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پہلے قرآن میں یہ آیت تھی، پھر وہ ساقط و منسوخ ہو گئی، وہ آیت یہ ہے «لا یحرم إلا عشر رضعات أو خمس معلومات» دس یا پانچ مقرر رضاعتوں کو واجب کرنے والی رضاعت ثابت ہوتی ہے ۱؎۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1942)

جوان آدمی کو دودھ پلاؤ

حدیث :

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ الْكَرَاهِيَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرْضِعِيهِ"، قَالَتْ: كَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: " قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ " فَفَعَلَتْ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ شَيْئًا أَكْرَهُهُ بَعْدُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! سالم کے ہمارے پاس آنے جانے کی وجہ سے میں ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر ناگواری محسوس کرتی ہوں، یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سالم کو دودھ پلا دو“، انہوں نے کہا: میں انہیں دودھ کیسے پلاؤں گی وہ بڑی عمر کے ہیں؟! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: ”مجھے معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر کے ہیں“، آخر سہلہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا: میں نے ابوحذیفہ کے چہرے پر اس کے بعد کوئی ایسی بات محسوس نہیں کی جسے میں ناپسند کروں، اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1943)

ایک یا دو بار دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ".

ام الفضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک یا دو بار دودھ پینے یا چوسنے سے حرمت کو واجب کرنے والی رضاعت ثابت نہیں ہوتی“۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1940)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1941)

قرآن میں رضاعت کی آیت موجود تھی

حدیث:

أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَالَ الْحَارِثُ: فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اللہ عزوجل نے جو نازل فرمایا اس میں یہ (حارث کی روایت میں قرآن میں جو نازل ہوا اس میں تھا) «عشر رضعات معلومات يحرمن» (دس (واضح) معلوم گھونٹ نکاح کو حرام کر دیں گے)، پھر

یہ دس گھونٹ منسوخ کرکے پانچ معلوم گھونٹ کر دیا گیا(یعنی خمس رضعات معلومات)۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا، اور یہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی رہی۔

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3309)

عورت اگر کسی مرد کو آزادانہ گھر میں آنے جانے کی اجازت دینا چاہے تو اسے اپنا دودھ پلادے خواہ وہ داڑھی والا ہو

حدیث:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْضِعِيهِ" قُلْتُ: "إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ" فَقَالَ: "أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ"، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! سالم جب میرے پاس آتے ہیں تو میں (اپنے شوہر) ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر (ناگواری) دیکھتی ہوں (اوران کا آنا ناگزیر ہے) ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم انہیں دودھ پلادو"، میں نے کہا: وہ تو ڈاڑھی والے ہیں، (بچہ تھوڑے ہیں)، آپ نے فرمایا: "(پھر بھی) دودھ پلادو، دودھ پلادو گی تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر جو تم (ناگواری) دیکھتی ہو وہ ختم ہو جائے گی"، سہلہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اللہ کی قسم! دودھ پلادینے کے بعد پھر میں نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر کبھی کوئی ناگواری نہیں محسوس کی۔

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3321)

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3322)

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3323)

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3324)

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3325)

رضاعت کبیر کے متعلق ازواج مطہراتؓ کا انکار

حدیث:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَمَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: "أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ رَضَاعَةَ الْكَبِيرِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللَّهِ مَا نُرَى الَّذِي أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا".

زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سبھی ازواج مطہرات ؓ نے اس بات سے انکار کیا کہ کوئی ان کے پاس اس رضاعت کا سہارا لے کر (گھر کے اندر) آئے، مراد اس سے بڑے کی رضاعت ہے اور سب نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: قسم اللہ کی! ہم سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل کو (سالم کو دودھ پلانے کا) جو حکم دیا ہے وہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے سالم کی رضاعت کے سلسلہ میں خاص تھا۔ قسم اللہ کی! اس رضاعت کے ذریعہ کوئی شخص ہمارے پاس آ نہیں سکتا اور نہ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3326)

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر:3327)

مقام حدیث

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ، نَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ؟ فَكَتَبَ، أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا، أَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، كانا يقولان: يحرم من الرضاع قليله وكثيره، وكان في كتابه أن أبا الشعثاء

الْمحاربی حَدَّثَنَا, أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ, أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ".

قتادہ کہتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم بن یزید نخعی کے پاس (خط) لکھ کر رضاعت کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ مجھ سے شریح نے بیان کیا ہے کہ علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کہتے تھے کہ دودھ تھوڑا پئے یا زیادہ رضاعت سے حرمت (نکاح) ثابت ہو جائے گی، اور ان کی کتاب (تحریر) میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ ابوالشعثاء محاربی نے مجھ سے بیان کیا کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”ایک بار یا دو بار اچک لینے (یعنی ایک یا دو گھونٹ پی لینے) سے نکاح کی حرمت قائم نہیں ہوتی“ ۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3313)

باب نمبر۔11

شہید

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (154/2)

ترجمہ: ” اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154}

قرآن:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (169/3)

ترجمہ: ” جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169}

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں ملاحظہ کیجیے :

مال بچانے کیلئے قتل ہو جانے والا شہید

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی آدمی کا اپنے مال کے لیے قتل ہو جانا شہادت ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 564)

اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والا شہید

سیدنا مصعب بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 577)

جسے باوضو حالت میں موت آئے وہ شہید ہے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے تشریف لائے تو میں اس وقت آٹھ سال کا تھا، تو میری ماں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے علاوہ انصار کے مردوں اور عورتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے پیش کئے گئے، مگر میرے پاس تو کوئی ایسا تحفہ نہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کروں، ہاں میرے پاس یہ ایک میرا بیٹا ہے، اس کو آپ قبول فرمالیجئے، آپ جو بھی فرمائیں گے یہ آپ کی خدمت بجالائے گا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے نہیں مارا، اور نہ ہی کبھی گالی دی، اور نہ کبھی ماتھے پر شکن ڈالی، سب سے بہتر جو وصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی یہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیٹا! میرا بھید چھپا

کر رکھنا تو تو مؤمن ہو جائے گا۔" تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کبھی کسی کو نہیں بتایا، یہاں تک کہ اپنی ماں کو بھی نہیں بتایا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کے متعلق پوچھتیں تو میں انہیں بھی نہیں بتاتا، اور میں نے کبھی کسی کو نہیں بتایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "بیٹا! وضو مکمل کرو تیری عمر میں اضافہ ہوگا، اور تیرے فرشتے محافظ و نگہبان تجھ سے محبت کریں گے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیٹا! اگر طاقت رکھتے ہو کہ باوضو ہو کر سو جاؤ تو اس طرح ضرور کرو کیونکہ جس کو باوضو حالت میں موت آجائے تو اسے شہادت کا مرتبہ ملے گا۔" پھر فرمایا: "اگر ہمیشہ نماز ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو ضرور پڑھو کیونکہ فرشتے ہمیشہ تم پر رحم کی دعا کرتے رہیں گے جب تک تم نماز پڑھتے رہو گے۔" پھر فرمایا: "بیٹا! نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے بچو کیونکہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا ہلاکت ہے، اگر ضروری ہو تو نفل میں کر لو، فرض نماز میں ایسے نہ کرنا۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلی کو اپنے گھٹنوں پر رکھو، اور اپنی انگلیاں کھول کر رکھو، اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے علیحدہ رکھو، جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجانا چاہیے، کیونکہ جو شخص رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔" پھر فرمایا: "بیٹا! جب سجدہ کرو تو مرغ کی طرح ٹھونگے نہ مارو، اور اس طرح نہ بیٹھو جس طرح کتا بیٹھتا ہے، اور درندے کی طرح اپنی کلائیوں کو بچھاؤ بھی نہیں، اور اپنے پاؤں کی پشت کو زمین پر بچھا دو، اور اپنے سرین اپنی ایڑیوں پر رکھو، کیونکہ اس طرح نماز ادا کرنا تیرے حساب کو قیامت کے روز تجھ پر آسان کر دے گا۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیٹا! جنابت کا غسل اچھی طرح کرو، جب تم غسل خانے سے باہر آؤ گے تو تم پر کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ باقی نہ رہے گا۔" میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، غسل میں مبالغہ کرنا اور اچھی طرح کرنا کیسے ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے بالوں کی جڑوں کو تر کرو، اور جسم کو صاف کرو۔" پھر فرمایا: "بیٹا! اگر تم اپنی نفلی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے مخصوص کر سکو تو ضرور کرو کیونکہ اس طرح تمہارے گھر میں خیر و برکت

بہت زیادہ ہو جائے گی۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! جب اپنے گھر میں آؤ تو ان کو سلام کہو، یہ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہو گی۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! جب تم اپنے گھر سے نکلو تو اہلِ قبلہ سے جس پر بھی آپ کی نظر پڑے تو اس کو سلام کہو، اس طرح تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو گا۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! اگر تم اپنی صبح و شام اس طرح بنا سکو کہ تمہارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا کھوٹ نہ ہو تو ضرور کرو۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! جب تم گھر سے نکلو تو تمہاری نظر اہلِ قبلہ سے جس پر بھی پڑے تم اسے اپنے سے افضل اور برتر سمجھو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹا! میری وصیت کی حفاظت کرنا، اور موت سے زیادہ پیاری چیز تیرے نزدیک اور کوئی نہیں ہونی چاہیے۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! یہ میری سنت ہے، اور جو شخص میری سنت کو زندہ کرے گا تو گویا اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہو گا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:893)

سورۃ یٰسٓ پڑھنے والا شہید

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورۂ یٰس کی تلاوت ہر رات کرنے پر مداومت کی، پھر وہ فوت ہو گیا تو وہ شہید فوت ہوا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1126)

باب نمبر۔12

میرا لیڈر افضل ہے

فرقہ بندی میں ایک مصیبت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے لیڈر کو دوسروں کے لیڈر سے برتر ثابت کرنے پر تلا رہتا ہے اس کیلئے قبائلی و نسلی تفاخر سے لے کر جہاں تک ممکن ہو دلائل پیش کئے جاتے ہیں، قرآن کا فرمان ہے:

قران :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13/49)

ترجمہ: ” اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمھیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔“ {سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 13)

قران :

وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَٰلَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (19/46)

ترجمہ: ” اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔“ (سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 19)

قران :

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (70/17)

ترجمہ: ”اور ہم نے اولادِ آدم (تمام انسانوں) کو بڑی عزت دی ہے۔“

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 70}

قرآن کے مقابلے میں اپنے اپنے لیڈروں کو افضل ثابت کرنے کیلئے مختلف روایتیں وضع کی گئیں، ذیل میں ان کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

روز قیامت علیؓ کے پاس عصا ہو گا جس سے منافقوں کو حوض سے ہٹائیں گے

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے علی! تیرے پاس قیامت کے روز ایک جنّت کا عصا ہو گا جس سے تو منافقوں کو میرے حوض سے ہٹائے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 662)

دس آدمی جنتی ہیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دس آدمی قریش کے جنتی ہیں۔ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، سعید بن زید، عبدالرحمان بن عوف، ابو عبیدہ بن الجراح (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جنتی ہیں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 831)

من کنت مولٰی

عمیرہ بن سعد کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا، وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قسم دے رہے تھے کہ کون ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیرِ خم میں جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا وہ سنا ہو، وہ گواہی دے۔ تو بارہ آدمی اٹھے جن میں سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابو سعید اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم تھے، انہوں نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! جس کا میں مولٰی ہوں، علی بھی اس کا مولٰی ہے۔ اے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ، اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:844)

من کنت مولٰی

بریدہ بن حصیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا میں مولٰی اس کا علی بھی مولٰی ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:847)

آل محمد کون ہے؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون سے ہیں؟ فرمایا: ''ہر اللہ سے ڈرنے والا۔'' پھر یہ آیت پڑھی: «﴿إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ﴾»(انفال:34) ''بے شک اس کے دوست صرف متقی ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:845)

اہل بیت کون؟

شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی تعزیت کے لیے آیا تو وہ کہنے لگیں: ایک دفعہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک چادر پر بیٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز لائیں، میں نے اس کو رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ”حسن، حسین اور اپنے چچازاد کو بھی بلاؤ“، جب سارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا: ”یہ میری خاص اولاد ہے، اور میرے اہلِ بیت ہیں۔ اے اللہ! ان سے گندگی اور نجاست کو دور کر دے، اور ان کو اچھی طرح پاک کر۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:846)

حضرت عائشہؓ افضل

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت باقی عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح تمام کھانوں پر ثرید کی ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:856)

ابو بکر و عمرؓ بلند درجات والے ہیں

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بلند درجات والوں کو نیچے والے لوگ (جنّت میں اس طرح) دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے کناروں میں ستاروں کو دیکھتے ہو، اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان میں سے ہوں گے اور بہت اچھے مقام میں ہوں گے۔‘‘

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 863)

قرآن اور اہل بیت کی اولاد چھوڑ کر جا رہا ہوں

اہل بیت کی اولاد قرآن سے جدا نہ ہو گی

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک دوسری سے بڑی ہے، ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے وہ آسمان سے زمین تک اللہ کی لمبی رسی ہے، اور دوسری اپنے اہلِ بیت کی اولاد، یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کے پاس آ کر مجھ سے ملاقات کریں گے۔‘‘

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 865)

یہ آیت پنجتن پاک کیلئے نازل ہوئی

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان: «﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾» (الأحزاب: 33) پانچ افراد کے متعلق نازل ہوا۔ (1) نبی صلی اللہ علیہ وسلم، (2) سیدنا علی رضی اللہ عنہ، (3) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، (4) سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، (5) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:866)

اللہ کی کتاب اور میرا کنبہ چھوڑ کر جا رہا ہوں

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوط پکڑے رکھا تو گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا میرا کنبہ، اور یہ کبھی بھی حوض پر وارد ہونے تک جدا نہیں ہوں گے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:867)

اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا، اور جو پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا، اور بنی اسرائیل کے حطہ دروازے کی مثال ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:868)

امام اور حاکم قریش سے ہوں گے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امام اور حاکم قریش سے ہوں گے، ان میں سے نیک لوگ نیکوں کے اور برے لوگ بروں کے حاکم ہوں گے، اور ہر ایک کا حق ہے، تم حقدار کو اس کا حق ادا کرو اگرچہ تم پر ایک غلام حبشی کان کٹا امیر بنا دیا جائے تو اس کا حکم بھی سنو اور تسلیم کرو جب تک تمہیں تمہارے اسلام میں

اختیار نہ دیا جائے۔ اگر کسی کو اس کے اسلام اور گردن اڑانے میں اختیار دیا جائے تو وہ اپنی گردن بڑھادے اس کی ماں اسے گم پائے کیونکہ اسلام جانے کے بعد اس کی دنیا رہے گی نہ ہی آخرت رہے گی۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:870)

حق چار یار

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امّت میں سے میری امّت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے، اور سب سے نرم رویہ رکھنے والا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے، اور میری امّت میں سے حیا کے لحاظ سے سب سے سچا عثمان رضی اللہ عنہ ہے، اور سب سے زیادہ فیصلے کرنے والا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے، اور سب سے زیادہ حلال و حرام کو جاننے والا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے جو قیامت کے دن علماء سے آگے آگے چل کر آئیں گے تیر پھینکنے کی جگہ کے برابر، اور میری امّت میں سے سب سے زیادہ قاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے، اور علمِ میراث جاننے والے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، اور عویمر کو عبادت کی صلاحیت دی گئی (یعنی ابو درداء رضی اللہ عنہ کو) اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:876)

ابو بکرؓ و عمرؓ بلند درجات والے ہیں

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اونچے درجات والوں کو نیچے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انہیں میں سے ہیں اور وہ بہت اچھے ہیں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 877)

بلالؓ حضور ﷺ سے پہلے جنت میں

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں جنّت میں گیا تو مجھے وہاں کوئی آواز محسوس ہوئی، میں نے دیکھا تو وہ بلال تھے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 879)

جس نے پنجتن پاک سے جنگ کی اس نے حضور ﷺ سے جنگ کی

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو فرمایا: ”جو شخص تم سے جنگ کرے میں بھی اس کے ساتھ جنگ میں ہوں، اور جو شخص تم سے صلح میں ہو میں بھی اس کے ساتھ صلح میں ہوں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 886)

ہر نبی کا ایک خاص معاون اور مددگار ہوتا ہے، اور میرا معاون زبیر ہے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہر نبی کا ایک خاص معاون اور مددگار ہوتا ہے، اور میرا معاون زبیر ہے، جو میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 887)

علیؓ کو گالی دینا نبی ﷺ کو گالی دینا ہے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گالیاں دیئے جاتے ہیں؟ ابوعبداللہ جدلی نے کہا: میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے گالیاں دیئے جاتے ہیں؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں نہیں دی جاتیں، اور اس کو بھی جو ان سے محبت کرتا ہے؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 889)

علیؓ حضور ﷺ کے ساتھ اس طرح ہیں جیسے ہارونؑ موسیٰؑ سے

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ''تو مجھ سے اس طرح ہے جس طرح ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام سے تھے، مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 890)

اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے، جو اس میں داخل ہو گیا نجات پا گیا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے اہلِ بیت کی مثال اس طرح ہے جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی ہے، جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا، جو پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا۔ اور میرے اہلِ بیت کی مثال تم میں ایسے ہے جیسی بنی اسرائیل میں باب حطہ تھا، جو اس میں داخل ہو گیا اس کے گناہ معاف ہو گئے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 891)

علی ! تم مجھ سے اس طرح ہو جس طرح ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تھے

سیدنا حبشی بن جنادہ سلولی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''تم مجھ سے اس طرح ہو جس طرح ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تھے۔ صرف یہ فرق ہے کہ میرے بعد نبی نہیں ہو گا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:895)

بلالؓ حضور ﷺ سے پہلے جنت میں

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنّت میں داخل ہوا تو اپنے آگے کچھ آہٹ محسوس کی، تو میں نے کہا: جبریل ! یہ کیا آواز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بلال ہیں آپ کے آگے چل رہے ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:898)

جس نے حسن و حسین اور علیؓ و فاطمہؓ کو دوست رکھا وہ قیامت کے روز حضور ﷺ کے درجے میں ہو گا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس نے ان دونوں کو اور ان کے باپ اور ماں کو دوست رکھا وہ میرے ساتھ میرے درجے میں قیامت کے روز ہو گا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:900)

ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنّت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنّت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:901)

آسمانوں پر بھی علیؓ کا ذکر

سیدنا عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے اسراء کی رات کو مجھے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق تین چیزوں کی وحی کی: (1) وہ تمام مومنوں کے سیّد ہیں، (2) وہ متقین کے امام ہیں، (3) اور وہ سفید ہاتھ پاؤں اور منہ والے لوگوں کے قائد ہوں گے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:904)

دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی بادشاہ نہ بنے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک میرے اہلِ بیت کا ایک آدمی بادشاہ نہ بنے، جس کا نام میرے نام سے موافق ہو گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ پہلے جور و ستم سے بھر چکی ہو گی۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:762)

باب نمبر۔13

موسیقی

موسیقی ناجائز

بانسری کی آواز سنو تو وہاں سے بھاگو اور کانوں میں انگلیاں دے لو

سیدنا نافع کہتے ہیں: میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک وہ ایک چرواہے کے قریب سے گزرے جو بانسری بجا رہا تھا، تو انہوں نے اونٹنی کو اس کے چہرے پر مار کر اس راستے سے ہٹا دیا اور اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں، پھر بار بار مجھ سے پوچھتے رہے: کیا اب بھی وہ آواز تمہیں سنائی دے رہی ہے؟ یہاں تک کے آواز ختم ہو گئی، تو میں نے کہا: اب مجھے آواز سنائی نہیں دے رہی، تو انہوں نے سواری کو اسی راستے پر ڈال لیا اور کہا: اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:649)

موسیقی جائز

حضور ﷺ کی موجودگی میں گانا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک شادی میں عورتوں پر سے گزرے تو وہ یہ گانے گا رہی تھیں۔

«وَاَهْدَیٰ لَهَا اَکْبُشًا ...... تَبَحْبَحُ فِی الْمَرِیْدِ»

«وَزَوْجُكِ النَّادِیْ ...... وَیَعْلَمُ مَا فِی غَدٍ»

اوراس کو کئی مینڈھے ہدیہ پہنچے، جو باڑے میں ٹھہرے ہوئے ہیں،اور تیرا خاوند مجلس میں ہے،اور جو کچھ کل ہونا ہے اسے وہ جانتا ہے۔تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کل ہونے والا ہے اسے اللہ کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔''

(معجم صغیر للطبرانی،حدیث نمبر:480)

اہل جنت کی بیویاں گانے سنائیں گی

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنّت کی بیویاں اپنے خاوندوں کو ایسی خوبصورت آوازوں میں گانے سنائیں گی کہ کسی نے بھی کبھی ایسی آوازیں نہ سنی ہوں گی۔ان کے گانوں میں سے ایک گانا یہ ہوگا:

«نَحْنُ الْخَیِّرَاتُ الْحِسَانُ ...... اَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ»

«یَنْظُرْنَ بِقُوَّةِ أَعْیَانٍ»

''ہم بہترین اور خوبصورت ہیں۔ہم معزز لوگوں کی بیویاں ہیں۔ہم ٹھنڈی آنکھوں سے انہیں دیکھتی ہیں۔ ''

نیز وہ یہ گانے بھی ان کو سناتی ہیں:

«نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا یُمِتْنَهْ ...... نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا یَخَفْنَهْ»

«نَحْنُ الْمُقِیْمَاتُ فَلَا یَظْعَنَّ

"ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہمیں اس سے موت نہیں آئے گی۔ ہم امن والی ہیں جو نہیں ڈریں گی۔ ہم یہاں ہمیشہ رہیں گی تو ہم وہ ہیں جو کوچ نہیں کریں گی۔"

«. تخریج الحدیث: « صحیح ترغیب وترھیب، رقم: 3749- معجم الاوسط، رقم: 4917- مجمع الزوائد: 10/419

مزید تحکیم الحدیث فوائد و مسائل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کسی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم جنّت میں عورتوں کے پاس جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک آدمی روزانہ سو کنواری عورتوں کے پاس جائے گا۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 815)

موسیقی جائز

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجار کے ایک قبیلے سے گزرے تو کچھ لڑکیاں دف بجارہی تھیں، اور کہہ رہی تھیں:

نَحْنُ قَيْنَاتٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ»

«فَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ ہمارے ہمسایہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی اچھے ہمسایہ ہیں۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ قَلْبِي يُحِبُّكُمْ»

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میرا دل تم سے محبت کرتا ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:834)

باب نمبر۔14

عزل

قرآن میں نکاح کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اِس کا مقصد محض شہوت رانی نہیں ہونا چاہیے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے

:

قرآن:

وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ‌ ط (24/4)

ترجمہ:" اوران کے سواسب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں بشرطیکہ تم چاہو اپنے مالوں سے قید نکاح میں لانے کو،نہ کہ ہوس رانی کو۔"(سورۃ النساء4 آیت نمبر24)

قرآن:

نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ فَأۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ‌ۖ (223/2)

ترجمہ:" تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آؤ جب چاہو۔"(سورۃ البقرۃ2 آیت نمبر223)

عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ اِن سے وظیفہ ٔزوجیت کا مقصد اولاد حاصل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ محض شہوت رانی۔کسان کھیتی میں ہل چلاتا ہے تو اُس کا مقصد فصل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

قرآن:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص {187/2}

ترجمہ: ”تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تم کو معاف کر دیا اور تم سے در گذر کی پس اب اُن سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، طلب کرو۔“ (سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187)

اِس آیت میں بھی مباشرت کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا جا رہا ہے لیکن صحیح بخاری کی احادیث میں محض شہوت رانی کی نیّت سے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

” عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں ہم عُزل کیا کرتے تھے۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب النکاح حدیث نمبر 192 صفحہ نمبر 111، انٹرنیشنل نمبر 5207)

حدیث:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ ". وعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ ".

ترجمہ: ”   عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب قرآنِ کریم نازل ہو رہا تھا تو ہم عُزل کیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہم عُزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآنِ مجید نازل ہو رہا تھا۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب النکاح حدیث نمبر 193 صفحہ نمبر 111، انٹر نیشنل نمبر 5208)

اِس کے علاوہ چند احادیث ایسی ہیں جن میں صحابہ کرام رِضوان اللہ علیہم اجمعین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے قیدی عورتوں سے عُزل کرنے سے متعلق اِستفسار کر رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرما رہے ہیں کہ عُزل کرو یا نہ کرو، جس جان کا پیدا ہونا لکھا جا چکا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ حوالہ جات نوٹ فرمالیں :

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، " إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ، فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ، لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ ".

ترجمہ: ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہیر نے بیان کیا کہ مجھے ابن محیریز نے خبر دی اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ (ایک انصاری صحابی نے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! لڑائی میں ہم لونڈیوں کے پاس جماع کے لیے جاتے ہیں۔ ہمارا ارادہ انہیں بیچنے کا بھی ہوتا ہے۔ تو آپ عزل کر لینے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھ دی ہے وہ پیدا ہو کر ہی رہے گی۔

(صحیح بخاری جلد اول کتاب البیوع حدیث نمبر 2077 صفحہ نمبر 820، انٹرنیشنل نمبر 2229)

حدیث:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ".

ترجمہ: ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، انہیں محمد بن یحییٰ بن حبان نے، ان سے ابن محیریز نے کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان سے ایک سوال کیا، آپ نے جواب میں کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے۔ اس غزوے میں ہمیں (قبیلہ بنی مصطلق کے) عرب قیدی ہاتھ آئے (راستے ہی میں) ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور عورت سے الگ

رہناہم کو مشکل ہو گیا۔ ہم نے چاہا کہ عزل کر لیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم عزل کر سکتے ہو، اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن جن روحوں کی بھی قیامت تک کے لیے پیدائش مقدر ہو چکی ہے وہ تو ضرور پیدا ہو کر رہیں گی۔

(صحیح بخاری جلد اول کتاب العتق حدیث نمبر 2362 صفحہ نمبر 925، انٹرنیشنل نمبر 2542)

دیگر حوالہ جات یہ ہیں :

(صحیح بخاری جلد دوم ابواب المغازی حدیث نمبر 1302 صفحہ نمبر 595)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب النکاح حدیث نمبر 194 صفحہ نمبر 111)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب القدر حدیث نمبر 1513 صفحہ نمبر 587)

عزل اور تقدیر

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم نہ کرو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ایک اللہ کی تقدیر ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 492)

عورت سے ہمبستری کے دوران انزال سے پہلے عورت سے الگ ہو جانے کو عزل کہتے ہیں، اس سے مقصد حمل سے بچنا اور محض شہوت رانی ہوتا ہے۔ اس باب میں حضور ﷺ سے منسوب روایات میں بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو تو عزل سے منع فرماتے تھے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللہ نے جس جان کو پیدا کرنا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا،

یہ تقدیر کا معاملہ ہے لیکن آپ خود عزل کیا کرتے تھے۔ قرآن میں نکاح کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اِس کا مقصد محض شہوت رانی نہیں ہونا چاہیے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ ط (24/4)

ترجمہ: ’’ اوران کے سواسب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں بشر طیکہ تم چاہو اپنے مالوں سے قید نکاح میں لانے کو، نہ کہ ہوس رانی کو۔‘‘ (سورۃ النساء 4 آیت نمبر 24)

قرآن:

نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ ۫ (223/2)

ترجمہ: ’’ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آؤ جب چاہو۔‘‘ (سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 223)

عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ اِن سے وظیفۂ زوجیت کا مقصد اولاد حاصل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ محض شہوت رانی۔ کسان کھیتی میں ہل چلاتا ہے تو اُس کا مقصد فصل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

قرآن:

اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمۡ ط ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ط عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ وَعَفَا عَنۡکُمۡ ج فَالۡئٰنَ بَاشِرُوۡھُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمۡ ص {187/2}

ترجمہ: ”تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تم کو معاف کر دیا اور تم سے درگذر کی پس اب اُن سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، طلب کرو۔“ (سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187)

اِس آیت میں بھی مباشرت کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا جارہا ہے لیکن صحیح مسلم کی احادیث میں محض شہوت رانی کی نیّت سے اپنی عورتوں کے پاس جانے کو سنت قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حضور ﷺ ، حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عزل کیا کرتے تھے

حدیث:

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: "إِنَّ رَجُلًا، سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ، يُجَامِعُ أَهْلَهُ، ثُمَّ يُكْسِلُ، هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ؟ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ، ثُمَّ نَغْتَسِلُ".

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ”اگر کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے، پھر انزال سے پہلے ذکر کو نکال لے تو کیا دونوں پر غسل واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یہ (عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا) ایسا کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر: 786)

عزل کا کوئی فائدہ نہیں، جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہو گی

حدیث:

وحدثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوب، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حدثنا إِسْمَاعِيل بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ، فقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْكُرُ الْعَزْلَ، فقَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلِقِ، فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ، فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ، فَقُلْنَا: نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فقَالَ: "لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ"،

ابو محیریز نے کہا کہ میں اور ابو صرمہ دونوں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے جہاد کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنی جسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں) اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عورتوں کو قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ ان سے نفع بھی اٹھائیں (یعنی صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنی انزال باہر کریں) تاکہ حمل نہ ہو، پھر ہم نے کہا کہ ہم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے؟ پھر ہم نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنی اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہو گی۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3544)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3546)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3547)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3550)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3553)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3554)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3556)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3567)

عزل جائز ہے، اگر برا ہوتا تو قرآن میں منع کیا جاتا

حدیث:

حدثنا حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنا، وقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حدثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ "، زَادَ إِسْحَاقَ، قَالَ سُفْيَانُ: لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اترتا تھا اور اسحٰق کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سفیان نے کہا کہ اگر عزل برا ہوتا تو قرآن میں اس کی نہی اترتی۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3559)

اس باب کے آغاز میں وہ آیات پیش کر دی گئی ہیں جہاں عزل سے منع کیا گیا ہے۔ درج بالا حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ صحابہؓ کو قرآن کی واضح آیات کی سمجھ بھی نہ تھی (العیاذ باللہ)

اللہ جسے پیدا کرنا چاہتا ہے تم اسے عزل سے روک نہیں سکتے

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهَا الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى، فَقَالَ: " كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ فَلَمْ يَمْنَعْهُ ". قَالَ: وَفِي الْبَابِ، عَنْ عُمَرَ، وَالْبَرَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ.

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم لوگ عزل ۱؎ کرتے تھے، تو یہودیوں نے کہا: قبر میں زندہ دفن کرنے کی یہ ایک چھوٹی صورت ہے۔آپ نے فرمایا: ”یہودیوں نے جھوٹ کہا۔اللہ جب اسے پیدا کرنا چاہے گا تو اسے کوئی روک نہیں سکے گا“ ۲؎۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1136)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1138)

صحابہؓ عزل کرتے تھے

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ، وقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اتر رہا تھا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1137)

جس کی تقدیر میں جو ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارِيَةً أَعْزِلُ عَنْهَا؟ قَالَ: "سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا"، فَأَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ: قَدْ حَمَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا قُدِّرَ لِنَفْسٍ شَيْءٌ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ".

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میرے پاس ایک لونڈی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں ا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اس کے مقدر میں ہو گا وہ اس کے پاس آ کر رہے گا“، کچھ دنوں کے بعد وہ آدمی حاضر ہوا اور کہا: لونڈی حاملہ ہو گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی تقدیر میں جو ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے“ ۲۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔89)

عزل نہ کرو۔ جس جان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہونا مقدر کیا ہے وہ ضرور پیدا ہو گی

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ؟، فَقَالَ: "أَوَ تَفْعَلُونَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ قَضَى اللَّهُ لَهَا، أَنْ تَكُونَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ".

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ ایسا نہ کرنے میں تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے، اس لیے کہ جس جان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہونا مقدر کیا ہے وہ ضرور پیدا ہو گی“۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1926)

عزل جائز ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاق الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ".

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے، اور قرآن اترا کرتا تھا۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1927)

عورت کی اجازت کے بغیر عزل نہ کرو

حدیث :

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا".

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1928)

عزل کرو یا نہ کرو، جو اولاد تقدیر میں لکھی ہے وہ ضرور ملنی ہے

حدیث:

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَرَدَّ الْحَدِيثَ حتى رده إلى أبي سعيد الخدری، قَالَ: ذُكِرَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَمَا ذَاكُمْ" قُلْنَا: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ، وَتَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، قَالَ: "لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ".

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا یعنی عزل کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ (ذرا تفصیل بتاؤ) ہم نے کہا: آدمی کے پاس بیوی ہوتی ہے، اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور حمل کو ناپسند کرتا ہے، (ایسے ہی) آدمی کے پاس لونڈی ہوتی ہے وہ اس سے صحبت کرتا ہے، اور نہیں چاہتا کہ اس کو اس سے حمل رہ جائے۲، آپ نے فرمایا: ”اگر تم ایسا نہ کرو تو تمہیں نقصان نہیں ہے، یہ تو صرف تقدیر کا معاملہ ہے“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3329)

رحم میں جس کا آنا مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُرَّةَ الزُّرَقِيَّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّرَقِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي تُرْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مَا قَدْ قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُونُ".

ابو سعید زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا: میری بیوی دودھ پلاتی ہے، اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رحم میں جس کا آنا مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3330)

عزل۔ جس نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا۔

حدیث : ” محمد یحیٰی بن حبان نے ابن محیریز سے روایت کی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا، میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل سے متعلق پوچھا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کیلیئے نکلے تو ہمیں عرب کے قیدی ہاتھ آئے، ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ مجرد رہنا ہمیں تنگ کر رہا تھا۔ ہم حمل بھی نہیں چاہتے تھے اس لئے ہم نے عزل کا ارادہ کیا۔ پھر ہم نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو ہم پوچھ لینے سے پہلے عزل کیوں کریں۔ پس ہم نے اس بارے میں آپ سے پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ایسا نہ کرو کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں کہ جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔“

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 405 صفحہ نمبر 153}

حدیث : " قزعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عزل کا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟ یہ نہ کہو اور کوئی ایسا نہ کرے کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں جس نے پیدا ہونا ہے مگر اللہ تعالیٰ پیدا کر کے رہے گا۔ امام ابو دائود نے فرمایا کہ قزعہ حضرت زیاد کے آزاد کردہ غلام تھے۔"

{سنن ابو دائود جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 403 صفحہ نمبر 153}

{سنن ابو دائود جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 404 صفحہ نمبر 153}

باب نمبر۔15

سود

سُودی کاروبار حرام ہے

قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کازرّیں اُصول ہے کہ معاوضہ محنت کا ہے، سرمائے کا نہیں۔ نظامِ سرمایہ داری کے پیروکاروں کواِس اُصول کی سمجھ نہیں آرہی تھی،اِس لیے وہ کہتے تھے کہ " تجارت اور سُود ایک ہی چیز ہے" {275/2} ۔اُنہیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایک شخص ایک کاروبار میں ایک سو {100} روپے لگا کرایک ماہ میں بیس {20} روپے منافع کماتا ہے جسے قرآن جائز قرار دیتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک شخص ایک سو {100} روپے روپے بطور سُود کماتا ہے، یہ بیس روپے کیسے کسی دوسرے آدمی کو بطور قرض دیتا ہے اور ایک ماہ بعد وہ بھی بیس {20} حرام ہو جاتے ہیں؟ فرمایا "اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے" {275/2} ۔

تجارت میں چونکہ اِنسان سرمائے کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے اِس لیے وہ جو کچھ اصل زر سے زائد لے رہا ہوتا ہے وہ دراصل اپنی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے نہ کہ سرمائے کا،اِس لیے یہ حلال ہے جبکہ سُود میں چونکہ محنت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ نے اِسے حرام قرار دیا ہے۔ المختصر یہ کہ ہر وہ مال جو سرمائے کے بل بوتے پر اور محنت کے بغیر حاصل ہو جائے، حرام ہے جیسے سُودی قرضے دینا، زمین خرید کر مزارعوں کو کاشت کیلئے دے دینا اور پیداوار کا ایک حصّہ بِلا محنت ہتھیا لینا، مکان کرکے بِلا محنت منافع میں حصّہ دار بن جانا، بینک {INVEST} کرایہ پر دینا، کسی دوسرے کے کاروبار میں روپیہ میں روپیہ جمع کرا دینا اور بغیر محنت کے منافع لینا وغیرہ۔

قرآن کی اِن واضح ہدایات کی روشنی میں ایک مسلمان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سُودی کاروبار کرتے ہوں گے لیکن معجم صغیر للطبرانی میں لکھا ہے کہ :

سود

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے کھیتی اور کھجور جو بھی زمین سے پیدا ہو اس کے نصف پر معاملہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو سالانہ 100 وسق دیا کرتے تھے۔ 80 وسق کھجوریں اور 20 وسق جو۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 517)

سود

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اور کھجور کے درختوں کے باغ نصف آمدنی پر دیے تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 524)

باب نمبر۔16

صحابہؓ تجارت کیلئے سمندری سفر کرتے تھے

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شام کی طرف تجارت کے لیے سمندر کا سفر اختیار کرتے تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:528)

حدیث کی ایک کتاب میں بحری سفر کے متعلق کیا لکھا ہے؟ یہ بات آپ کی دلچسپی سے خالی نہیں ہو گی، ملاحظہ کیجئے:

مسلمانوں کو کاروبار دنیا میں ذلیل ورسوا کرنے کیلئے درج ذیل قسم کی روایتیں وضع کی گئیں اور انہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا، ملاحظہ کیجئے:

تجارت کیلئے بحری سفر مکروہ ہے

محمد بن مسلم نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ دونوں حضرات تجارت کیلئے بحری سفر کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔389)

تجارت کیلئے بحری سفر اختیار کرنے میں کوئی اچھائی نہیں

علی بن ابراہیم نے اس حدیث کا بیان کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: طلب رزق میں تجارت کیلئے بحری سفر اختیار کرنے میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔

(فروع کافی، جلد پنجم، کتاب المعیشت، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔389)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلب رزق کیلئے بحری سفر کرنا اچھا نہیں ہے۔

علی بن اسباط کا بیان ہے کہ میں سامان تجارت لے کر مکہ پہنچا لیکن خریدار کم دستیاب ہوئے تو میں مدینہ میں حضرت ابو الحسن رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: میں نے سامان تجارت اٹھایا تھا لیکن کساد بازاری کے سبب ارادہ کیا ہے کہ مصر کا سفر کروں تو خشکی کے راستے جاؤں یا بحری راستے سے؟ فرمایا مصر اموات (کا گڑھ) ہے، اس کے لوگوں کی عمریں کم کر دی گئی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: طلب رزق کیلئے بحری سفر کرنا اچھا نہیں۔ پھر (امام نے) مجھ سے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر قبر رسول ﷺ پر جاؤ، وہاں دو رکعت نماز پڑھو پھر اللہ سے سو مرتبہ خیر طلب کرو پھر جو تم نے عزم کیا ہے اس پر عمل کرو۔ پس اگر (حیوان کی) پشت پر سوار ہو تو کہو: الحمد للہ الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ اور جب بحری سفر کرو اور کشتی میں سوار ہو تو کہو: بسم اللہ مجریھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم۔ اور جب موجیں تم پر بلند ہونے لگیں تو اپنے بائیں طرف ٹیک لگا کر بیٹھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے موجوں کی طرف اشارہ کرو اور کہو: قری بقرار اللہ واسکنی بسکینۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ علی بن اسباط کا بیان ہے میں جب دریائی سفر پر روانہ ہوا اور موجیں بلند ہوئیں تو میں نے اس دعا کو پڑھا جو امام نے مجھے تعلیم دی تھی تو موج کا خاتمہ ہو گیا گویا موجیں بلند ہی نہیں ہوئی

تھیں۔راوی کہتاہے میں نے سرکارامامت میں درخواست کی کہ میں آپ پر قربان ہوجاؤں سکینہ کیا ہے؟فرمایاسکینہ جنت کی ایک ہواہے جس کا چہرہ انسانی چہرہ کی مانند ہے اس ہوا کی خوشبو مشک سے بھی بہتر ہے۔یہ وہ ہواہے جسے اللہ تعالٰی نے حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حنین کی جنگ کے موقع پر نازل فرمایاتھااور مشرکین شکست کھاگئے تھے۔

(فروع کافی،جلد پنجم،کتاب المعیشت،باب نمبر۔121،حدیث نمبر۔3،صفحہ نمبر۔389)

بحری تجارتی سفر انسان کو دین کے معاملے میں معرض خطر میں ڈال دیتاہے۔

محمد بن مسلم نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ تجارت کیلئے سمندری سفر کے بارے میں فرمایا:یہ انسان کو دین کے معاملے میں معرض خطر میں ڈال دیتاہے۔

(فروع کافی،جلد پنجم،کتاب المعیشت،باب نمبر۔121،حدیث نمبر۔4،صفحہ نمبر۔390)

بحری سفر دین کو نقصان پہنچاتاہے۔

معلی بن خنیس نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھاجو بحری سفر کرتاہے پس آپ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے:بے شک یہ تمہارے دین کو نقصان پہنچاتاہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو(اپنے ملک میں)بہتر رزق اور روزی پاچکے ہیں۔

(فروع کافی،جلد پنجم،کتاب المعیشت،باب نمبر۔121،حدیث نمبر۔5،صفحہ نمبر۔390)

باب نمبر۔17

مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھے سے کوئی نفع نہ لو

سیدنا عبداللہ بن عکیم جہنی کہتے ہیں: ہماری طرف جہینہ کی زمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا کہ:
''''مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھے سے کوئی نفع نہ لو۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:534)

مردار کے چمڑے یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ

سیدنا عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوبِ گرامی آیا کہ ''مردار کے چمڑے یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:550)

حدیث کی دیگر کتب میں درج بالا موقف سے بالکل متضاد بات کی جا رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

مردہ جانور کی کھال سے فائدہ اٹھانا جائز ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: مَاتَتْ شَاةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا: " أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک بکری مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری والے سے کہا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ پھر تم دباغت دے کر اس سے فائدہ حاصل کرتے ا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1727)

مردہ جانور کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ اٹھانا ناجائز ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَالشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ "، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ، وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ، قَالَ: وسَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ، يَقُولُ: كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَذْهَبُ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ لِمَا ذُكِرَ فِيهِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ، وَكَانَ يَقُولُ: كَانَ هَذَا آخِرَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَرَكَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا الْحَدِيثَ لَمَّا اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ، حَيْثُ رَوَى بَعْضُهُمْ فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ.

عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا کہ تم لوگ مردہ جانوروں کے چمڑے ا اور پٹھوں سے فائدے نہ حاصل کرو۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1729)

ہر وہ کھال جسے دباغت دے دی گئی ہو پاک ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ, حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ, عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, يَقُولُ: " أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ, فَقَدْ طَهُرَ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”ہر وہ کھال جسے دباغت دے دی گئی ہو پاک ہے“ ۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3609)

مردار کی کھال استعمال کرنا جائز ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ, عَنْ الزُّهْرِيِّ, عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, عَنْ مَيْمُونَةَ, أَنَّ شَاةً لِمَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ, مَرَّ بِهَا يَعْنِي: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً, فَقَالَ: " هَلَّا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ", فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنَّهَا مَيْتَةٌ, قَالَ: " إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا".

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی ایک لونڈی کو صدقہ کی ایک بکری ملی تھی جو مری پڑی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس بکری کے پاس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان لوگوں نے اس کی کھال

کیوں نہیں اتار لی کہ اسے دباغت دے کر کام میں لے آتے""؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف اس کا کھانا حرام ہے'' ۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3610)

مردار کی کھال استعمال کرنا جائز ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ, عَنْ لَيْثٍ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, عَنْ سَلْمَانَ, قَالَ: كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ فَمَاتَتْ, فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا, فَقَالَ: "مَا ضَرَّ أَهْلَ هَذِهِ لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا".

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امہات المؤمنین میں سے کسی ایک کے پاس ایک بکری تھی جو مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر گزر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اس کی کھال کو کام میں لے آتے تو اس کے مالکوں کو کوئی نقصان نہ ہوتا''۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3611)

مردار کی کھال استعمال کرنا جائز ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ, عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ, عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنْ أُمِّهِ, عَنْ عَائِشَةَ, قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ”جب مردہ جانوروں کی کھال کو دباغت دے دی جائے، تو لوگ اسے فائدہ اٹھائیں“۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3612)

باب نمبر۔18

شاعری جائز ہے

معجم صغیر للطبرانی کی ایک روایت ملاحظہ کیجئے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مجھے فرماتے: ''عائشہ! تیرے وہ شعر کون سے ہیں؟'' میں کہتی: آپ کون سے اشعار پوچھنا چاہتے ہیں؟ شعر تو بہت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''جو شکر کے متعلق ہیں۔'' تو میں کہتی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ یہ ہیں، شاعر کہتا ہے:

اپنے کمزور کو اس طرح واپس کریں کہ اس کی کمزوری تجھے کسی دن بھی پریشان نہ کرے، تو اچھے انجام اس کے بڑھ جائیں گے۔ (1)

وہ کمزور تمہیں اس کی جزا اور بدلہ دے گا، تیری تعریف کرے گا، تیرے کام پر اُس کا تیری تعریف کرنا بھی بدلہ دینے کی طرح ہے۔ (2)

اچھے آدمی سے جب تو حسن سلوک کرے گا تو اس کی بھی ڈول کی رسی کمزور نہیں ہو گی۔ (3)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''عائشہ! جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مخلوقات کو جمع کرے گا تو اپنے بندوں میں سے ایک ایسے بندے سے فرمائے گا جس کے ساتھ کسی نے نیکی کی ہو گی کہ ''کیا تو نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا ہے؟'' وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے یہ سمجھ کر کہ یہ تیری طرف سے ہے، میں نے تیرا شکریہ ادا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تو نے میرا شکریہ ادا نہیں کیا جب کہ تو نے اس شخص کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے تجھ پر اپنا احسان جاری کیا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:690)

قرآن سے مطابقت رکھنے والی روایت پڑھنے کے بعد اس موضوع کے متعلق آگے چلتے ہیں:

قرآن میں ہے کہ کفار نے حضور ﷺ کو شاعر اور قرآن کو شاعری کہا:

قرآن:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴿٥﴾

بلکہ کہتے ہیں کہ یہ بیہودہ خواب ہیں بلکہ اس نے جھوٹ بنایا ہے بلکہ وہ شاعر ہے پھر چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔5)

قرآن:

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے۔

(سورۃ الصافات 37، آیت نمبر۔36)

قرآن:

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾

کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے ہم اس پر گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں

(سورۃ الطور 52، آیت نمبر۔30)

اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس الزام کا جواب ان الفاظ میں دیا:

قرآن:

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں (مگر) تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو

(سورۃ الحاقہ 69،آیت نمبر۔42)

قرآن:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٦٩﴾

اور ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے مناسب ہی تھا یہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

(سورۃ یٰس 36،آیت نمبر 69)

کفار کے الزام اور اللہ تعالیٰ کے جواب کی درج بالا آیات کے مطالعے سے کوئی عقل و فکر سے عاری شخص ہی ہو گا جو شاعری کو حرام قرار دے گا کیونکہ اللہ نے تو کافروں کے الزام کے جواب میں یہ فرمایا کہ قرآن شاعری نہیں بلکہ نصیحت ہے۔ایک آدمی موبائل فون کا استعمال کر کے بینک ڈکیتی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موبائل فون کو بین (حرام) کر دیا جائے لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے موقف پر واضعین حدیث کے استنباط کو فوقیت دے کر شاعری کو ہی شجر ممنوعہ قرار دے دیا:

شاعری بری چیز ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا، عَنِ الْأَعْمَشِ . ح وحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا "، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الشعر، حدیث نمبر 5893)

(صحیح مسلم، کتاب الشعر، حدیث نمبر 5894)

شاعری بری چیز ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: " بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ، إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ".

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الشعر، حدیث نمبر 5895)

شاعری جائز ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: "أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ، قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا حسان بن ثابت پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے، پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”میری طرف سے جواب دے اے حسان!، یا اللہ مدد کر اس کی روح القدس سے۔“ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے، یا اللہ! تو جانتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، حدیث نمبر 6384)

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، حدیث نمبر 6385)

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، حدیث نمبر 6386)

شاعری برا فعل ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا"، قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی شخص کے پیٹ کا بیماری کے سبب مواد سے بھر جانا بہتر ہے اس سے کہ وہ شعر سے بھرا ہو“ ۱؎۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 2852)

حضور ﷺ شاعری سے نفرت کرتے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ, حَدَّثَنَا حَفْصٌ, وَأَبُو مُعَاوِيَةَ, وَوَكِيعٌ, عَنْ الْأَعْمَشِ, عَنْ أَبِي صَالِحٍ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا, حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ, مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا", إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: "يَرِيَهُ".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیماری کے سبب آدمی کے پیٹ کا مواد سے بھر جانا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرا ہو“ ۔ حفص نے «یریہ» کا لفظ ذکر نہیں کیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3759)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3760)

باب نمبر۔19

نبوت کا چوبیسواں حصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے:

قرآن:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا **(40/33)**

ترجمہ: ''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔''

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

لیکن مذہبی پیشوائوں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کر کے معجم صغیر للطبرانی میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچّھی ہدایت، خوش اخلاقی، میانہ روی اور سکون ووقار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 731)

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، آگے بڑھیے:

حدیث:

”عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب نبوّت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک ہوتا ہے۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر 1877 صفحہ نمبر 737)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر 1871 صفحہ نمبر 735)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر 1875 صفحہ نمبر 736)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر 1876 صفحہ نمبر 736)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر 1882 صفحہ نمبر 740)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر 1903 صفحہ نمبر 749)

خوابِ نبوت کے متعلق صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں مختلف اقوال ملتے ہیں، حصول معلومات کیلئے ان پر طائرانہ نظر ڈالنا یقیناً فائدے سے خالی نہ ہوگا:

صحیح بخاری حدیث نمبر : 7017۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6994۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6983۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6988۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6987۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5905۔مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5912۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5909۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5906۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5913۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5916۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5918۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2270۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2272۔یہ نبوت کا ایک حصہ ہے

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2271۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2291۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2279۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2278۔مسلمان کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3917۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3907۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3914۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3894۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3893۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3895۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3897۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے "۔

سنن ابي داود۔حدیث نمبر: 5018۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکٰوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4614۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکٰوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4622۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوٰۃ المصابیح۔حدیث نمبر۔5059۔ مومن کا خواب نبوت کاچوبیسواں حصہ ہے "۔

مشکوٰۃ المصابیح۔حدیث نمبر۔5060۔ مومن کا خواب نبوت کاپچیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔744۔ مومن کا خواب نبوت کاچالیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔746۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے "۔

مسند الشھاب۔حدیث نمبر۔306۔ مومن کا خواب نبوت کاچھبیسواں حصہ ہے "۔

سنن دارمی۔حدیث نمبر۔2174۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے "۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔468۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔791۔"نیک سیرت،اچھی عادت اور خرچ کرنے میں میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔731۔"اچّھی ہدایت،خوش اخلاقی،میانہ روی اور سکون وو قار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔"

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔1179۔"سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔"

مسند احمد۔حدیث نمبر۔2894۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے ستر واں جزو ہے۔

مسند احمد۔حدیث نمبر۔3071۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے ستر واں جزو ہے۔

مسند احمد۔حدیث نمبر۔2698۔"اچھا راستہ،نیک سیرت اور میانہ روی اجزاء نبوت میں سے پچیسواں جزء ہے۔

سنن نسائی۔حدیث نمبر۔1046۔مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔ 1121۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

صحیفہ ھمام بن منبہ۔ حدیث نمبر۔ 49۔ ''صالح (صفت) آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیو پیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہو گا۔ فرق صرف اتنا ہو گا کہ یہ میٹرک پاس ہومیو پیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہو گا۔ (نعوذ باللہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر۔20

رجم

معجم صغیر للطبرانی میں ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور زنا کا اقرار کیا، وہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وضع حمل تک مؤخر کر دیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے کس دیے گئے، پھر اس کو رجم کرنے کا حکم دیا، پھر اس پر نماز پڑھی، ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا اور آپ نے اس کو رجم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ مدینے کے ستر آدمی کریں تو ان کی توبہ قبول ہو جائے گی، کیا اس سے افضل تجھے کوئی چیز مل سکتی ہے کہ اس نے سخاوت کی یعنی جان دے دی؟“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 925)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ”زِناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت“۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘ وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ (3/24)

ترجمہ: ” زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔“

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ (25/4)

ترجمہ:" پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی ہے (2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4۔ صحیح بخاری حدیث نمبر۔ 6829 اور 6830 میں بتایا گیا ہے کہ رجم کی آیت قرآن کا حصّہ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے اُسے قرآن میں شامل نہیں کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:

فرمانِ خداوندی ہے:

قرآن:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (9/15)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ {سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9}۔

(الف) صحیح بخاری حدیث نمبر۔ 6829 اور 6830 کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب) صحیح بخاری، جلد سوم کتاب الاحکام، باب نمبر۔ 1155، صفحہ نمبر۔ 809، انٹرنیشنل باب نمبر۔ 21 میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج) اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے ؟۔۔۔۔۔۔۔یقیناً نہیں۔۔۔۔۔۔۔تو پھر "لوگوں کا ڈر" چہ معنی دارد۔

باب نمبر۔21

قرآن

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا :

قرآن:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ(9/15)

”بے شک ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔“

{سورۃ الحجر سورہ نمبر15 آیت نمبر9}

قرآن:

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط(64/10)

” اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں۔“

{سورۃ یونس سورۃ نمبر10 آیت نمبر64}

قرآن:

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهِ ج(115/6)

”آپ کے ربّ کا کلام سچائی اور اِنصاف کے اعتبار سے کامل ہے، اُس کے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں۔“

{سورۃالانعام سورہ نمبر6آیت نمبر115}

قرآن:

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ج(34/6)

" اور کوئی بدلنے والا نہیں اللہ کی باتوں کو۔"

{سورۃالانعام سورہ نمبر6آیت نمبر34}

قرآن:

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ جط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج۔قف وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا(27/18)

" اورآپؐ پڑھیں جوآپؐ کی طرف آپؐ کے ربّ کی کتاب وحی کی گئی ہے،اُس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تم ہر گز نہ پاؤ گے اُس کے سوا کوئی پناہ گاہ۔"

(سورۃالکہف سورہ نمبر18آیت نمبر27)

اللہ کا فرمان آپ نے پڑھا کہ قرآن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی کیونکہ اِس کی حفاظت کا ذِمہ دار خود خدا ہے، لیکن معجم صغیر للطبرانی کی احادیث میں بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان قرآن کے بارے میں بڑا اِختلاف تھا۔اِس کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

قرآن تبدیل

سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم «﴿وَالنَّخْلَ بَاصِقَاتٍ﴾» کو صاد کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

قرآن: وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ

(سورۃ ق 50، آیت نمبر۔10)

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 1081)

قرآن تبدیل

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت پڑھی: «﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ﴾» تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ” «﴿مِنْ ضُعْفٍ﴾» پڑھو۔“ اور پڑھا: «﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً﴾» تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس طرح سے پڑھو: «﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً﴾» “ (الروم: 54)۔

قرآن: اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ

(سورۃ الروم 30، آیت نمبر۔54)

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 1083)

قرآن صحابہؓ پر گراں گزرا

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا کہ یہ سچے مومن ہیں یہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوا :

قرآن:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (100/9)

ترجمہ: ” اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدّم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔“ (سورۃ توبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100)

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (74/8)

ترجمہ: ”جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی (یعنی مہاجرین) اور جہاد کیا (مجاہدین) اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی، وہی لوگ (صحابہ کرامؓ) سچے مومن ہیں، ان کیلئے مغفرت اور رزقِ کریم ہے۔“ (سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74)

قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ قرآن کافروں کو ناگوار گزرتا ہے لیکن معجم صغیر للطبرانی میں ہے کہ قرآن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ناگوار گزرتا تھا، قرآن اور ترمذی کی یہ تفصیل حوالہ جات کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے:

قرآن:

﴿أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ﴾

یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ نہیں، بلکہ وہ حق لایا ہے اور حق ہی ان کی اکثریت کو ناگوار ہے۔

(سورۃ المومنون 23،آیت نمبر۔70)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں آپ نے قرآنِ مجید کی آیات میں پڑھا کہ یہ لوگ سچے مومن تھے،اللہ ان مقدس ہستیوں سے راضی ہو گیا اور یہ مقدس ہستیاں،اللہ سے راضی ہو گئیں، لیکن معجم صغیر للطبرانی میں اس کے بالکل اُلٹ لکھا ہے ملاحظہ کیجیے :

قرآن صحابہؓ پر گراں گزرا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: «﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾»(البقرۃ: 284) ”اگر تم اپنے دلوں میں جو کچھ ہے ظاہر کرو گے یا پوشیدہ رکھو گے،اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا۔“ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر یہ گراں گزری،تو پھر یہ آیت نازل ہو گئی: «﴿فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ﴾» پھر (اللہ)”جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب کرے گا۔“ تو اس بات نے ان کو خوش کر دیا۔

(معجم صغیر للطبرانی،حدیث نمبر:1107)

عمرؓ کی خواہش پر قرآن کا نزول

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ

اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔ 1)

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

اللہ جو کچھ چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔ 14)

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

اور جو کچھ چاہے کر ڈالنے والا ہے

(سورۃ البروج 85، آیت نمبر۔ 16)

قرآن کی درج بالا آیات کے مطابق اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے لیکن درج ذیل حدیث کے مطابق اللہ بعض اوقات انسانوں کی خواہش پر بھی آیات نازل کر دیتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی پیالے میں حلوہ کھا رہی تھی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی کھایا، ان کی انگلی میری انگلی سے لگ گئی، تو انہوں نے فرمایا: اوہ، اوہ، افسوس اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے متعلق میری بات مانتے تو تمہیں کوئی آنکھ نہ دیکھ سکتی۔ تو حجاب کی آیات نازل ہو گئیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 667)

حضرت عمرؓ کی خواہش پر قرآن کا نزول

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے رب کے ساتھ تین باتوں میں موافقت کی، ایک تو میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش کہ ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں، تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمادی: «﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾» (البقرۃ: 125) یعنی ''تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔'' دوسری بات یہ تھی، میں نے کہا: کاش کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو پردا کرائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر اچھا اور برا آدمی آتا ہے، تو اللہ تعالٰی نے پردے کی آیت نازل فرمادی: «﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾» (الاحزاب: 53) یعنی ''جب تم ان سے کچھ سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔'' تیسری بات یہ تھی، میں نے کہا: بدر کے قیدیوں کی گردنیں اڑا دو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے مشورہ لیا تو انہوں نے فدیہ لینے کا مشورہ دیا، تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمادی: «﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾» (الانفال: 67) ''کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کے لیے قیدی ہوں ''یہاں تک کہ وہ زمین میں خون ریزی کرے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:894)

سورۃ الاخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تہائی قرآن پڑھنے کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم میں کوئی «قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ» (آخر سورت تک) پڑھنے سے عاجز ہے؟ یعنی سورۃ اخلاص تہائی قران کے برابر فضیلت رکھتی ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1119)

شیطان اس گھر میں نہیں جاتا جس میں یہ آیتیں تین راتیں پڑھی جائیں

سیدنا نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی اور وہ عرش پر اس کے پاس ہے، اور اس نے اس میں سے دو آیتیں نازل کیں جن سے سورۂ بقرۃ ختم کی، اور شیطان اس گھر میں نہیں جاتا جس میں یہ آیتیں تین راتیں پڑھی جائیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1099)

جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کو سات طریق پر پڑھو

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ”قرآن کو سات طریق پر پڑھو۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1077)

علی (رضی اللہ عنہ) قرآن کے ساتھ ہے، اور قرآن علی کے ساتھ ہے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''علیؓ قرآن کے ساتھ ہے، اور قرآن علیؓ کے ساتھ ہے، یہ دونوں الگ الگ نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آجائیں گے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1113)

باب نمبر۔22

اچھا خواب نبوت کا حصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے :

قرآن:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (33/40)

ترجمہ: ''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔''

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

لیکن مذہبی پیشوائوں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کرکے معجم صغیر للطبرانی میں شامل کردیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے :

سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1179)

خوابی نبوت کی دیگر احادیث

خوابی نبوت کے متعلق صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں مختلف اقوال ملتے ہیں، حصول معلومات کیلئے ان پر طائرانہ نظر ڈالنا یقیناً فائدے سے خالی نہ ہو گا:

صحیح بخاری حدیث نمبر : 7017۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6994۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6983۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6988۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6987۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5905۔مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5912۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5909۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5906۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5913۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5916۔''نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5918۔''نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2270۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2272۔یہ نبوت کا ایک حصہ ہے

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2271۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2291۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2279۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2278۔مسلمان کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3917۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے '' ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3907۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے '' ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3914۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے '' ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3894۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے '' ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3893۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے '' ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3895۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے '' ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3897۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابي داود۔حدیث نمبر: 5018۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے “ ۔

مشکٰوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4614۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے “ ۔

مشکٰوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4622۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے “ ۔

مشکٰوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔5059۔ مومن کا خواب نبوت کاچوبیسواں حصہ ہے “ ۔

مشکٰوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔5060۔ مومن کا خواب نبوت کاپچیسواں حصہ ہے “ ۔

مسنداسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔744۔ مومن کا خواب نبوت کاچالیسواں حصہ ہے “ ۔

مسنداسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔746۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

مسندالشہاب۔حدیث نمبر۔306۔ مومن کا خواب نبوت کاچھبیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن دارمی۔حدیث نمبر۔2174۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔468۔”نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔791۔”نیک سیرت،اچھی عادت اور خرچ کرنے میں میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

معجم صغیر للطبرانی۔ حدیث نمبر۔731۔ ''اچھّی ہدایت، خوش اخلاقی، میانہ روی اور سکون و وقار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔''

معجم صغیر للطبرانی۔ حدیث نمبر۔1179۔ ''سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔''

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔2894۔ ''اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔3071۔ ''اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔2698۔ ''اچھا راستہ، نیک سیرت اور میانہ روی اجزاء نبوت میں سے پچیسواں جزء ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1046۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1121۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

صحیفہ ھمام بن منبہ۔ حدیث نمبر۔49۔ ''صالح (صفت) آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیو پیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہو گا۔ فرق صرف اتنا ہو گا کہ یہ میٹرک پاس ہومیو پیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہو گا۔ (نعوذ باللہ)

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری اور کعبہ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری اور کعبہ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 1177)

سوال یہ ہے کہ جس آدمی نے حضور ﷺ کو دیکھا ہی نہیں، اگر شیطان کسی بزرگ کی شکل میں اس کے خواب میں آ جاتا ہے تو اسے کیا معلوم کہ یہ کون ہے، یہ حدیث صحابہؓ کیلئے فرض کر لی جائے تو بات سمجھ آتی ہے۔

باب نمبر۔23

سونا اور ریشم حرام، زرد رنگ سنت

بھوک اللہ کا عذاب

قرآن:

لَقَدۡ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسۡكَنِهِمۡ ءَايَةٞۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٖ وَشِمَالٖۖ كُلُواْ مِن رِّزۡقِ رَبِّكُمۡ وَٱشۡكُرُواْ لَهُۥۚ بَلۡدَةٞ
طَيِّبَةٞ وَرَبٌّ غَفُورٞ ﴿١٥﴾ فَأَعۡرَضُواْ فَأَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ ٱلۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنَٰهُم بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ
ذَوَاتَيۡ أُكُلٍ خَمۡطٖ وَأَثۡلٖ وَشَيۡءٖ مِّن سِدۡرٖ قَلِيلٖ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيۡنَٰهُم بِمَا كَفَرُواْۖ وَهَلۡ نُجَٰزِيٓ إِلَّا
ٱلۡكَفُورَ ﴿١٧﴾

ترجمہ: در حقیقت (قومِ) سبا کے لئے ان کے وطن ہی میں نشانی موجود تھی۔ (وہ) دو باغ تھے، دائیں طرف اور بائیں طرف۔ (اُن سے ارشاد ہوا:) تم اپنے رب کے رزق سے کھایا کرو اور اس کا شکر بجالایا کرو۔ (تمہارا) شہر (کتنا) پاکیزہ ہے اور رب بڑا بخشنے والا ہے۔۔۔ پھر انہوں نے (طاعت سے) مُنہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زوردار سیلاب بھیج دیا اور ہم نے اُن کے دونوں باغوں کو دو (ایسے) باغوں سے بدل دیا جن میں بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ اور کچھ تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے تھے۔۔۔ یہ ہم نے انہیں ان کے کفر و ناشکری کا بدلہ دیا، اور ہم بڑے ناشکر گزار کے سوا (کسی کو ایسی) سزا نہیں دیتے۔

(سورۃ السبا 34، آیت نمبر 15 تا 17)

قرآن:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾

ترجمہ: اور اللہ نے ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جو (بڑے) امن اور اطمینان سے (آباد) تھی اس کا رزق اس کے (مکینوں کے) پاس ہر طرف سے بڑی وسعت و فراغت کے ساتھ آتا تھا پھر اس بستی (والوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کے عذاب کا لباس پہنا دیا ان اعمال کے سبب سے جو وہ کرتے تھے،

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر 112)

مومنوں کیلئے عزت کی روزی ہے

قرآن:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 74)

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾

ترجمہ: پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے مغفرت ہے اور (مزید) بزرگی والی عطا ہے،
(سورۃ الحج 22، آیت نمبر 50)

نیز سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 4۔ سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر 31۔ سورۃ السبا 34، آیت 4

قرآن کی رُو سے مومن کا صاحبِ مال و دولت ہونا کوئی بُرائی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قرآن:

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا (124/20)

ترجمہ: " جس نے میرے ذِکر (احکامِ خُداوندی) سے اِعراض برتا تو بے شک اُس کی روزی تنگ ہو جائے گی۔"

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 124}

لیکن اِس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب مال و دولت تمہاری ضروریات سے زائد ہو جائے تو اُس "زائد از ضرورت " دولت کو اللہ کی راہ، میں خرچ کر دو جیسا کہ قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ ط قُلِ الۡعَفۡوَ ط (219/2)

ترجمہ: " اور آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں، آپؐ فرما دیں جو بھی تمہاری ضروریات سے زائد ہو۔"

{سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 219}

قرآن:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (32/7)

ترجمہ: ” (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کرکے آنے کا حکم دیا:

قرآن:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (31/7)

ترجمہ: ” اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

لیکن مسلمانوں کو معاشی طور پر بے دست و پا کرنے کیلئے ایسی روایات وضع کی گئیں جس سے انہیں نماز روزہ میں لگا کر دوسری قوموں کا دست نگر بنا دیا جائے۔ دنیا میں مسلمانوں کی موجودہ معاشی حالت سے معاشی استحکام کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

سونا اور ریشم حرام

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو تھیلیاں تھیں، ایک میں سونا اور ایک میں ریشم تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دونوں چیزیں میری امّت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 612)

سونے یا چاندی کے برتن استعمال کرنے والا جہنمی ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں پانی پیا تو وہ گویا جہنم کی آگ کو اپنے پیٹ میں انڈیل رہا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 632)

جو ریشم کا لباس پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم میں سے نہیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ریشم کا لباس پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم میں سے نہیں، اور جو کسی عورت کو اس کے خاوند پر خراب کرے، یا کسی غلام کو اس کے مالکوں کے خلاف کرے تو وہ بھی ہم میں سے نہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:616)

زرد رنگ کے کپڑے پہننا سنت

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرد کپڑے دیکھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:615)

باب نمبر-24

جھوٹ کی اجازت

قرآن: وَيَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰهِ مَا يَكۡرَهُوۡنَ وَتَصِفُ اَلۡسِنَتُهُمُ الۡكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الۡحُسۡنٰى ط لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمۡ مُّفۡرَطُوۡنَ (62/16)

ترجمہ : " اور وہ اللہ کیلئے ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں، اور ان کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ ان کیلئے بھلائی ہے، لازمی بات ہے کہ ان کیلئے جہنم ہے، بیشک وہ جہنم میں آگے بھیجے جائیں گے۔"

{سورۃ النحل 16 آیت 62}

قرآن: فَنَجۡعَلْ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ (61/3)

ترجمہ : " پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔"

{سورۃ آل عمران 3 آیت 61}

اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ جھوٹ کی مذمت کی ہے لیکن درج ذیل روایت میں جھوٹ کی اجازت دی جارہی ہے:

حدیث:

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی جھوٹ میں اجازت دیتے نہیں دیکھا مگر تین چیزوں میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "میں ان کو جھوٹ نہیں سمجھتا: ایک وہ شخص جو اس کے (یعنی جھوٹ) کے ساتھ لوگوں میں اصلاح کرتا ہو، ایک وہ جو جنگ میں کوئی بات کرتا ہے، تیسرا یہ کہ خاوند بیوی ایک دوسرے سے بات کریں۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 661)

باب نمبر۔25

ہبہ واپس لینا اپنی قے چاٹنا ہے

معجم صغیر للطبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ ہبہ واپس لینے والا اس طرح ہے جو اپنی قے میں لوٹتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ہبہ میں واپس آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے میں لوٹتا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:730)

صحیح بخاری میں کتاب الھبّہ کے باب نمبر 1618 کا موضوع ہے ''بیٹے کیلئے ہبّہ کرنا''۔اِس باب کے ذیل میں تحریر ایک حدیث مسلمانوں کو دعوتِ فکر دے رہی ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

حدیث:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أنهما حدثاه، عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، "أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْهُ".

ترجمہ: ''حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیرؓ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد ماجد اُنہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا تو اُسے واپس کرو۔''

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الھبّہ حدیث نمبر 2403 صفحہ نمبر 942، انٹر نیشنل نمبر 2586)

نیز

حدیث:

حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: "أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ".

ترجمہ: " ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا حصین سے، وہ عامر سے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا، تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اسی جیسا عطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔"

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الھبّہ حدیث نمبر 2404 صفحہ نمبر 942، انٹر نیشنل نمبر 2587)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور ﷺ نے ہبہ واپس کرا دیا

حدیث:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارْجِعْهُ".

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو ان کے باپ بشیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور کہا: میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ہی ایک غلام دیا ہے۔“ اس نے کہا: نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس سے بھی پھیر لے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الھبات، حدیث نمبر 4177)

(صحیح مسلم، کتاب الھبات، حدیث نمبر 4178)

(صحیح مسلم، کتاب الھبات، حدیث نمبر 4180)

(صحیح مسلم، کتاب الھبات، حدیث نمبر 4181)

حضور ﷺ نے ہبہ واپس لے لیا

حدیث:

قَالَ: قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُمَيْرٍ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَقَطَعَ لَهُ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ: أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ، إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، قَالَ: فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ، قَالَ: وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ، قَالَ: " مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ "، فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ، وَقَالَ: نَعَمْ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ.

ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے جاگیر میں نمک کی کان مانگی تو آپ نے انہیں دے دی، لیکن جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس جانے لگے تو مجلس میں موجود ایک آدمی نے عرض کیا: جانتے ہیں کہ آپ نے جاگیر میں اسے کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے جاگیر میں ایسا پانی دیا ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا ہے۔(اس سے برابر نمک نکلتا رہے گا) تو آپ نے اس سے اسے واپس لے لیا، اس نے آپ سے پوچھا: پیلو کے درختوں کی کون سی جگہ (بطور رمنہ) گھیری جائے؟ آپ نے فرمایا: ”جس زمین تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچے“ (جو آبادی اور چراگاہ سے کافی دور ہوں)۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1380)

باب نمبر۔26

عیسیٰؑ علیہ السلام میرے بعد خلیفہ ہوں گے

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ (34/21)

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے پہلے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں دی، پس اگر آپ انتقال کر گئے تو کیا وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ الانبیاء سورہ نمبر 21 آیت نمبر 34}

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قران :

وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔

اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو۔ تو ہی ان پر نگران تھا۔ (مائدہ:۱۱۸)

قران :

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔(آل عمران:۱۴۵)

اللہ تعالٰی نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے :

قرآن:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40/33)

ترجمہ: ”محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔“

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

حدیث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار! میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی یا (رسول) نہیں ہے۔ مگر وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ دجال کو قتل کر دیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے اور جنگ اپنے تمام اوزار رکھ دے گی۔ تم میں سے جس کو وہ ملیں وہ انہیں میرا اسلام پہنچا دے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 755)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ جو شخص تم میں سے زندہ رہے تو عیسیٰ بن مریم کو امام، حاکم اور عادل کے طور پر دیکھے، وہ جزیہ کو معاف کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے اور جنگ اپنے اوزار اور بوجھ رکھ دے گی، یعنی جنگ کی ضرورت نہیں رہے گی۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:836)

باب نمبر۔27

کتنے لوگ جنت میں جائیں گے ؟

اللہ نے اس امت میں سے صرف چار لاکھ لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امّت سے جنّت میں چار لاکھ آدمی داخل کرے گا۔'' توسیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں اضافہ کیجئے، توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور اتنے''،اور اپنی ہتھیلیاں اکٹھی کیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو بکر! یہ کافی ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! چھوڑیے، اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنّت میں داخل کر دے تو تم پر کیا بوجھ ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی ساری مخلوق کو صرف ایک ہتھیلی سے جنّت میں داخل کر سکتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر نے سچ کہا۔'' رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:812)

تمام مسلمان جنت میں جائیں گے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر امّت کے کچھ لوگ جہنم میں جائیں گے اور کچھ جنّت میں، مگر میری امّت پوری کی پوری جنّت میں جائے گی۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:882)

ہر مسلمان کو ایک کافر دیا جائے گا جو اس کے جہنم سے چھٹکارے کیلئے فدیہ ہو جائے گا

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“ (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: ” سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

”جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔“

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

"لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔"

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن معجم صغیر للطبرانی کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

مسلمانوں کے ہر ایک آدمی کو دوسرے ادیان کا ایک آدمی دیا جائے گا جو اس کے جہنم سے چھٹکارے کے لیے فدیہ ہو جائے گا

حدیث:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امّت مرحومہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا عذاب اس کے اپنے ہاتھ میں کر دیا ہے، جب قیامت کا دن ہو گا تو مسلمانوں کے ہر ایک آدمی کو دوسرے ادیان کا ایک آدمی دیا جائے گا جو اس کے جہنم سے چھٹکارے کے لیے فدیہ ہو جائے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:824)

باب نمبر۔28

صحابہ کے آپس کے تعلقات

قرآن میں ہے :

قرآن:

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز (54/5)

”مومن دوسرے مومنوں کیلئے نرم دل اور کافروں کیلئے سخت ہوتے ہیں۔“(مفہوم سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 54)

قرآن:

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (29/48)

ترجمہ:” مومن کفّار کیلئے سخت، مومنین کیلئے رحم دل (نرم خُو) ہوتے ہیں۔“

{مفہوم سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 29}

قرآن:

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ط لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (63/8)

" اللہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان اُلفت ڈال دی تھی۔"(مفہوم سورۃ الانفال سورہ نمبر 8آیت نمبر63)

قرآن:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (96/19)

ترجمہ:" جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، رحمٰن ان میں محبت پیدا کردے گا۔"(مفہوم سورۃ مریم سورہ نمبر19آیت نمبر96)

قرآن کی درج بالاآیات سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان پیارو محبت کا ماحول تھا جبکہ درج ذیل روایت میں اس کے متضاد بات کی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

صحابہؓ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خالد! اہلِ بدر میں سے کسی شخص کو تکلیف نہ دینا کیونکہ اگر تم اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کردو تو ان کے عمل کو نہیں پہنچ سکتے۔" تو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے برا بھلا کہتے ہیں اور میں اس کا جواب دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خالد کو تکلیف نہ دو، یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ نے کفار پر ڈال دیا ہے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:880)

باب نمبر۔29

سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی

ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

مسلمانو! کہو کہ: "ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے تمام پیغمبروں کو اُن کے رب کی طرف سے دی گئی تھی ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں"

(سورۃ البقرہ 2، آیت نمبر۔136)

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

رسول اُس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اِس رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ: "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے"

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔285)

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

اے نبیؐ! کہو کہ "ہم اللہ کو مانتے ہیں، اُس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی ہے، اُن تعلیمات کو بھی مانتے ہیں جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر نازل ہوئی تھیں اور اُن ہدایات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰؑ اور

عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو اُن کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے تابع فرمان (مسلم) ہیں"

(سورۃ آل عمران 3،آیت نمبر۔84)

قرآن کے مقابلے میں حدیث کا موقف ملاحظہ کیجئے:

ہمارا نبی سب سے بہتر ہے

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''ہمارا نبی تمام انبیاء سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے، اور ہمارا شہید تمام شہداء سے بہتر ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا حمزہ ہے، اور ہم سے ہی وہ شخص ہے جس کے دو پر ہیں، وہ جنّت میں جہاں چاہتا ہے اڑتا ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا زاد بھائی جعفر طیار ہے، اور ہم میں سے ہی اس امّت کے بچے حسن اور حسین ہیں اور وہ تیرے بیٹے ہیں، اور ہم سے ہی مہدی بھی ہوں گے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:837)

حضور ﷺ آدمؑ سے پہلے بھی نبی تھے

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدم علیہ السلام گناہ کرنے لگے جو گناہ انہوں نے کیا تھا تو اپنا سر عرش کی طرف اٹھایا اور کہا: اے اللہ! میں تجھ سے محمدّ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ ''محمدّ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور کون ہیں؟'' تو انہوں نے کہا: تیرا نام بابرکت ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اچانک وہاں یہ لکھا ہوا دیکھا: «لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ» تو میں نے جان لیا کہ جس کے نام کو تو نے

اپنے نام کے ساتھ کیا اس سے زیادہ قدر و منزلت والا تیرے نزدیک اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: ''اے آدم! تیری اولاد سے وہ آخری نبی ہیں اور ان کی امّت تیری اولاد سے تمام امتوں سے آخر میں ہو گی، اور اے آدم! اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا بھی نہ کرتا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 903)

باب نمبر۔30

گستاخ رسول کی سزا، سر تن سے جدا

حضور نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو کفار عرب نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنا شروع کر دیں، آپ کو شاعر، مجنون، کاہن اور مسحور وغیرہ کہنا شروع کر دیا، اللہ تعالٰی نے قرآن میں کفار کی اس حرکت کا ذکر کچھ اس طرح کیا:

شاعر ہونے کا الزام

قرآن:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴿٥﴾

بلکہ کہتے ہیں کہ یہ بیہودہ خواب ہیں بلکہ اس نے جھوٹ بنایا ہے بلکہ وہ شاعر ہے پھر چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔5)

مجنون ہونے کا الزام

قرآن:

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے۔

(سورۃ الصافات 37، آیت نمبر۔36)

کاہن ہونے کا الزام

قرآن:

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾

پس نصیحت کرتے رہئے آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں نہ دیوانہ ہیں۔

(سورۃ الطور 52، آیت نمبر 29)

مسحور ہونے کا الزام

قرآن:

اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (47/17)

" یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اُس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادُو کر دیا گیا ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 47}

قرآن:

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (8/25)

" اُن ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے جو جادُو زدہ ہے۔"

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 8}

اللہ نے ان گستاخان رسول کی ہرزہ سرائیوں پر ان کی مذمت میں انہیں ظالم اور گمراہ قرار دیا لیکن انہیں قتل کرنے کا حکم نہیں دیا، ملاحظہ کیجئے:

مجنون اور کاہن والے الزام کا اللہ کی طرف سے رد

قرآن:

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾

پس نصیحت کرتے رہئے آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں نہ دیوانہ ہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے ہم اس پر گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہہ دو تم انتظار کرتے رہو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

(سورۃ الطور 52،آیت نمبر 29تا31)

شاعر اور کاہن والے الزام کا اللہ کی طرف سے رد

قرآن:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾

کہ بے شک یہ (قرآن) رسول کریم کی زبان سے نکلا ہے۔ اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں (مگر) تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو۔ اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ وہ پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔

(سورۃ الحاقہ 69،آیت نمبر۔40تا43)

کفّارِ مکہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جادُو زدہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا :

مسحور والے الزام کا اللہ کی طرف سے رد

قرآن:

انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا (48/17)

" دیکھیں تو سہی آپؐ کیلئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں، اب تو راہ پانا اِن کے بس میں نہیں رہا۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 48}

دوسری جگہ فرمایا :

قرآن:

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا (9/25)

" خیال تو کیجیے کہ یہ لوگ آپؐ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں، پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آسکتے۔"

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 9}

قرآن کی اس رہنمائی کے برعکس واضعین روایات نے گستاخ رسول کی سزا موت مقرر کی ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو نبی کو گالی دے اسے قتل کر دیا جائے، اور جو صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 928)

باب نمبر۔31

دنیا میں ایک مسافر کی طرح رہو

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کا کچھ حصہ پکڑا اور فرمایا: ''اے عبداللہ! دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے سے گزرنے والے ہو، اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:988)

دنیا حقیر ہے

سیدنا مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ کی قسم! تمام دنیا اوّل سے آخر تک آخرت کے مقابلے میں اتنی بھی نہیں کہ کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کیا لگا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1008)

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے مختصر سے عرصے میں بہت بڑے علاقے پر اللہ کا نازل کردہ فلاحی نظام نافذ کر دیا تھا۔ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی اثر انگیزی کو روکنے کیلئے عالمِ کُفر نے اپنا پورا زور لگا دیا، جس کی ایک کڑی یہ تھی کہ مسلمانوں کے دلوں میں دنیا سے نفرت پیدا کر دی جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی روایتیں بآسانی مل جاتی ہیں جن میں کہا جاتا ہے کہ دنیا ایک مرِدار ہے اور اس کے طلب کرنے والے کتے ہیں وغیرہ۔ مذکورہ بالا روایتیں بھی ان کی ایک مثال ہے جن میں دنیا سے نفرت کا درس ملتا ہے جبکہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے :

قرآن:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط (32/7)

ترجمہ: ’’آپ فرمادیں کہ دنیاوی زینت کی چیزوں کو کون حرام قرار دے سکتا ہے۔ یہ یہاں بھی مومنوں کو ملیں گی اور آخرت میں تو صرف انہیں کیلئے مخصوص ہوں گی۔‘‘

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

قرآن:

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (64/10)

ترجمہ: ’’جو لوگ ایمان لائے اور احکاماتِ خداوندی کی پیروی کی، ان کیلئے دنیا میں اور آخرت میں خوشگواریاں ہیں، یہ بڑی کامیابی ہے۔‘‘

{سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 64}

قرآن میں بہت سی آیات موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی خوشگواریاں مومنین کیلئے ہیں مثلاً :

قرآن:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (201-200/2)

ترجمہ: ’’بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ

نہیں۔اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا یں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 200 تا 201}

قرآن:

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ط قَالَ عَذَابِيٓ اُصِيبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ج وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ (156/7)

ترجمہ: ’’اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے، بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کیا، اس نے فرمایا میں اپنا عذاب جس کو چاہوں دوں، اور میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے، سو میں وہ عنقریب لکھ دوں گا اُن کیلئے جو ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔‘‘

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 156}

قرآن:

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ط قَالُوْا خَيْرًا ط لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ط وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ط وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ (30/16)

ترجمہ: ”اور پرہیزگاروں سے کہا گیا تمہارے ربّ نے کیا اُتارا وہ بولے بہترین (کلام) جن لوگوں نے بھلائی کی ان کیلئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت کا گھر (سب سے) بہتر ہے، اور کیا خوب ہے پرہیزگاروں کا گھر۔“ (سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 30)

قرآن:

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ (51/40)

ترجمہ: ”بے شک ہم ضرور مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور (اس دن بھی) جس دن گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔“

{سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 51 }

قرآن:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۔ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ج وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (32-30/41)

ترجمہ: ”بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ تم خوف کھائو اور نہ غمگیں ہو، اور تم اس جنت پر خوش ہو جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے رفیق تھے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) اور تمہارے لیے اس میں (موجود ہے) جو تمہارے دل چاہیں، اور تمہارے لیے اس میں (موجود ہے) تم مانگو گے۔ یہ ضیافت ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔“ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 30 تا 32)

اسلام صرف اس صورت میں دنیا کو حقیر قرار دیتا ہے جب انسان حیاتِ اُخروی کو پسِ پشت ڈال کر دنیاوی مفاد کو اپنی زندگی کا مقصد بنالے چنانچہ قرآن میں ہے :

قرآن:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (86/2)

ترجمہ: ''یہی لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی، سو ان کیلئے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 86)

قرآن:

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (74/4)

ترجمہ: ''وہ لوگ جو دنیا کی زندگی بیچتے ہیں آخرت کے بدلے اور جو اللہ کے راستے میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے ہم عنقریب اسے بڑا اجر دیں گے۔'' {سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 74)

قرآن:

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ (3/14)

ترجمہ: ''جو دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں آخرت پر، اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں یہی لوگ دُور کی گمراہی میں ہیں۔'' {سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 3)

قرآن:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ‌ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ (107/16)

ترجمہ: ''یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر پسند کیا اور یہ کہ اللہ ہدایت نہیں دیتا کافر لوگوں کو۔''

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 107}

قرآن:

فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى (79/37-39)

ترجمہ: ''پس جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو یقیناً اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

{سورۃ النازعٰت سورہ نمبر 79 آیت نمبر 37 تا 39}

قرآن:

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۖ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى (87/16-17)

ترجمہ: ''بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور (جبکہ) آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔''

{سورۃ الاعلیٰ سورہ نمبر 87 آیت نمبر 16 تا 17}

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر۔32

میری امّت کا عذاب ان کی دنیا میں ہی پورا ہو جائے گا

قرآن کی بیسیوں آیات میں عذاب آخرت کا ذکر موجود ہے، مثلاً:

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ

جن لوگوں نے کفر و انکار کی روش اختیار کی ہے انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں سخت سزا دوں گا اور وہ کوئی مدد گار نہ پائیں گے

(سورۃ آل عمران 3،آیت نمبر۔56)

جبکہ درج ذیل حدیث میں امت مسلمہ کو عذاب آخرت سے مستثنیٰ قرار دیا جا رہا ہے:

حدیث:

سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امّت کا عذاب ان کی دنیا میں ہی پورا ہو جائے گا۔''

(معجم صغیر للطبرانی،حدیث نمبر:1039)

باب نمبر۔33

خود عمل کرو یا نہ کرو، دوسروں کو نیکی کی دعوت دو

اللہ کا فرمان ہے کہ وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟

(سورۃ الصف 61،آیت نمبر۔2)

كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں

(سورۃ الصف 61،آیت نمبر۔3)

قرآن کے مقابلے میں حدیث کا موقف ملاحظہ کیجئے:

اسی سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جب تک ہم تمام نیک اعمال پر خود عمل نہ کریں اسکی طرف دعوت بھی نہ دیں، اور جب تک تمام برائی سے باز نہ آئیں اس سے منع بھی نہ کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں! بلکہ تم اگرچہ نیکی پر عمل نہ بھی کرو تب بھی اسکا حکم ضرور دو، اور اگرچہ برائی سے اجتناب نہ بھی کرو تب بھی لوگوں کو اس سے منع کرو۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:656)

باب نمبر-34

بخار

بخار کیا ہے؟

بخار جسم کا درجہ حرارت ہے جو معمول سے زیادہ ہے-اسے زیادہ درجہ حرارت،ہائپر تھرمیا، یا پائریکسیا بھی کہا جاتا ہے،اور یہ عام طور پر اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا جسم آپ کو انفیکشن سے صحت مند رکھنے کے لیے کام کر رہا ہے- عام جسمانی درجہ حرارت ہر ایک کے لیے مختلف ہوتا ہے، لیکن وہ 97 سے 99 کے درمیان ہوتا ہے- 100.4 یا اس سے زیادہ درجہ حرارت کو بخار سمجھا جاتا ہے-

آپ کے دماغ کا ایک حصہ جسے ہائپو تھیلمس کہتے ہیں آپ کے جسم کے درجہ حرارت کو کنڑول کرتا ہے- انفیکشن، بیماری، یا کسی اور وجہ کے جواب میں، ہائپو تھیلمس جسم کو زیادہ درجہ حرارت پر سیٹ کر سکتا ہے- لہذا جب بخار آتا ہے، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے جسم میں کچھ چل رہا ہے- دوسری طرف بخار کے متعلق حدیث میں کیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

بخار میری امّت کے لیے جہنم کا حصہ ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو گم پایا جس کے ساتھ آپ بیٹھا کرتے تھے، فرمانے لگے: ''مجھے فلاں آدمی نظر نہیں آیا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اس کو بخار ہو گیا ہے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اٹھو، ہم ان کی بیمار پرسی کرنے جا رہے ہیں-'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے جب اس کے پاس پہنچے تو لڑکا

رونے لگا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”رو نہیں، جبریل نے مجھے بتایا ہے کہ بخار میری امّت کے لیے جہنم کا حصہ ہے (جو انہیں دنیا میں ہی مل جاتا ہے)“۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1137)

باب نمبر۔35

غلطی کرنے سے درجے بلند

ارشاد باری تعالٰی ہے کہ جس نے برے کام کئے اسے اس کا برابدلہ دیا جائے گا،قرآن میں اس مفہوم کی بیسیوں آیات موجود ہیں،ذیل میں ایک آیت پیش کی جاتی ہے اوراس کے ساتھ چند مزید حوالہ جات پیش کئے جارہے ہیں:

بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

جو بھی بدی کمائے گااور اپنی خطاکاری کے چکر میں پڑارہے گا،وہ دوزخی ہے اور دوزخ ہی میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

(سورۃالبقرۃ2،آیت نمبر۔81)

مزید حوالہ جات:

(سورۃالبقرۃ2،آیت نمبر۔39)

(سورۃالبقرۃ2،آیت نمبر۔257)

(سورۃالمائدہ5،آیت نمبر۔10)

(سورۃالمائدہ5،آیت نمبر۔86)

(سورۃالانفال8،آیت نمبر۔36)

(سورۃالانفال8،آیت نمبر۔52)

(سورۃ یونس 10، آیت نمبر۔4)

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔57)

(سورۃ العنکبوت 29، آیت نمبر۔23)

(سورۃ العنکبوت 29، آیت نمبر۔52)

(سورۃ الفاطر 35، آیت نمبر۔7)

(سورۃ الفاطر 35، آیت نمبر۔36)

(سورۃ الزمر 39، آیت نمبر۔63)

(سورۃ الجاثیہ 45، آیت نمبر۔11)

(سورۃ محمد 47، آیت نمبر۔8)

(سورۃ محمد 47، آیت نمبر۔12)

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔19)

(سورۃ التغابن 64، آیت نمبر۔10)

درج بالا آیات میں اللہ کا فرمان ہے کہ جو بھی برے کام کرے گا اس کو اس کی سزا ملے گی جبکہ معجم صغیر کی درج ذیل حدیث میں کہا جا رہا ہے کہ غلطی کرنے والوں کے درجے بلند کئے جائیں گے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اللہ پر یہ گواہی دیتا ہوں کہ عقل مند شخص جب لغزش کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اور اونچا کرتا ہے، پھر جب وہ پھسلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اونچا کرتا ہے، پھر اگر وہ پھسل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتے ہیں یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1031)

باب نمبر۔36

تیری ماں تجھے گم پائے

قرآن میں ہے کہ کسی کو برے ناموں سے مت پکارو لیکن درج ذیل روایات میں قرآن کی اس آیت کی مخالفت کی جا رہی ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔

(سورۃ الحجرات 49،آیت 11)

حدیث:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک آدمی اپنی قوم کی حمایت کرتا ہے اور اپنے ساتھیوں کا دفاع کرتا ہے، کیا اسے بھی اور لوگوں کی طرح حصہ ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ''اے اُمّ سعد کے بیٹے! تیری ماں تجھے گم پائے، تم تو اپنے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیے جاتے ہو اور مدد کیے جاتے ہو۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 993)

باب نمبر۔37

عذاب قبر

انسان کے مرنے کے فوراً بعد اس کے جسم میں تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو کہ زندہ لوگوں کی زندگی اور صحت کیلئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے لٰہذا دنیا کے تمام مذاہب اور کمیونٹیز کے ہاں لاش کو ڈسٹر وئے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔ اسلام نے لاش کو دفن کرنے کا طریقہ اپنایا ہے۔ جہاں تک عذاب قبر کا تعلق ہے تو قرآن کی مجموعی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں کیونکہ جس لاش کو دفن کیا جاتا ہے اس میں احساس و شعور نہیں ہوتا، قرآن میں ہے کہ انسان نے مرنے کے بعد قیامت کے دن اگلی زندگی کیلئے اٹھنا ہے:

قرآن:

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بیشک تم اس (زندگی) کے بعد ضرور مرنے والے ہو، پھر بیشک تم قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23،آیت نمبر۔15تا16)

قرآن میں قبر یا قبور کا جو ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مردے قبروں سے اٹھیں گے تو یہ بات سمجھانے کا تشبیہی و تمثیلی انداز ہے جو کہ قرآن کے اسلوب بیان میں سے ایک انداز ہے لیکن معجم صغیر للطبرانی میں اس ضمن میں کیا کچھ کہا گیا ہے ؟ ملاحظہ کیجئے:

جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے اس کو قبر کا عذاب نہیں ہوتا

سیدنا خالد بن عرفطہ عذری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ''جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے اس کو قبر کا عذاب نہیں ہوتا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 342)

باب نمبر۔38

اختلاف امت ضرور ہوگا

قرآن حکیم میں اللہ کا فرمان ہے:

قرآن:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۔(3/103)

سب مل کر اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

(سورۃ آل عمران 3،آیت 103)

قرآن:

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ‌ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ (30/32)

اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے دین میں فرقہ بازی کی اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم 30،آیت 32)

قرآن:

اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ (6/159)

بے شک جن لوگوں نے فرقہ بازی کی اور خود بھی کسی فرقے سے متعلق ہو گئے(اے نبی ﷺ)آپؐ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔

(سورۃالانعام6،آیت159)

قرآن:

وَالَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّ کُفۡرًا وَّتَفۡرِیۡقًۢا بَیۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ(9/107)لَا تَقُمۡ فِیۡہِ اَبَدًا (9/108)

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجدِ ضرار بنائی کفر کرنے کیلئے اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے۔آپؐ اُس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا۔

(سورۃالتوبہ9،آیت107،108)

اللہ نے فرقہ بندی سے منع فرمایاہے لیکن مسلمانوں کو باہم بر سرِپیکار رکھنے کیلئے ایسی ایسی روایتیں گھڑی گئیں جن سے ثابت ہوتاہے کہ مسلمانوں کافرقوں میں تقسیم ہونا گویااللہ کامقصود ومنشاہے:

حضور ﷺ کی دعارد،آپس میں لڑتے رہیں گے

سیدناانس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں،اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطافرمادیں اورایک نہیں دی۔میں نے سوال کیاکہ میری امّت پر کوئی غیر قوم بطورِ دشمن مسلط نہ کی جائے،اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عنایت فرمادی۔دوسرا سوال میں نے یہ کیاکہ وہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ فرمائے،اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی عطافرمادی۔تیسری دعایہ تھی کہ انہیں آپس میں اختلاف سے بچائے،مگر یہ دعااللہ تعالیٰ نے قبول نہ فرمائی۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 763)

باب نمبر۔39

اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ کام تعمیر کا کام ہے

مسلمانوں کو بے گھر و پسماندہ رکھنے کیلیئے درج ذیل قسم کی روایتیں گھڑی گئیں حالانکہ حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ نے بھی تعمیر کا کام کیا تھا:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے) کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے، بیشک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے،

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔127)

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

اور (وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے بیت اللہ (یعنی خانہ کعبہ کی تعمیر) کی جگہ کا تعین کر دیا (اور انہیں حکم فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا اور میرے گھر کو (تعمیر کرنے کے بعد) طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجود کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھنا،

(سورۃ الحج 22،آیت نمبر۔26)

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لئے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک (صاف) کر دو،

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔125)

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو تعمیر کے کام میں لگا دیتے ہیں

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے لیے اینٹ اور مٹی میں برکت پیدا کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اس میں تعمیر کا کام شروع کر دیتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 1061)

باب نمبر۔40

تقدیر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس بات کو متعدد مقامات پر دہرایا ہے کہ انسان، جنت میں صرف اپنے اچھے اعمال کی بنیاد پر جائے گا۔ چند قرآنی حوالہ جات ملاحظہ ہوں :

قرآن:

سورۃالانعام سورہ نمبر6آیت نمبر 127

سورۃالنحل سورہ نمبر16آیت نمبر 32

سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر 72

سورۃالاحقاف سورہ نمبر46آیت نمبر 14

سورۃالاحقاف سورہ نمبر46آیت نمبر 16

سورۃالطور سورہ نمبر52آیت نمبر 19

سورۃالواقعہ سورہ نمبر56آیت نمبر 24

سورۃالحاقہ سورہ نمبر69آیت نمبر 24

سورۃالدھر سورہ نمبر76آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیہ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

لیکن معجم صغیر للطبرانی کی درج ذیل احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ منسوب کیے جارہے ہیں کہ انسان اچھے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا بلکہ یہ خدا کی مرضی پر منحصر ہے، جس پر وہ اپنا فضل اور رحمت کرے گا صرف وہی جنت کا حقدار ہوگا۔ لیجیے مذکورہ حدیث آپ بھی پڑھیے :

نیک بخت یا بد بخت، رزق، عمر سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نطفہ پیٹ میں ٹھہر جائے تو چالیس دن نطفہ رہتا ہے، پھر چالیس دن علقہ (لوتھڑا) رہتا ہے، پھر چالیس دن مضغہ (گوشت کی بوٹی) رہتا ہے، پھر چالیس دن میں ہڈیاں بنتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان ہڈیوں پر گوشت پہناتا ہے۔ پھر فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرماتا اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ نیک بخت ہے یا بد بخت؟ تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے رب! اس کی موت کا وقت، رزق اور عمر کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرتے ہیں اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:16)

انسان جو عمل بھی کرتا ہے وہ پہلے سے لکھا ہوا ہے

سیدنا عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (وہ صحابہ سے تھے) کہ آدمی جہنّمیوں سے اعمال کرتا رہتا ہے، پھر اس کے لیے اہلِ جنّت کے راستوں میں سے ایک راستہ کھل جاتا ہے تو وہ ان جیسے عمل کرتا ہے حتٰی کہ انہیں اعمال پر فوت ہو جاتا ہے، اور یہ اس کے مقدر میں ہوتا ہے۔

اور ایک آدمی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنا کچھ وقت اہلِ جنّت جیسے عمل کرتا ہے، پھر اس کے لیے اہلِ جہنّم کا راستہ سامنے آجاتا ہے، تو وہ ایسے ہی اعمال کرنے لگتا ہے، یہاں تک وہ انہیں اعمال پر مر جاتا ہے اور یہی اعمال اس کے لیے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:31)

جنت دوزخ پہلے سے لکھی ہوئی ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جنّت کو پیدا فرمایا تو اس میں رہنے والے قبیلے اور خاندان بھی پیدا کیے، نہ ان میں اضافہ ہوگا اور نہ ان میں کمی کی جائے گی۔'' ایک آدمی کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر عمل کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عمل کرو، بے شک ہر آدمی کے لیے اس رستے کی طرف آسانی کی گئی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:41)

نیک بخت یا بد بخت پہلے سے لکھا ہوا ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور وہ بہت سچے تھے: ''تمہاری پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس دن اکٹھی کی جاتی ہے، پھر وہ ایک خون کا لوتھڑا بن جاتا ہے، پھر اتنا عرصہ وہ گوشت کی بوٹی بنتا ہے، پھر فرشتہ آتا ہے تو یہ یہ لکھ دیتا ہے کہ یہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے اور مذکر ہے یا مؤنث ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:19)

نیک بخت ہونا پہلے سے لکھا ہوا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں نیک بخت ہو گیا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 47)

جنت جہنم، نیک بختی اور بد بختی پہلے سے لکھی ہوئی ہے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی کے ساتھ زمین کرید رہے تھے، پھر سر اٹھایا اور فرمایا: ''ہر ذی روح جاندار کی جگہ جنّت اور جہنّم میں لکھی ہوئی ہے، نیز اس کا نیک بخت اور بد بخت ہونا بھی۔'' تو ایک شخص کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم عمل کرو، کیونکہ ہر آدمی کے لیے وہ راہ آسان کر دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا۔ نیک بخت لوگ نیک بختی کی راہ کے لیے آسان کئے جاتے ہیں، اور بد بخت لوگ بد بختی کی طرف آسان کئے جاتے ہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: «﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ • وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾» (اللیل: ٥ تا ٦) ''جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 55)

رزق پہلے سے لکھا ہے

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو پھر بھی وہ اس کو پا لیتا ہے، جس طرح موت ضرور پا لیتی ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 635)

تقدیر

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا: ”سب سے بڑی چیز جس کے متعلق میں اپنی امّت سے ڈر رہا ہوں وہ آسمانی ستاروں کی منازل سے پانی طلب کرنا ہے، اور بادشاہ کے ظلم اور تقدیر کو جھٹلانے سے ڈرتا ہوں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:9)

تقدیر کے منکر اس امت کے مجوسی ہیں

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی تقدیروں کے منکر اور تکذیب کرنے والے اس امّت کے مجوسی ہیں، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو، اگر تمہیں ملیں تو انہیں سلام نہ کرو، اگر یہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:17)

تقدیر کے منکر اس امت کے مجوسی ہیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخر زمان میں کچھ لوگ تقدیر کو جھٹلا دیں گے، یہ لوگ اس امّت کے مجوسی ہوں گے، اگر وہ بیمار ہوں جائیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں بھی شریک نہ ہوں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:49)

تقدیر

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ لوگ جنّت کے لیے ہیں اور یہ لوگ جہنّم کے لیے ہیں۔ پھر لوگ الگ الگ ہوں گے اور وہ تقدیر میں اختلاف نہ کریں گے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 23)

جو تقدیر پر ایمان نہ لائے وہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود ڈھونڈ لے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ایمان نہ رکھے اور اللہ کی تقدیر پر ایمان رکھتا ہو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود ڈھونڈ لے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 51)

تقدیر کو جھٹلانا شرک ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی قوم بھی اس وقت تک ہلاک نہیں ہوتی جب تک وہ شرک نہ کرے، اور جو قوم بھی شرک کرتی ہے تو اس میں سے پہلا شرک تقدیر کو جھٹلانا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 61)

اپنی قسمت پر خوش رہو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابوہریرہ! جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں لکھا ہے اس پر خوش رہو تو تم تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے، اور تم پرہیزگار بن جاؤ تو اللہ کے عبادت گزار بندے بن جاؤ گے، اور جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو تم مومن ہو جاؤ

گے، اور اپنے ہمسائے سے ہم سائیگی اچھی رکھو تو تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ بہت ہنسنے سے بچو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے، اور قہقہہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اور مسکرانا اللہ کی طرف سے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1052)

باب نمبر۔41

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کردی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالٰی، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ لا وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ج وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: "جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔" (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَاب (195/3)

ترجمہ: " سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔"

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

"جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔"

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

”لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلیئے عملِ صالح کریں۔“

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 3 4 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن معجم صغیر للطبرانی کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

کلمہ پڑھنے سے جنت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں، اور محمدّ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، تو وہ شخص جنّت میں داخل ہو گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:45)

پانچ کام کرنے سے جنت

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص پانچ کام اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے کرے گا وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔(۱) جو شخص پانچ نمازوں کی ان کے وضو، رکوع و سجود سمیت حفاظت کرے گا تو وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔(۲) دل کی خوشی کے ساتھ اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرے۔(۳) جو شخص راستے کی طاقت ہوتے ہوئے بیت اللہ کا حج کرے۔(٤) رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ (٥) اور امانت ادا کرے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:46)

تمام علما کے گناہ معاف کر کے جنت میں بھیج دیا جائے گا

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے روز علماء کو اٹھائے گا پھر فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے تمہیں اس لیے علم نہیں دیا کہ تمہیں عذاب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:82)

یہ پڑھنے سے فرشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوہریرہ! جب وضو کرو تو کہو «بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ» ''اللہ کے نام سے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔'' تیرے محافظ فرشتے تیرے اس وضو سے بے وضو ہونے تک بلکل آرام نہیں کرتے، بلکہ نیکیاں لکھتے ہی رہتے ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:98)

دو رکعات پڑھنے سے جنت

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین دفعہ اعضاو ضو کو دھویا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے وضو کی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جس نے میری طرح وضو کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی کہ اس دوران دل میں بغیر خیر کے کوئی برا وسوسہ نہ لائے تو اس کے اگلے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:130)

وضو کرنے سے تمام گناہ معاف

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان شخص وضو کرے اور اپنے ہاتھ دھوئے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ دور ہو جاتے ہیں جن کا اس کے ہاتھوں نے ارتکاب کیا۔ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس کی آنکھوں نے دیکھے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کو اس کے کانوں نے سنا ہو۔ جب پاؤں کو دھوتا ہے تو جن گناہوں کی طرف اس کے قدم چل کر گئے وہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر نماز کی طرف اٹھتا ہے تو وہ اس کے لیے فضیلت ہوتی ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:146)

چالیس دن اذان دینے سے جنت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دی، اس نے کہا: عبداللہ! تم مجھے کس بات کی خوشخبری دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "قیامت کے دن بلال ایک ایسی سواری پر آئے گا جس کا کجاوہ سونے کا اور لگام موتیوں اور یاقوت کی ہوگی، اور اس پر جھنڈا لگا ہوا ہوگا جس کے پیچھے سارے مؤذن ہوں گے، تو وہ ان کو جنّت میں داخل کر دے گا، یہاں تک کہ وہ اس آدمی کو بھی داخل کر دے گا جس نے اللہ کی رضامندی کے لیے 40 دن اذان کہی۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:156)

جس نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی اللہ کے لیے مسجد بنائی وہ جنتی ہے

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر بھی اللہ کے لیے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:172)

مسجد بنانے سے جنت

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:174)

نماز چاشت پڑھنے سے جنت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنا دیتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 249)

یہ دعا پڑھنے سے گناہ معاف

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی: «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ» ”میں مغفرت مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، جو زندہ ہے اور ہر چیز کا نگہبان ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں“، تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ جنگ سے بھاگا ہو۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 290)

مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھنے سے گناہ معاف

سیدنا محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کیں تو میں نے کہا: ابا جان! یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرتے تھے اور فرماتے: ”جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ جیسے ہوں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 296)

نماز فجر سے جنت

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنے دادے سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”جو شخص بھی صبح کی نماز ادا کرے پھر وہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو اس کا یہ عمل اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:327)

گناہ سر پر ہوتے ہیں، سجدہ کرنے سے گر جاتے ہیں

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر ہوتے ہیں، جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گر پڑتے ہیں، جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:329)

یہ کلمہ پڑھنے سے جنت

سیدنا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مرنے کے وقت «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» پڑھ لے گا اس کو آگ نہیں کھا سکے گی۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:340)

حرم میں مرنے سے جنت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دونوں حرم والی زمینوں میں سے کسی زمین میں مر جائے تو وہ قیامت کے دن امن والا اٹھایا جائے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 354)

جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جن دو مسلمان خاوند بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحمت سے جنّت میں داخل فرمائے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 357)

والدین کی قبر کی زیارت کرنے سے جنت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کی تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسے نیکی کرنے والا لکھ دیا جاتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 359)

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میری محبت ان لوگوں کے لیے ثابت ہو جاتی ہے جو میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کے لیے بھی میری محبت محقق ہو جاتی ہے جو میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے

سے تعاون کرتے ہیں، اور کوئی مومن مرد یا عورت اپنی صلبی اولاد میں سے تین بچے جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں، آگے بھیج دیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحمت سے جنّت میں داخل کر دے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 363)

مہمان کو تکیہ دینے سے سابقہ گناہ معاف

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا عمر بن الخطاب، سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تو انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تکیہ رکھا، تو انہوں نے کہا: اے ابو عبداللہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس مؤمن کے پاس اس کا مسلمان بھائی آئے تو وہ اس کے لیے تکیہ بطورِ اعزاز و تعظیم رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 706)

اپنے بھائی کا ستر چھپانے پر جنت

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اپنے کسی بھائی کا ستر دیکھا پھر اسے چھپا دیا، وہ جنّت میں داخل ہو گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 736)

یہ دعا پڑھنے سے سابقہ تمام گناہ معاف

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کلمات سکھائے کہ جب وہ اپنے بستر کی طرف جائے تو وہ اس طرح کہے: ''«اَللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً مِنْكَ، وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.» ''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف موڑ دیا، اور اپنی پیٹھ تیرے سپرد کر دی، اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، اور اپنی جان بھی تیرے حوالے کر دی، تجھ سے ڈرتے ہوئے، اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے، کوئی تجھ سے جائے پناہ اور جائے نجات تیرے بغیر نہیں ہے، میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا ہوں اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر بھی ایمان لایا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اگر وہ اسی رات موت کا شکار ہو جائے تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 933)

یہ پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو ان کو پڑھے تو تیرے گناہ معاف کر دیے جائیں: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 944)

یہ کلمات پڑھنے سے جنت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا: ''اپنی ڈھال لے لو۔'' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی دشمن آگیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی جہنم سے ڈھال لے لو۔ یہ کلمات پڑھا کرو: «سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» یہ کلمات قیامت کے روز آگے سے، پیچھے سے نجات دینے والے اور باقی رہنے والے اچھے کلمات ہوں گے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 945)

یہ پڑھنے سے گناہ معاف

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! کیا میں تجھے ایک دعا نہ سکھاؤں کہ جس کو تو اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اگرچہ تو بخشا ہوا بھی ہو تو اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔'' میں نے کہا: ضرور بتائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْكَرِيْمُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 959)

یہ پڑھنے سے گناہ معاف

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں تو جاہلیت کی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم ایسی مجالس میں بیٹھو جن سے اپنی جانوں کا خوف ہو تو اٹھتے وقت یہ دعا کرو: «سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ.» اس سے تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے جو تم نے کیے ہوں گے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:968)

کلمہ شہادت سے گناہ معاف

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: میں نے کوئی بھی گناہ چھوٹا ہو یا بڑا نہیں چھوڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تو اللہ کے بغیر کسی کے معبود نہ ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ چیز ان سب پر غالب آجاتی ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:977)

کسی کو مسلمان کرنے سے جنت

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے ہاتھ پر کوئی ایمان لے آئے اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1006)

کانٹا چبھنے سے دس برائیاں دور

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”مسلمان کو اگر کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں دور کر دیتا ہے اور دس درجے بلند کر دیتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1014)

تنگدست کوڈھیل دینے سے جنت

سیدناحذیفہ بن الیمان، سیدناعقبہ بن عمرواور سیدناابومسعودانصاری رضی اللہ عنہم تینوں آپس میں ملے توان میں سے کسی ایک نے دوسرے کو کہا کہ جوتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے وہ بیان کروتوان میں سے ایک نے یہ حدیث بیان کی اور دوسرے نے اس کی تصدیق کی۔حدیث یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک آدمی کولا کراللہ کے آگے کھڑا کردیا جائے گا تواللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: ''تونے مرنے کے بعداپنے پیچھے کونسا عمل چھوڑا تھا؟'' تووہ کہے گا:اے اللہ! میں لوگوں سے خریدوفروخت کرتا تھا،جب میں کسی تنگ دست سے معاملہ کرتا تواس کوڈھیل دے دیتا۔تواللہ تعالیٰ فرمائے گا:''میں تواپنے بندے سے تجاوز کرنے کا زیادہ حقدار ہوں''، پھر اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیں گے۔''جب یہ حدیث ایک صحابی نے بیان کی تودوسرے نے کہا:ہاں! تونے سچ کہا،اسی طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی،حدیث نمبر:1063)

سورۃ یٰسین پڑھنے سے جنت

سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رات یادن کسی وقت بھی سورۂ یٰسین کواللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھااس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی،حدیث نمبر:1104)

سورۃ تبارک پڑھنے سے جنت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید کی ایک سورت جو صرف تیس آیات پر مشتمل ہے اپنے پڑھنے والے کے متعلق جھگڑے کرے گی یہاں تک کہ اس کو جنّت میں داخل کر دے گی، وہ سورۂ تبارک ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1106)

ہر روز پچاس دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھنے سے جنت

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے روز پچاس دفعہ سورۃ «﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾» پڑھی اسے قیامت کے دن اپنی قبر سے آواز دی جائے گی: اے اللہ کی تعریف کرنے والے! اٹھ اور جنّت میں داخل ہو جا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1132)

تین دن بیمار رہنے سے سابقہ گناہ معاف

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''جو کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے تو وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے، جب اس کے پاس بیٹھا تو رحمت نے اس کو ڈھانپ لیا۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے تو میں نے عرض کیا: یہ بیمار پرسی کرنے والے کے لیے ہے تو بیمار کے لیے کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی تین دن تک بیمار رہے تو گناہوں سے اسی طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کو اس کی ماں نے جنا ہو۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1144)

جس نے چھوٹے بچے کی لاالہ الااللہ کہنے تک پرورش کی تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب نہیں لے گا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جس نے چھوٹے بچے کی لا الہ الااللہ کہنے تک پرورش کی تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب نہیں لے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1168)

جس نے مسجد بنائی وہ جنتی

اسی سند سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے لیے مسجد بناتا ہے، اللہ اس کے لیے جنّت میں گھر بنا دیتے ہیں۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:166)

غسل جنابت کرنے سے چھوٹا بڑا گناہ ختم ہو جاتا ہے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے تشریف لائے تو میں اس وقت آٹھ سال کا تھا، تو میری ماں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے علاوہ انصار کے مردوں اور عورتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے پیش کئے گئے، مگر میرے پاس تو کوئی ایسا تحفہ نہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کروں، ہاں میرے پاس یہ ایک میرا بیٹا ہے، اس کو آپ قبول فرمالیجئے، آپ جو بھی فرمائیں گے یہ آپ کی خدمت بجالائے گا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے نہیں مارا، اور نہ ہی کبھی گالی دی، اور نہ کبھی ماتھے پر شکن ڈالی، سب سے بہتر جو وصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی یہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیٹا! میرا بھید چھپا

کر رکھنا تو تو مؤمن ہو جائے گا۔'' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کبھی کسی کو نہیں بتایا، یہاں تک کہ اپنی ماں کو بھی نہیں بتایا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کے متعلق پوچھتیں تو میں انہیں بھی نہیں بتاتا، اور میں نے کبھی کسی کو نہیں بتایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''بیٹا! وضو مکمل کرو تیری عمر میں اضافہ ہو گا، اور تیرے فرشتے محافظ و نگہبان تجھ سے محبت کریں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹا! اگر طاقت رکھتے ہو کہ باوضو ہو کر سو جاؤ تو اس طرح ضرور کرو کیونکہ جس کو باوضو حالت میں موت آ جائے تو اسے شہادت کا مرتبہ ملے گا۔'' پھر فرمایا: ''اگر ہمیشہ نماز ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو ضرور پڑھو کیونکہ فرشتے ہمیشہ تم پر رحم کی دعا کرتے رہیں گے جب تک تم نماز پڑھتے رہو گے۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے بچو کیونکہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا ہلاکت ہے، اگر ضروری ہو تو نفل میں کر لو، فرض نماز میں ایسے نہ کرنا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رکوع کرو تو اپنی ہتھیلی کو اپنے گھٹنوں پر رکھو، اور اپنی انگلیاں کھول کر رکھو، اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے علیحدہ رکھو، جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ جانا چاہیے، کیونکہ جو شخص رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! جب سجدہ کرو تو مرغ کی طرح ٹھونگے نہ مارو، اور اس طرح نہ بیٹھو جس طرح کتا بیٹھتا ہے، اور درندے کی طرح اپنی کلائیوں کو بچھاؤ بھی نہیں، اور اپنے پاؤں کی پشت کو زمین پر بچھا دو، اور اپنے سرین اپنی ایڑیوں پر رکھو، کیونکہ اس طرح نماز ادا کرنا تیرے حساب کو قیامت کے روز تجھ پر آسان کر دے گا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹا! جنابت کا غسل اچھی طرح کرو، جب تم غسل خانے سے باہر آؤ گے تو تم پر کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ باقی نہ رہے گا۔'' میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، غسل میں مبالغہ کرنا اور اچھی طرح کرنا کیسے ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے بالوں کی جڑوں کو تر کرو، اور جسم کو صاف کرو۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! اگر تم اپنی نفلی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے مخصوص کر سکو تو ضرور کرو کیونکہ اس طرح تمہارے گھر میں خیر و برکت

بہت زیادہ ہو جائے گی۔‘‘ پھر فرمایا: ’’بیٹا! جب اپنے گھر میں آؤ تو ان کو سلام کہو، یہ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہو گی۔‘‘ پھر فرمایا: ’’بیٹا! جب تم اپنے گھر سے نکلو تو اہلِ قبلہ سے جس پر بھی آپ کی نظر پڑے تو اس کو سلام کہو، اس طرح تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو گا۔‘‘ پھر فرمایا: ’’بیٹا! اگر تم اپنی صبح و شام اس طرح بنا سکو کہ تمہارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا کھوٹ نہ ہو تو ضرور کرو۔‘‘ پھر فرمایا: ’’بیٹا! جب تم گھر سے نکلو تو تمہاری نظر اہلِ قبلہ سے جس پر بھی پڑے تم اسے اپنے سے افضل اور برتر سمجھو۔‘‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بیٹا! میری وصیت کی حفاظت کرنا، اور موت سے زیادہ پیاری چیز تیرے نزدیک اور کوئی نہیں ہونی چاہیے۔‘‘ پھر فرمایا: ’’بیٹا! یہ میری سنت ہے، اور جو شخص میری سنت کو زندہ کرے گا تو گویا اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہو گا۔‘‘

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 893)

جو زمین سے کاغذ اٹھالے جس پر اللہ کا نام لکھا ہو تو اس کے والدین سے عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے خواہ وہ کافر ہوں

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو کتاب بھی کسی زمین میں ضائع ہونے والی جگہ میں ڈالی جائے تو اللہ تعالیٰ وہاں اپنے فرشتوں کو بھیج دیتا ہے، جو اس کو اپنے بازوؤں سے گھیر لیتے ہیں اور اس کو پاک رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء میں سے کسی ولی کو بھیج دیتا ہے تو وہ اسے زمین سے اٹھا لیتا ہے۔ اور جو شخص زمین سے کوئی لکھی ہوئی چیز اٹھالے جس میں اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نام کو علیین میں بلند فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب ہلکا کر دیتا ہے چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 1093)

یہ پڑھنے سے جنت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص «سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ» پڑھتا ہے اس کے لیے ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 940)

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ یہ احادیث حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے غلط منسوب کر دی گئیں ہیں یا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ کچھ فرمایا تھا جو قرآن کے خلاف تھا۔ یقیناً آپ مجھ سے اِتفاق کریں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرآن کے خلاف کچھ نہیں فرمایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یومِ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، ایک سال گزشتہ کا اور ایک سال آئندہ کا

سیدنا ابو قتادہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یومِ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، ایک سال گزشتہ کا اور ایک سال آئندہ کا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 392)

جس نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا تو وہ اس کے دو سال کا کفارہ ہو جائے گا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا تو وہ اس کے دو سال کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور جس نے محرم کا ایک روزہ رکھا تو اسے ہر روز کے عوض میں تیس دن روزوں کا ثواب ہو گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:397)

باب نمبر۔42

معجزات

قرآنِ مجید میں ہے کہ کُفّار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے معجزات کا تقاضہ کرتے تھے مثلاً :

قرآن:

(1)''خُدا ہم سے خود بات کیوں نہیں کرتا۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر118)

(2)''ایسی قربانی دِکھائی جائے جسے آگ کھا جائے۔''(سورۃ آل عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر183)

(3)ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے لائو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر153)

(4)اِس پر فرشتہ کیوں نہیں اُترتا(جو ہمیں دکھائی دے)۔''(8/6)

(5)فرشتے اِس کے جلو میں کیوں نہیں ہوتے یا اِس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اِس کیلئے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اِس سے کھاتا۔''(8-7/25)

(6)زمین سے کوئی چشمہ جاری کر دیں۔''(90/17)

(7)آپؐ کیلئے کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اُس کے درمیان آپؐ بہت سی نہریں جاری کر دیں۔''(91/17)

(8)آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں۔''(92/17)

(9)آپؐ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔''(92/17)

(10)آپؐ کیلئے کوئی سونے کا گھر ہو۔"(93/17)

(11)آپؐ آسمان پر چڑھ جائیں۔"(93/17)

(12)ہم آپؐ کے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی یقین نہ کریں گے جب تک آپؐ ہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔" (93/17)

اللہ کا جواب :

"اگر ہم چاہتے تو اِن پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ اُتارتے کہ جس کے سامنے اِن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔"

{26/4}

نیز دیکھیے(11/14)اور(78/40)

لیکن کُفّار کو دَرج بالا مطالبات میں سے کوئی ایک معجزہ بھی نہ دکھایا گیا بلکہ اِس کے جواب میں فرمایا :

(1)آپؐ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو صرف ایک اِنسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔"(93/17)

(2)کافر کہتے ہیں کہ اِس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی(معجزہ) کیوں نہیں اُتاری گئی، بات یہ ہے کہ آپؐ تو آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں۔"(7/13)

(3)انہوں نے کہا اِس پر کچھ نشانیاں(معجزات) اِس کے ربّ کی طرف سے کیوں نہیں اُتارے گئے، آپؐ فرما دیجیے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالٰی کے پاس ہیں میں تو کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔"(50/29)

(4) یہ تمام آیات دیکھ کر بھی اِیمان نہیں لائیں گے۔" (25/6) (58/30)

(5) اگر اِن پر فرشتے بھی نازل ہو جاتے اور مردے بھی بولنے لگ جاتے تو بھی یہ ایمان نہ لاتے۔" (111/6)

(6) اور اگر ہم اِن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اِس میں (دن بھر) چڑھتے رہیں تو (یہی) کہیں گے کہ اِس کے سوا نہیں کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ ہم جادُوزدہ ہیں۔" (15-14/15)

(7) معجزات اِس لیے نہیں دیئے جاتے کہ لوگوں نے پہلے بھی اِن کی تکذیب کی تھی۔" (59/17)(6-5/21)

قارئینِ کرام! یہ تھے قرآنی حقائق، کہ کُفّار معجزات مانگتے رہے لیکن اُنہیں کوئی معجزہ نہ دِکھایا گیا، اِس کے برعکس معجم صغیر للطبرانی میں قرآن کی اِن آیات کی نفی کرتے ہوئے متعدد معجزات درج کیے گئے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

معجزہ۔ پانی ختم نہ ہوتا تھا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر گئے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ میں سے کچھ لوگ تھے، نماز کا وقت آ گیا مگر لوگوں کے پاس پانی بالکل نہیں تھا جس سے وہ وضو کرتے، کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس اتنا پانی نہیں جس سے وضو کریں، تو ایک آدمی گیا اور ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر آ گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر اپنی انگلیاں پیالے پر پھیلا دیں، تو تمام لوگوں نے وضو کر لیا، یہاں تک کہ جس کو چاہتے تھے وہ پا لیا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ستر کے قریب لوگ تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 240)

معجزہ۔ آسمان میں بادل نہیں تھا لیکن بارش ہونے لگی

سیدنا ابولبابہ بن عبدالمنذر کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے یہ دعا کی: «''اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا''» ''اے اللہ! ہمیں پانی دیجئے۔'' تو ابولبابہ نے کہا: یارسول اللہ! کھجوریں خشک کرنے کی جگہوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی: «''اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا''» ''اے اللہ! ہمیں پانی دے۔'' یہاں تک کہ ابولبابہ ننگا اُٹھ کر اپنی تہبند کے ساتھ اپنے مربہ کھجوروں کی جگہ میں سوراخ بند کرنے لگے۔ اس وقت آسمان میں بادل بالکل نہیں تھا۔ بارش ہونے لگی، لوگ ابولبابہ کے پاس آئے، کہنے لگے: اب یہ کبھی بھی بند نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ننگے کھڑے ہو کر اپنے مربہ کی سوراخیں بند نہ کرو، جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے اسی طرح کیا تو آسمان صاف ہو گیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 336)

معجزہ۔ گوہ نے حضور ﷺ کی نبوت کی گواہی دی

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ضبّ کی حدیث بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ بنو سلیم کا اعرابی حاضر ہوا، جس نے گوہ کا شکار کر کے اپنی آستین میں اس کو رکھا ہوا تھا، اس کو وہ اپنے سفر میں لے جا رہا تھا، اس نے لوگوں کی ایک جماعت دیکھی تو کہنے لگا: یہ جماعت کس شخص پر ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں، تو وہ اعرابی لوگوں کو چیر کر آگے نکل گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! عورتیں تجھ سے زیادہ جھوٹے لہجے والی نہیں ہیں، اور تم سے زیادہ بُرا مجھے کوئی نہیں لگتا (نعوذ باللہ)، اگر مجھے میری قوم عجول (عجلت والے) کے نام پر موسوم نہ کرتی تو میں تجھے جلدی سے قتل کر دیتا، اور تیرے قتل سے تمام لوگوں کو خوش کر دیتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ حوصلے والا آدمی

قریب ہے کہ نبی بن جائے۔" پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: مجھے لات اور عزیٰ کی قسم ہے کہ میں تجھ پر ایمان نہیں لایا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اعرابی! تجھے اس بات پر کس نے آمادہ کیا کہ تو نے یہ بات کہی، اور تو نے ناحق کلام کیا، اور تو نے میری مجلس کی عزت نہیں کی، اور تو اللہ کے رسول کو ہلکا سمجھتے ہوئے کہہ رہا ہے؟" وہ کہنے لگا: قسم ہے لات اور عزیٰ کی، میں تجھ پر ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ تجھ پر ایمان لائے، تو اس نے گوہ اپنی آستین سے نکال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دی اور کہنے لگا: اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے گوہ!" تو گوہ نے عربی زبان میں کلام کیا جس کو تمام لوگ سمجھ رہے تھے، کہنے لگی: میں حاضر ہوں، اور پھر حاضر ہوں اے رب العالمین کے رسول! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو کس چیز کی بندگی کرتی ہے؟" گوہ کہنے لگی کہ میں اس ذات کی بندگی کرتی ہوں جس کا عرش آسمان میں ہے، اور زمین میں اس کی بادشاہی ہے، اور سمندر میں اس کا راستہ ہے، اور جنّت میں اس کی رحمت ہے، اور آگ میں اس کا عذاب ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے گوہ! بتا میں کون ہوں؟" تو وہ کہنے لگی: آپ جہانوں کے رب کے رسول ہیں، اور خاتم النّبیین ہیں، جو آپ کی تصدیق کرے گا وہ کامیاب ہوا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ ناکام ہوا۔ اعرابی کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں، اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اللہ کی قسم! جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو میرے لیے روئے زمین پر آپ سے بُرا شخص کوئی نہیں تھا، اللہ کی قسم! اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی جان اور اولاد سے بھی زیادہ پیارے ہیں، آپ پر میرے بال، میرا جسم، میرے جان کا اندرون اور میرا بھید اور میری ظاہری باتیں سب آپ پر ایمان لے آئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب تعریف اس اللہ کے لیے جس نے تجھے اس دین کی ہدایت دی، جو بلند ہوتا ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ جس کو اللہ تعالیٰ بغیر نماز کے قبول نہیں کرتا، اور نماز کو بغیر قرآن کے قبول نہیں کرتا۔" پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص سکھا دی۔ تو وہ کہنے لگا: ایسا کلام میں نے کبھی سادہ نثر میں

سنا اور نہ نظم میں جو اس سے اچھا ہو۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کلام رب العالمین کا ہے، یہ شعر نہیں ہے۔ اور جب تو نے «﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾» کو ایک دفعہ پڑھا تو گویا کہ تو نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا، اور جب تو نے سورۃ اخلاص دو دفعہ پڑھ لیا تو گویا کہ دو تہائی قرآن پڑھ لیا، اور جب تو نے «﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾» تین دفعہ پڑھ لی تو گویا کہ تو نے تمام قرآن مجید پڑھ لیا۔'' اعرابی کہنے لگا: ہمارا معبود بہت اچھا ہے، وہ تھوڑی چیز بھی قبول کرتا ہے اور زیادہ چیز عنایت فرماتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعرابی کو کچھ دے دو۔'' تو انہوں نے اتنا دیا کہ طاقت سے زیادہ لاد دیا، تو سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُٹھے، کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے ایک اونٹنی دینا چاہتا ہوں جو بختی اونٹ سے ذرا کم اور اعرابی سے اوپر ہو گی اور دس ماہ والی ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے تو وہ بیان کیا جو تم دو گے اب میں بیان کرتا ہوں جو کچھ اللہ تعالیٰ تجھ کو دیں گے۔'' انہوں نے کہا: فرمایئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے کشادہ موتی کی اونٹنی جس کے پاؤں سبز زبرجد کے ہوں گے، اس کی گردن زرد زبرجد کی ہو گی، اس پر ہودج ہو گا، اسکے اوپر سندس اور استبرق ہو گا جو تجھے اٹھا کر پل صراط سے اس طرح پار کر دے گی جس طرح اچک کر لے جانے والی بجلی ہوتی ہے۔'' تو وہ اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا گیا تو اس کو ایک ہزار اعرابی ملے جو ایک ہزار چوپایوں پر سوار تھے، ان کے پاس ایک ہزار نیزے اور ایک ہزار تلواریں تھیں۔ اس نے انہیں پوچھا: تم کہاں جانے کا ارادہ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس جھوٹ کہنے والے سے جنگ کریں گے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، تو اس اعرابی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا: تو بھی بے دین ہو گیا ہے، تو وہ کہنے لگا: میں بے دین نہیں ہوا، پھر اس نے انہیں اپنا تمام واقعہ سنایا تو سب نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک چادر میں ملے، تو وہ اپنی سواریوں سے اتر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنے لگے اور کہنے لگے: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ»

اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہمیں اپنا حکم سنائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم خالد بن ولید کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔" راوی نے کہا: عرب میں اس بنو سلیم قبیلہ کے علاوہ کوئی قبیلہ نہیں جس کے اکٹھے ایک ہزار آدمیوں نے ایمان قبول کیا ہو۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 554)

معجزہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم کرنے سے خارش دور ہو گئی

عتبہ بن فرقد سلمی کی عورت ام عاصم کہتی ہے کہ ہم چار عورتیں عتبہ کے پاس تھیں، اور ہم میں سے ہر ایک یہ کوشش کرتی کہ وہ دوسری سے زیادہ خوشبودار ہو، اور عتبہ نے کبھی خوشبو نہیں لگائی، مگر صرف داڑھی کو تیل لگاتے اور وہ ہم سے زیادہ خوشبودار ہوتے، جب وہ لوگوں کی طرف جاتے تو لوگ کہتے کہ عتبہ کی خوشبو سے زیادہ اچھی خوشبو ہم نے نہیں دیکھی، تو میں نے ایک دن ان سے کہا کہ ہم خوشبو لگاتی ہیں، بہت محنت کرتی ہیں، لیکن پھر بھی آپ کی خوشبو ہم سے بہتر ہے۔ یہ بات کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خارش ہو گئی، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں کپڑے اتار دوں، تو میں کپڑے اتار کر اپنی شرمگاہ پر ایک کپڑا ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیٹھ اور پیٹ پر دم کیا، اس دن سے وہ خوشبو اب تک میرے جسم میں باقی ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 839)

معجزہ۔ پتھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا تھا

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے نبی ہونے سے پہلے ہی سلام کہا کرتا تھا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 843)

معجزہ۔ کنواری بکری نے دودھ دے دیا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آلِ ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے ساتھ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے کہا: ''لڑکے! تیرے پاس دودھ ہے؟'' میں نے کہا: ہاں! لیکن میں امانت دار ہوں۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تیرے پاس کوئی بکری ہے جس سے بکرے نے ملاپ نہ کیا ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! بغیر تھنوں کے بکری، انہوں نے کہا: سلامتی ہو۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں کی جگہ میں ہاتھ پھیرا، اس کے تھن نہیں تھے تو ناگہانی تھنوں میں دودھ آگیا، اور وہ بھر گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کریدا ہوا پتھر لے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دودھ نکالا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پلایا اور مجھے بھی پلایا، پھر تھنوں سے فرمایا: ''سکڑ جا۔'' تو وہ سکڑ گئے جس طرح پہلے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چیز دیکھی تو میں نے کہا: مجھے بھی یہ سکھا دو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت کرے، تو تعلیم یافتہ لڑکا ہے۔'' تو میں مسلمان ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حراء پر تھے تو سورۃ مرسلات نازل ہوئی، تو میں نے اسے لے لیا، وہ تر و تازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی تھی، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سورتیں یاد کر لیں اور باقی قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 872)

معجزہ۔ سر کے بال سفید نہ ہوئے

سیدنا سائب بن یزید رحمہ اللہ کے غلام عطا کہتے ہیں: میں نے سائب بن یزید کی داڑھی سفید دیکھی جب کہ ان کا سر سفید نہیں ہوا، تو میں نے انہیں کہا: اے میرے مولیٰ! کیا وجہ ہے کہ آپ کا سر سفید نہیں ہوا؟ انہوں نے کہا: کبھی بھی سفید نہیں ہوگا، اس لیے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو سلام کہا، تو بچوں میں سے میں نے سلام کا جواب دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''تیرا کیا نام ہے؟'' میں نے کہا: سائب بن یزید بن اخت النمر، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت کرے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی جگہ کبھی سفید نہیں ہوتی۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:884)

معجزہ۔ پانی ختم نہ ہوا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو پانی نایاب ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور اس میں اپنا ہاتھ رکھا تو میں نے پانی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکل کر گرتے ہوئے دیکھا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:899)

باب نمبر۔43

موزوں پر مسح

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وضو کا طریقہ اس طرح بیان فرمایا:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔6)

قرآن کے بتائے ہوئے وضو کے طریقے میں پگڑی اور موزوں پر مسح کا کوئی ذکر موجود نہیں لیکن معجم صغیر للطبرانی کی درج ذیل احادیث میں قرآن کے مقابلے میں ایک نیا وضو متعارف کرایا جا رہا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

موزوں پر مسح

سیدنا صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! تین دن مسافر کو رخصت ہے کہ وہ پیشاب پاخانے یا نیند سے موزے نہ اتارے اور مقیم کو ایک دن کے لیے یہ رخصت ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:99)

موزوں پر مسح

سیدنا صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفر کرتے تو ہم حکم دیے جاتے کہ ہم موزوں پر تین دن اور راتیں مسح کریں، اور جب مقیم ہوں تو ایک دن رات ان پر مسح کریں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:103)

موزوں پر مسح

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی، پھر ناک جھاڑا، اپنا چہرہ دھویا، اپنی کلائیاں دھوئیں، پیشانی کا مسح کیا اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:114)

موزوں پر مسح

سیدنا ابن عمر اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 122)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت اور موزوں پر مسح جائز

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے گندگی کے ڈھیر پر گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور مجھے بلایا تو فرمایا: ”مجھ سے دور کیوں ہو گئے؟“ میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 129)

موزوں پر مسح

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو موزوں اور چادر یعنی پگڑی پر مسح کیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 143)

موزوں پر مسح

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق فرمایا: ”تین دن اور ان کی راتیں مسافر مسح کر سکتا ہے اور ایک دن اور رات مقیم مسح کر سکتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 145)

موزوں پر مسح

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کے کوڑا خانہ پر پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:149)

موزوں پر مسح

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے متعلق فرمایا: ”مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:150)

باب نمبر۔44

فرقہ بندی

قرآن حکیم میں اللہ کا فرمان ہے:

قرآن:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔(3/103)

سب مل کر اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت 103)

قرآن:

وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ٭ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعاً کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ (30/32)

اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے دین میں فرقہ بازی کی اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم 30، آیت 32)

قرآن:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعاً لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ (6/159)

بے شک جن لوگوں نے فرقہ بازی کی اور خود بھی کسی فرقے سے متعلق ہو گئے(اے نبی ﷺ)آپؐ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔

(سورۃ الانعام 6،آیت 159)

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ(9/107)لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا (9/108)

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجدِ ضرار بنائی کفر کرنے کیلئے اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے۔آپؐ اُس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا۔

(سورۃ التوبہ 9،آیت 107،108)

اللہ نے فرقہ بندی سے منع فرمایا ہے جبکہ معجم صغیر للطبرانی میں ایک دوسرے کے فرقے کو برا بھلا کہا جا رہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

خارجی جہنم کے کتے ہیں

ابو غالب بیان کرتے ہیں جب خارجیوں کے سر لائے گئے اور مسجد دمشق کی ایک سیڑھی پر رکھے گئے تو لوگ انہیں دیکھنے آرہے تھے، میں بھی انہیں دیکھنے نکلا تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، وہ ایک سنبلانی قمیص پہنے ہوئے تھے، انہوں نے ان کو دیکھا اور کہنے لگے: اس امّت کے ساتھ شیطان نے کیا کچھ کر دیا۔ یہ بات انہوں نے دو دفعہ کہی، پھر فرمایا: آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول یہ ہیں اور جنہیں انہوں نے قتل کیا وہ بہترین مقتول ہیں۔ پھر فرمایا: یہ (خارجی) جہنم کے کتے ہیں۔ تین دفعہ کہہ کر رو پڑے، پھر واپس چلے گئے۔ ابو غالب نے کہا:

میں بھی ان کے پیچھے چلا گیا، پھر میں نے کہا: میں نے آپ سے تھوڑی دیر پہلے ایک بات سنی ہے تو کیا وہ بات آپ نے کہی ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ میں ایسی جرأت کیسے کر سکتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے کہا: پھر آپ روئے بھی ہیں، تو وہ کہنے لگے: ہاں، ان پر رحم کھاتے ہوئے کہ وہ بھی پہلے کبھی مسلمان تھے۔ پھر انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، تو کہنے لگے: آل عمران پڑھو، میں نے پڑھی تو فرمانے لگے: کیا تم نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ قرآن کی متشابہ آیات پر چلتے ہیں''، گویا ان کے دلوں میں کجی تھی جس نے انہیں ٹیڑھا چلایا۔ پھر کہا: سو(100) آیات کے آخر سے پڑھیں، تو میں نے پڑھا: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ ''جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے انہیں کہا جائے گا: کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا؟'' تو میں نے کہا: اے ابو امامہ! کیا یہ وہی لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! یہ وہی لوگ ہیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 3)

قدریہ کیلئے ہلاکت ہے

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امّت کی ہلاکت تین فرقوں پر مبنی ہے۔ (۱) قدریہ، (۲) عصبیت اور (۳) بلا ثبوت روایت کرنے پر ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 25)

خارجی جہنم کے کتے ہیں

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خارجی جہنّم کے کتّے ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 67)

اس امّت کے (73) تہتر فرقے ہوں گے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امّت کے (73) تہتر فرقے ہوں گے، جو سب کے سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک (جنّت میں جائے گا)'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سا فرقہ ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس طریقہ پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 785)

باب نمبر۔45

وہ مومن نہیں

فرقہ بندی میں ایک مصیبت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے لیڈر کو دوسروں کے لیڈر سے برتر ثابت کرنے پر تلا رہتاہے اس کیلئے قبائلی ونسلی تفاخر سے لے کر جہاں تک ممکن ہو دلائل پیش کئے جاتے ہیں، قرآن کافرمان ہے:

قران :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13/49)

ترجمہ:'' اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔'' {سورۃ الحجرات سورہ نمبر49 آیت نمبر 13)

قران :

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (19/46)

ترجمہ:'' اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔''(سورۃ الاحقاف سورہ نمبر46 آیت نمبر 19)

قران :

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ (70/17)

ترجمہ:" اور ہم نے اولادِ آدم (تمام انسانوں) کو بڑی عزت دی ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 70}

قرآن کے مقابلے میں اپنے اپنے لیڈروں کو افضل ثابت کرنے کیلئے مختلف روایتیں وضع کی گئیں، ذیل میں ان کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

جو عباسؓ سے محبت نہ رکھے وہ مومن نہیں

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: میں کچھ لوگوں کے پاس گیا وہ باتیں کر رہے تھے۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خاموش ہو گئے، یہ انہوں نے صرف اس لیے کیا کہ مجھے انہوں نے ثقیل اور بھاری خیال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"انہوں نے اسی لیے اس طرح کیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اُن میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے تم سے بھی محبت نہ رکھے، کیا یہ لوگ امید رکھتے ہیں کہ میری شفاعت سے جنّت میں داخل ہوں۔ اور بنی عبدالمطلب سے کوئی امید نہیں رکھتے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:38)

جو اولاد عبدالمطلب سے محبت نہ کرے وہ مومن نہیں

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بھی اس وقت مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میری محبّت کی وجہ سے تم سے محبّت کرے، کیا ان کو یہ امید ہے کہ وہ میری شفاعت سے جنّت میں داخل ہو جائیں گے مگر عبدالمطلب کی اولاد داخل نہ ہو گی؟''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:60)

باب نمبر۔46

وضو

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں جن میں وضو کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔6)

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ

النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ تم وہ بات سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالتِ جنابت میں (نماز کے قریب جاؤ) تا آنکہ تم غسل کر لو سوائے اس کے کہ تم سفر میں راستہ طے کر رہے ہو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے لوٹے یا تم نے (اپنی) عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر تم پانی نہ پا سکو تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو پس اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو، بیشک اللہ معاف فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے،

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔ 43)

ان آیات میں اللہ تعالٰی نے کہیں نہیں فرمایا کہ اعضائے وضو کو دو دفعہ دھونا چاہیے یا تین مرتبہ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر اعضائے وضو کو دو یا تین دفعہ دھو لیا جائے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں لیکن اصل مقصد روایات کو قرآن پر مقدم کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی غالب اکثریت وضو کرتے ہوئے اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھونا ضروری سمجھتے ہیں۔

معجم صغیر للطبرانی کی درج ذیل روایت میں ہے کہ اعضائے وضو تین دفعہ دھونا اللہ کا حکم ہے، ملاحظہ کیجئے:

اعضائے وضو تین تین دفعہ دھونا اللہ کا حکم ہے

ابراہیم بن ابی عبلہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں وضو کیسے کروں؟ انہوں نے کہا: تو نے یوں سوال کیا کہ وضو کیسے کروں اور یہ نہ پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے کس طرح دیکھا ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین تین بار وضو کر رہے ہیں اور فرمایا: ”اس طرح وضو کرنے کا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 93)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت ہے

عمر بن ابان بن مفضل بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنا دکھایا، ایک لوٹا لے کر اس کو بائیں جانب رکھا، اور اپنے دائیں ہاتھ پر اس سے پانی ڈالا اور تین دفعہ دھویا، پھر لوٹے کو پھیر کر دوسری طرف کر لیا اور تین تین دفعہ وضو کر لیا، اور مسح بھی سر کا تین دفعہ کیا، اور اپنے کانوں کے لیے نیا پانی لیا، اس کے ساتھ اپنے کانوں کا مسح کیا، میں نے کہا: آپ نے کانوں کا مسح کیا۔ انہوں نے کہا: بیٹا! یہ دونوں سر میں سے ہیں اور چہرے میں سے نہیں ہیں، پھر کہا: بیٹا! کیا تم نے دیکھ لیا اور سمجھ گئے ہو یا میں اس کو دوبارہ دہراؤں؟ میں نے کہا: کافی ہے اور میں سمجھ گیا ہوں، وہ کہنے لگے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:108)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کیا تو تین دفعہ کلی کی، تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا، تین دفعہ چہرہ دھویا، تین دفعہ دونوں ہاتھوں کو دھویا، ایک دفعہ مسح کیا اور تین دفعہ دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا: اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:117)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین، تین دفعہ وضو کیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:124)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین دفعہ وضو کیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:136)

درج بالا سطور میں اعضائے وضو کو تین دفعہ دھونے کو اللہ کا حکم اور سنت نبوی قرار دیا جارہا ہے جبکہ حدیث کی دیگر کتب میں حضور ﷺ کو اس حکم خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دکھایا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

ایک بار:

حدیث:

"حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔"

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 117 حدیث نمبر 157 صفحہ نمبر 170)

اعضائے وضو ایک بار دھونا سنت ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ, وَهَنَّادٌ, وَقُتَيْبَةُ, قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ, عَنْ سُفْيَانَ. ح قَالَ: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ, حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ, قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ, عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ, عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً". قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ, وَجَابِرٍ, وَبُرَيْدَةَ, وَأَبِي رَافِعٍ, وَابْنِ الْفَاكِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ, وَرَوَى رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ, عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ, عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً. قَالَ: وَلَيْسَ

هَذَا بِشَيْءٍ، وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى ابْنُ عَجْلَانَ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے ا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 42)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 46)

اعضائے وضوایک بار دھونا سنت ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ غُرْفَةً غُرْفَةً".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اعضاء وضو کو ایک ایک چلو سے دھویا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔411)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔412)

اعضائے وضوایک بار دھونا سنت ہے

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قال: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قال: حَدَّثنا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قال: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ "فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر انہوں نے اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 80)

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا سنت ہے

حدیث : ”عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟ پس انہوں نے ایک ایک دفعہ وضو کیا۔“

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 138 صفحہ نمبر 103}

دوبار:

حدیث:

”حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعضائے وضو دو بار دھوئے۔“

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 118 حدیث نمبر 158 صفحہ نمبر 170)

اعضائے وضو دو بار دھونا سنت ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ, وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ, قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ هُوَ الْأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ. قَالَ

أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، وَهُوَ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هَمَّامٌ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 43)

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا سنت ہے

حدیث : ”محمد بن علاء، زید یعنی ابن حباب، عبدالرحمن بن ثوبان، عبداللہ بن الفضل ہاشمی، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو دو دفعہ وضو کیا۔“

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطھارۃ حدیث نمبر 136 صفحہ نمبر 102}

اپنی شرمگاہ چھونے سے وضو فرض ہو جاتا ہے یا نہیں

ہاتھ شرمگاہ پر لگ جائے تو وضو لازم ہو جاتا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر بغیر حجاب کے لگ جائے تو اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 94)

جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 148)

انسان کی شرمگاہ بھی انسانی جسم کا ایک حصہ ہے لہٰذا عقلی طور پر بھی یہ بات قابل غور ہے کہ جسم کے کسی حصے کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے، ویسے بھی قرآن نے ایسی کسی بات کا ذکر نہیں کیا۔ درج ذیل حدیث مندرجہ بالا روایت کے موضوع ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔

اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو فرض نہیں ہوتا۔

حدیث : ”قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص آکر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا بیٹھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن عیینہ اور حریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔“

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 182 صفحہ نمبر 116}

شرمگاہ چھونے سے وضو لازم نہیں ہے

حديث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ الْحَنَفِيَّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ".

طلق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ سے شرمگاہ چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''اس کے چھونے سے وضو نہیں ہے، وہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے'' ا۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔483)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔484)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں

غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن مذہبی پیشوائیت کی عقل کا اندازہ لگایئے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات سے کس کس طرح کی روایتیں منسوب کر دی گئیں:

جس نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں''۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:106)

جس نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں''۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:107)

وضو کرنے سے عمر بڑھ جاتی ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تو فرمایا: ''اے انس! وضو مکمل کرو، تمہاری عمر بڑھ جائے گی۔ میری امّت سے جس کو بھی ملو اس کو سلام کہو تو تمہاری نیکیاں زیادہ ہوں گی۔ اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہو۔ اور چاشت کی نماز پڑھو، یہ ''صلوۃ الاوابین'' ہے۔ چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑے کی عزت کرو، تو تم قیامت کے روز میرے ساتھیوں میں سے ہو گے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:711)

باب نمبر۔47

استحاضہ

مستحاضہ کے متعلق اصل مسئلہ کیا ہے؟ کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ جس نے جو کچھ بھی حضور ﷺ سے منسوب کر دیا اسے نبی علیہ السلام کی حدیث قرار دے دیا گیا، ملاحظہ کیجئے:

مستحاضہ وضو کرے اور نماز پڑھے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک دفعہ غسل کرے، پھر حیض کے دنوں تک وضو کرتی رہے، اگر کچھ زرد رنگ کا مادہ نکلتا نظر آئے تو اس پر پانی چھڑ کے اور وضو کرے اور نماز پڑھے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:155)

مستحاضہ خون دھو کر نماز پڑھ لے

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: مجھے استحاضہ آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ایک رگ ہے، جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، جب وہ چلا جائے تو غسل کرو اور اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھو۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:101)

مستحاضہ ہر طہر کے وقت غسل کرے اور گدی استعمال کرے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اپنے حیض کے دنوں میں بیٹھے، پھر وہ ہر طہر کے وقت غسل کرے، اور گدی استعمال کرے اور نماز پڑھ لے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:102)

مستحاضہ ظہر و عصر کیلئے ایک غسل کرے، مغرب و عشا کیلئے ایک غسل کرے اور فجر کیلئے ایک غسل کرے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو جب وہ استحاضہ والی تھیں، یہ حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، تو یہ امر ان پر گراں گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر و عصر کے لیے ایک غسل اور مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا، اور صبح کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:115)

مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ عورت ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:140)

حدیث کی دیگر کتب میں مزید موقف بھی ملاحظہ کیجئے:

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ, قَالَ: "أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ "، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: " فَتَلَجَّمِي "، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: " فَاتَّخِذِي ثَوْبًا "، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ "، فَقَالَ: " إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ، فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي، فَإِنَّ ذَلِكِ يُجْزِئُكِ، وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ، وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذَلِكَ "، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَشَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ: عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيحُ: عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وقَالَ أَحْمَدُ, وَإِسْحَاق فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: إِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ، وَإِقْبَالُهُ أَنْ يَكُونَ أَسْوَدَ، وَإِدْبَارُهُ أَنْ يَتَغَيَّرَ إِلَى الصُّفْرَةِ، فَالْحُكْمُ لَهَا عَلَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ قَبْلَ أَنْ تُسْتَحَاضَ،

فَإِنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي، وَإِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ وَلَمْ تَعْرِفْ الْحَيْضَ بِإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ، فَالْحُكْمُ لَهَا عَلَى حَدِيثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ، وقَالَ الشَّافِعِيُّ: الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِي أَوَّلِ مَا رَأَتْ فَدَامَتْ عَلَى ذَلِكَ، فَإِنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَإِذَا طَهُرَتْ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ حَيْضٍ، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَإِنَّهَا تَقْضِي صَلَاةَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا، ثُمَّ تَدَعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ ذَلِكَ، أَقَلَّ مَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ وَأَكْثَرِهِ، فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَأَكْثَرُهُ عَشَرَةٌ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَبِهِ يَأْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هَذَا، وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ: أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَأَكْثَرُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ، وَالْأَوْزَاعِيِّ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاق، وَأَبِي عُبَيْدٍ.

حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا رہتی تھی، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسئلہ پوچھنے اور آپ کو اس کی خبر دینے کے لیے حاضر ہوئی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینب بنت حجش کے گھر پایا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا رہتی ہوں، اس سلسلہ میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں، اس نے تو مجھے صوم و صلاۃ دونوں سے روک دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں تجھے روئی رکھنے کا حکم دے رہا ہوں اس سے خون بند ہو جائے گا“، انہوں نے عرض کیا: وہ اس سے زیادہ ہے (روئی رکھنے سے نہیں رکے گا) آپ نے فرمایا: ”تو لنگوٹ باندھ لیا کرو“، کہا: خون اس سے بھی زیادہ آ رہا ہے، تو آپ نے فرمایا: ”تم لنگوٹ کے نیچے ایک کپڑا رکھ لیا کرو“، کہا: یہ اس سے بھی زیادہ ہے، مجھے بہت تیزی سے خون بہتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو میں تجھے دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان دونوں میں سے تم جو بھی کر لو تمہارے لیے کافی ہو گا اور اگر تم دونوں پر قدرت رکھ سکو تو تم زیادہ بہتر جانتی ہو“، آپ نے فرمایا: ”یہ تو صرف شیطان کی چوٹ

(مار) ہے تو چھ یا سات دن جو اللہ کے علم میں ہیں انہیں تو حیض کے شمار کر پھر غسل کر لے اور جب تو سمجھ لے کہ تو پاک و صاف ہو گئی ہو تو چوبیس یا تئیس دن نماز پڑھ اور روزے رکھ، یہ تمہارے لیے کافی ہے، اور اسی طرح کرتی رہو جیسا کہ حیض والی عورتیں کرتی ہیں: حیض کے اوقات میں حائضہ اور پاکی کے وقتوں میں پاک رہتی ہیں، اور اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کو کچھ دیر سے پڑھو اور عصر کو قدرے جلدی پڑھ لو تو غسل کر کے پاک صاف ہو جا اور ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھ لیا کرو، پھر مغرب کو ذرا دیر کر کے اور عشاء کو کچھ پہلے کر کے پھر غسل کر کے یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھ لے تو ایسا کر لیا کرو، اور صبح کے لیے الگ غسل کر کے فجر پڑھو، اگر تم قادر ہو تو اس طرح کرو اور روزے رکھو"، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان دونوں باتوں ۱میں سے یہ دوسری صورت ۲مجھے زیادہ پسند ہے۔

(سنن ترمذی،حدیث نمبر: 128)

(سنن ترمذی،حدیث نمبر: 129)

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ، فَشَكَتْ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي"، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ

صَلَاةٍ، ثُمَّ تُصَلِّي، وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ.

عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا تھی، جو سات برس تک استحاضہ میں مبتلا رہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ حیض نہیں ہے، بلکہ ایک رگ کا خون ہے، جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرو، اور نماز پڑھو"۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتیں پھر نماز پڑھتی تھیں، اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ایک ٹب میں بیٹھا کرتی تھیں یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی ا ۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔626)

مستحاضہ ہر نماز کیلیۓ غسل کرے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي اسْتُحِضْتُ حَيْضَةً مُنْكَرَةً شَدِيدَةً، قَالَ لَهَا: "احْتَشِي كُرْسُفًا"، قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي أَثُجُّ ثَجًّا، قَالَ: "تَلَجَّمِي وَتَحَيَّضِي فِي كُلِّ شَهْرٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ سِتَّةَ أَيَّامٍ، أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ اغْتَسِلِي غُسْلًا فَصَلِّي وَصُومِي ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ، أَوْ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ، وَأَخِّرِي الظُّهْرَ وَقَدِّمِي الْعَصْرَ،

وَاغْتَسِلِي لَهُمَا غُسْلًا، وَأَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَعَجِّلِي الْعِشَاءَ، وَاغْتَسِلِي لَهُمَا غُسْلًا، وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ".

حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں استحاضہ ہو گیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کیا: مجھے بری طرح سے سخت استحاضہ ہو گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”شرمگاہ کے اندر تھوڑی روئی رکھ لو“، وہ بولیں: وہ اس سے زیادہ سخت ہے، بہت تیز بہہ رہا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک لنگوٹ کی طرح کس لو، اور اللہ کے علم کے موافق ہر مہینہ میں چھ یا سات روز حیض کے شمار کر لو، پھر غسل کر کے تیئس یا چوبیس دن تک نماز پڑھو اور روزہ رکھو، (آسانی کے لیے) ظہر میں دیر اور عصر میں جلدی کر کے دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کر لو، اسی طرح مغرب میں دیر اور عشاء میں جلدی کر کے دونوں کے لیے ایک غسل کر لو، اور مجھے ان دونوں طریقوں میں سے یہ زیادہ پسند ہے“ ۲۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔ 627)

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

حدیث:

أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قال: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قال: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، قال: أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَأَبُو مُعَيْدٍ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قال: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قالت: اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ، فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي، وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلَاةَ". قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي، وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ، وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا - بنت جحش جو ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں - کو استحاضہ کا خون آیا، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے، تو جب حیض بند ہو جائے تو غسل کرو، اور نماز پڑھو، اور جب وہ آ جائے تو اس کی وجہ سے نماز ترک کر دو“، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتیں ۱؎ اور نماز پڑھتی تھیں، اور کبھی کبھی اپنی بہن زینب رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ایک ٹب میں غسل کرتیں، اور ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں، یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی، پھر وہ نکلتیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتیں، اور یہ (خون) انہیں نماز سے نہیں روکتا۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:204)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:201)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:203)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:205)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:206)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:210)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:211)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:213)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:214)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:219)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:350)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:352)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:354)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:355)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:356)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:357)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:358)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:359)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:360)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:361)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:364)

مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ، أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ".

فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں استحاضہ آتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”جب حیض کا خون ہو تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ سیاہ خون ہوتا ہے، پہچان لیا جاتا ہے، اور جب دوسرا ہو تو وضو کر لو، کیونکہ وہ ایک رگ (کا خون) ہے“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:216)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:217)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:218)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:362)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:363)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:365)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:366)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:367)

مستحاضہ روزانہ ایک دفعہ غسل کیا کرے۔

حدیث:

"احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، محمد ابو اسمٰعیل، معقل خثعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو وہ روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر کپڑا استعمال کیا کرے۔"

{سنن ابو داؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر302 صفحہ نمبر159}

مستحاضہ طہر سے طہر تک غسل کیا کرے۔

حدیث:

"سمی مولیٰ ابو بکر کو قعقاع اور زید بن اسلم نے سعید بن مسیب کے پاس یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کیلئے غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔اسی طرح روایت کی ہے ابوداؤد اور عاصم نے شعبی،ایک عورت، قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔مگر داؤد نے روزانہ کہا۔حدیث عاصم میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔یہی قول ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا۔مالک نے فرمایا:ابن مسیب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ طہر سے طہر تک ہوگا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔روایت کیا اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع نے اور اس میں طہر سے طہر تک کہا جسے بدل کر لوگوں نے ظہر بنادیا۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 301 صفحہ نمبر 159}

مستحاضہ کیلئے ہر نماز کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں۔

حدیث:

"لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کیلئے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے تو وضو کرے۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 306 صفحہ نمبر 160}

مستحاضہ روزانہ ایک دفعہ غسل کیا کرے۔

حدیث : "احمد بن حنبل،عبداللہ بن نمیر، محمد ابو اسمٰعیل، معقل خثعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو وہ روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر کپڑا استعمال کیا کرے۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 302 صفحہ نمبر 159}

مستحاضہ طہر سے طہر تک غسل کیا کرے۔

حدیث : "سمی مولیٰ ابوبکر کو قعقاع اور زید بن اسلم نے سعید بن مسیب کے پاس یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کیلئے غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔ اسی طرح روایت کی ہے ابوداؤد اور عاصم نے شعبی، ایک عورت، قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ مگر داؤد نے روزانہ کہا۔ حدیث عاصم میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔ یہی قول ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا۔ مالک نے فرمایا: ابن مسیب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ طہر سے طہر تک ہوگا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔ روایت کیا اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع نے اور اس میں طہر سے طہر تک کہا جسے بدل کر لوگوں نے ظہر بنا دیا۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 301 صفحہ نمبر 159}

مستحاضہ ہر نماز کیلئے صرف وضو کرکے نماز پڑھ لیا کرے۔

حدیث : "عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بن ابو جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستحاضہ تھیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ خون دیکھنے میں سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ جب ایسا ہو تو ہر نماز سے رکی رہو۔ جب یہ ختم ہو جائے تو وضو کرکے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن المثنیٰ اور ابن ابوعدی نے جب ہم سے زبانی یہ حدیث بیان کی تو کہا کہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی علاء بن مسیب اور شعبہ نے حکم کے واسطے کے ساتھ ابوجعفر سے۔ علاء نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور شعبہ نے موقوفاً کہا کہ ہر نماز کیلئے وضو کرے۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 304 صفحہ نمبر 160}

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے۔

حدیث : ”عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کریں، پھر غسل کر کے نماز پڑھیں، اگر پھر کوئی چیز دیکھیں تو وضو کریں اور نماز پڑھ لیا کریں۔“

{سنن ابو دائود جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 305 صفحہ نمبر 160}

مستحاضہ کیلئے ہر نماز کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں۔

حدیث : ”لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کیلئے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے تو وضو کرے۔ امام ابو دائود نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔“

{سنن ابو دائود جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 306 صفحہ نمبر 160}

باب نمبر۔48

رفع حاجت کے وقت رُخ

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قبلے کی طرف پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے منہ نہ کرو۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:120)

حدیث کی دیگر کتب میں اس حدیث کے متعلق حضور ﷺ کا عمل بیان کیا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

خود حضور ﷺ کا عمل:

حضور ﷺ نے قبلہ کی جانب منہ کرکے رفع حاجت کی

حدیث:

” مجاہد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے پھر وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو ادھر منہ کرتے ہوئے دیکھا۔“

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 13 صفحہ نمبر 66}

باب نمبر۔49

کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا ضروری ہے

سورۃ النساء آیت 43 اور سورۃ المائدہ آیت 6 کا مکمل ترجمہ گذشتہ صفحات پر بیان کیا گیا ہے جس میں اللہ نے وُضو کے متعلق بھی تفصیلاً بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے۔ تیمم کا ذِکر بھی اُن دو آیات میں آیا ہے جس میں فرمایا کہ تیمم کیلئے بھی "پاک مٹی" کا اِنتخاب ضروری ہے لیکن اِن روایات کا کیا کیا جائے جن میں تعلیم یہ دی جا رہی ہے کہ جس پانی میں کتّا منہ ڈال دے اُس سے وضو کرنا درست ہے۔ کہتے ہیں اندھوں میں کانا راجہ ہوتا ہے۔ ایک صاحب سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ چونکہ اِس پانی کے وُضو سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا پہلے اِس پانی سے وُضو کرے اور پھر بعد میں تیمم کرے تاکہ کھٹکا نہ رہے۔ یعنی پہلے اس پلید پانی سے وُضو کر لو اور بعد میں پاک مٹی سے تیمم۔ یہ ہے دِین! آیئے پوری حدیث لفظ بہ لفظ آپ کے سامنے بمعہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں :

حدیث:

وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ، وَسُؤْرِ الْكِلاَبِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ. وَقَالَ سُفْيَانُ هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا} وَهَذَا مَاءٌ، وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَىْءٌ، يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ.

ترجمہ: "وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں۔ عطاء ان سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کتّے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زُہری نے کہا کہ کتّا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اِس کے سوا وضو کیلئے اور پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل حکمِ خداوندی کے مطابق

ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اِس سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا اِس سے وُضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

{صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 128 صفحہ نمبر 174، انٹرنیشنل نمبر باب 33}

یاد رہے کہ معجم صغیر للطبرانی میں لکھا ہے کہ :

کتے کے جوٹھے برتن کو سات دفعہ دھونا ضروری ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 104)

کتے کے جوٹھے برتن کو سات دفعہ دھونا ضروری ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنا اس طرح ہے کہ اسے سات دفعہ دھو لیا جائے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 138)

میرا خیال ہے کہ آپ کو اِس یونانی فلسفے کی سمجھ آ گئی ہو گی کہ کتّے کے منہ مارنے سے برتن تو پلید ہو جاتا ہے اِس لئے اِسے سات دفعہ دھونا ضروری ہے لیکن اِس پانی سے وُضو کرنے سے اِنسان پاک ہو جاتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر۔50

حضرت عائشہؓ کا حضور ﷺ کے متعلق گمان

اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کے متعلق قرآن میں فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ الٰہیہ سے متّصف ہیں)۔

(سورۃ القلم 68، آیت نمبر۔4)

جس ہستی کے اخلاق حسنہ کی گواہی خدا خود دے رہا ہو، یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ان کے متعلق کسی شک میں مبتلا ہوتیں، ہمارے نزدیک درج ذیل روایت گھڑنے والے نے حضرت عائشہؓ کی شان میں بھی گستاخی کی ہے کہ آپ کو حضور ﷺ پر نعوذ باللہ اعتماد نہیں تھا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر سے گم پایا تو میں نے کہا وہ اپنی لونڈی ماریہ کے پاس چلے گئے ہوں گے، تو میں اُٹھ کر دیوار تلاش کرنے لگی، تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں، تو میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں ڈالا تا کہ دیکھ سکوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا ہے کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اے عائشہ! کیا تجھے تیرے شیطان نے پکڑ لیا تھا۔“ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرا بھی کوئی شیطان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! تمام بنی آدم کا شیطان ہے۔“ میں نے کہا: آپ کا بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: ''ہاں! میرا بھی شیطان ہے، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد فرمادی تو اب میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:28)

باب نمبر۔51

مقام حدیث

اسرائیلی روایتیں بیان کرو

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، اور بنی اسرائیل سے بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنی جگہ جہنّم بنالے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 78)

زمانہ نبوی میں ہی حضور ﷺ سے غلط خبریں منسوب ہونا شروع ہوگئی تھیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، میں نے اسکا نام محمد رکھ دیا ہے اور اُسکی کنیت ابوالقاسم رکھ دی، پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس بات کو ناپسند سمجھتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے نام کو حلال اور کنیت کو حرام کس نے کیا ہے؟'' یا فرمایا: ''کس نے میری کنیت کو حرام اور میرے نام کو حلال کیا ہے؟''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 651)

باب نمبر۔52

احکامات خداوندی کا نافرمان کافر نہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، آپ فرمادیجئے: تم ایمان نہیں لائے، ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال (کے ثواب میں) سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔14)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ

ایمان والے تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچّے ہیں،

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔15)

درج بالاآیات سے واضح ہوتا ہے کہ مومن صرف وہی ہوتا ہے جو ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ پر کاربند ہو جبکہ صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے متعلق صاف صاف فرمایا گیا کہ یہ مومن نہیں۔

قرآن کے اس اعلان کے مقابلے میں درج ذیل روایت میں کہا جا رہا ہے کہ اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرنے کے باوجود انسان مومن ہی رہتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرنے والا کافر نہیں ہوتا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر یوں کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”زانی زنا کرتے وقت ایماندار نہیں رہتا، اور چور چوری کرتے وقت ایماندار نہیں ہوتا، اور لوٹ مار کرنے والا جب وہ لوٹتا ہے تو وہ ایماندار نہیں رہتا، اور آدمی شراب پیتے وقت بھی ایماندار نہیں رہتا۔“

کسی نے کہا: اے امیر المؤمنین! جو زنا کرے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصتوں کی احادیث مبہم رکھنے کا حکم فرماتے تھے، مومن زنا کو حلال سمجھ کر نہیں کرتا، اگر وہ اسے حلال سمجھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مومن چوری کو حلال نہیں سمجھتا، اگر وہ اس کے حلال ہونے پر ایمان لائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ شراب پیئے اور یہ ایمان رکھے کہ وہ اس کے لیے حلال ہے تو وہ کافر ہو گا، اسی طرح لوٹنے والا اس کو مومن ہوتے ہوئے حلال نہیں سمجھتا ہے، اگر اسے حلال سمجھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 53)

باب نمبر۔53

سفارش یا شفاعت

شفاعۃ کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس} ۔اِس کے بعد شفاعۃ کے معنے سفارش اِس لیے ہوگئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس} ۔قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قرآن:

وَجَآئَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ (21/50)

ترجمہ: ” اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔“

{سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کردیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا، اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قرآن:

مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ط (255/2)

ترجمہ: ” کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255}

قرآن:

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ نبا 37 تا 38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے :

قرآن:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (86/43)

ترجمہ: "جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے، اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔" (سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

قرآن:

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (2/2,48/123)

ترجمہ: "اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123}

اِس کے برعکس معجم صغیر للطبرانی کی درج ذیل روایت میں ہے کہ دعائے وسیلہ پڑھنے سے شفاعت لازم ہو جاتی ہے، ملاحظہ کیجئے:

دعائے وسیلہ پڑھنے سے شفاعت لازم ہو جاتی ہے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے میری سفارش لازم ہو جاتی ہے: «اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وِالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ.» "اے اللہ! اس پوری پکار اور کھڑی ہونے والی دعا کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور انہیں اس مقامِ محمود میں پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 126)

سفارش سے جنت

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے تو وہ پُل صراط کے دونوں کناروں سے اس طرح نیچے گریں گے جس طرح پتنگے آگ پر گرتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے جس کو چاہے گا نجات دے دے گا، پھر فرشتوں، نبیوں اور شہداء کو اجازت دی جائے گی تو وہ سفارش کریں گے تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی، اور اللہ تعالیٰ جہنم سے اس شخص کو بھی نکال دیں گے جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو گا۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1094)

سفارش سے جنت

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن میری سفارش میری امّت میں سے اہلِ کبائر کے لیے ہو گی۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1095)

حضور ﷺ تمام مسلمانوں کی سفارش کریں گے جنہوں نے کلمہ پڑھ لیا ہو گا

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں تھے، تو جب ہم بیدار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے، ہم انہیں تلاش کرنے لگے، ہم اسی حال میں تھے کہ ہم نے چکی رگڑنے کی آواز سنی تو ہم اس آواز کے پاس چلے گئے، وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے بستر سے اٹھتے ہیں اور ہم بھی آپ کے آس پاس ہوتے ہیں، پھر آپ ہم میں سے کسی کو بیدار بھی نہیں کرتے، حالانکہ ہم دشمن کی سرزمین میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پاس اللہ تعالیٰ

کی طرف سے ایک پیغام لانے والا آیا، پھر اس نے مجھے دو باتوں میں اختیار دیا، یا تو میری نصف امّت کو اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل کر دے یا سفارش کا موقع عطا فرمائے گا۔ تو میں نے سفارش کو پسند کر لیا۔" ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی سفارش والوں میں کر دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: "اے اللہ ! ابو موسیٰ کو بھی سفارش والوں میں داخل فرما دے۔" پھر ایک اور کہنے لگے: میرے لیے بھی دعا کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوسرا بھی اسی طرح ہے۔" پھر ایک اور نے کہا، تو جب زیادہ لوگ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری سفارش ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دیتا ہو۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1096)

میری امّت کے اہلِ کبائر کے لیے سفارش ہو گی

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امّت کے اہلِ کبائر کے لیے سفارش ہو گی۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1097)

باب نمبر۔54

درود شریف

درود کا معنی و مفہوم

درود عربی زبان کا لفظ نہیں، قرآن میں صلوۃ کا لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔ لفظ صلوۃ جب بھی علیٰ کے صلے میں قرآن میں آتا ہے تو وہاں اس کا معنیٰ تائید و نصرت اور تائید و تحسین وآفرین، حوصلہ افزائی، شاباشی دینے اور دعا کے ہوتے ہیں، جب اچھے کاموں پر کسی انسان کی تائید و تحسین کی جاتی ہے تو اسے صلوت بھیجنا کہتے ہیں جیسے نبی کریم ﷺ کے متعلق اللہ نے فرمایا:

قرآن میں ہے:

قرآن:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ کی تائید و نصرت کرتے ہیں، اے ایمان والو ! تم بھی آپ ﷺ کی تا ئید و نصرت کرو اور نظام کی سلامتی کا باعث بنو۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔56)

درج بالا آیت سے تیرہ آیت قبل اللہ نے مومنوں پر صلوت بھیجتے ہوئے فرمایا:

قرآن:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

اللہ اور اس کے فرشتے تمہاری(مومن کی)تائید و نصرت کرتے ہیں تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے لائے۔

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔43)

ایک مقام پر اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ آپ مومنوں پر صلوت بھیجیں:

قرآن:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

آپ انہیں پاک و صاف کریں اور ان کی تحسین و آفرین کریں(حوصلہ افزائی کریں)آپکی تحسین ان کیلئے باعث سکون ہے۔

(سورۃ التوبہ 9،آیت نمبر۔103)

ایک اور مقام پر مومنین پر صلوت کا ذکر کچھ اس طرح آیا ہے:

قرآن:

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کی تائید و نصرت کی جاتی ہے ان کے رب کی طرف سے اور رحمت بھیجی جاتی ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔157)

درود تسبیح کے دانوں پر پڑھنے والے چند الفاظ کا نام نہیں بلکہ نظام خداوندی کو قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی جہدِ مسلسل کو درود کہتے ہیں، جب دین مذہب میں تبدیل ہوا تو اسلام کی دیگر زندگی بخش اصطلاحات کی طرح اس "صلوت" کو بھی چند الفاظ کا دہرا دینا قرار دے دیا گیا لہٰذا جب اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تم حضور ﷺ پر صلوت بھیجو مطلب حضور ﷺ کے لائے ہوئے نظام کی تائید بھی کرو اور نصرت بھی، تو مذہبی پیشوائیت کی طرف سے کہا گیا کہ حضور ﷺ پر صلوت بھیجنے کا طریقہ یہ کہ "اللھم صلی علی محمد" پڑھ لو تو یہ فریضہ ادا ہو جائے گا، ملاحظہ فرمائیے:

درود شریف

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سلام کو تو ہم نے جان لیا ہے یہ بتائیں کہ ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ درود سکھایا: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.» "اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیج اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمتیں بھیجیں۔ بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی آل پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر برکت بھیجی، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 203)

درود شریف

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: سلام کو تو ہم نے جان لیا، درود آپ پر کس طرح پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یوں کہو: «اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.» ”اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی، بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 207)

درود شریف

سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 950)

درود شریف

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے، جو دس دفعہ درود بھیجے اس پر سو دفعہ رحمت بھیجتا ہے، اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے تو اس کی آنکھوں کے درمیان نفاق سے اور آگ سے بیزاری اور بچاؤ لکھ دیا جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز شہداء کے ساتھ ٹھہرائیں گے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:964)

درود شریف

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کے لیے نکلے توآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والا کوئی نہ ملا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور پیچھے سے طہارت کا برتن دے دیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمرے میں سجدہ کرتے ہوئے پایا تو پیچھے سے ہٹ گئے توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا:
''عمر! تو نے اچھا کیا کہ جب مجھے سجدے میں پایا تو مجھ سے الگ ہو گیا، جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو فرمایا:
''جس نے آپ کی امّت سے آپ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے دس درجے بلند کر دے گا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:973)

درود شریف

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگے تو مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود بھیجے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:981)

باب نمبر۔55

کپڑا پاک کرنے کا طریقہ

کپڑے سے منی کو رگڑ کر اس میں نماز پڑھنا جائز ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بسااوقات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو رگڑتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز ادا کرتے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:139)

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی ثمامہ بوٹی سے کھرچتی تھی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی ثمامہ بوٹی سے کھرچتی تھی۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:154)

باب نمبر-56

ایک ہی غسل سے۔۔۔

دشمنانِ اسلام نے حضور ﷺ پر شہوت پرستی کا الزام لگانے کیلیئے درج ذیل قسم کی روایتیں وضع کیں، ملاحظہ کیجئے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل پر اپنی عورتوں کے پاس جایا کرتے تھے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل پر اپنی عورتوں کے پاس جایا کرتے تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:127)

حضور ﷺ ایک ہی غسل سے نو بیویوں سے صحبت کر لیتے تھے

حدیث:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب عورتوں کے پاس ہو آتے ایک ہی غسل سے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 708)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل میں سبھی بیویوں کا چکر لگا لیتے تھے

حدیث:

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ ". قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي رَافِعٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ، أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَعُودَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ، وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ هَذَا، عَنْ سُفْيَانَ، فَقَالَ: عَنْ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ أَنَسٍ، وَأَبُو عُرْوَةَ هُوَ: مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، وَأَبُو الْخَطَّابِ: قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ، وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل میں سبھی بیویوں کا چکر لگا لیتے تھے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 140)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (سبھی) بیویوں کے پاس ایک ہی غسل میں جاتے (جماع کرتے) تھے

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قال: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قال: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (سبھی) بیویوں کے پاس ایک ہی غسل میں جاتے (جماع کرتے) تھے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 265)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 264)

باب نمبر۔57

حالت جنابت میں نماز

واضعینِ روایات کے بغضِ رسول کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

حضور ﷺ جنابت کی حالت میں نماز پڑھانے لگے تو اچانک یاد آگیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ صبح کی نماز کی تکبیر کہی، پھر اشارہ کر کے چلے گئے، پھر واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک قطرے بہا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''نماز پڑھائی اور فرمایا: ''میں انسان ہوں اور میں جنبی تھا تو بھول گیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:133)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز فجر پڑھانے کیلئے مسجد میں داخل ہوئے تو آپ ؐ کو یاد آگیا کہ میں تو جنبی ہوں لہٰذا آپ ؐ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں اپنی جگہ رہنے کا حکم دیا۔

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطھارۃ حدیث نمبر 233 صفحہ نمبر 134}

جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مصلے پر کھڑے ہو گئے تو تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے جنبی ہونے کا خیال آیا۔

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطھارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134}

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطھارۃ حدیث نمبر 235 صفحہ نمبر 134}

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز کی تکبیر کہہ دی تب آپ کو یاد آیا کہ میں تو جنبی ہوں۔

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطھارۃ حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134}

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نماز پوری کر چکے تو تب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنا جنبی ہونا یاد آیا۔

{سنن ابو داؤد جلد اوّل کتاب الطهارة حدیث نمبر 234 صفحہ نمبر 134}

باب نمبر۔58

ایک بال خشک رہ جانے سے جہنم

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے غسلِ جنابت میں جسم کا ایک بال بھی نہ دھویا تو اس کے ساتھ جہنم میں ایسا اور ایسا سلوک کیا جائے گا۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اسی لیے میں سر کے بالوں کا دشمن ہو گیا ہوں۔ اور آپ اپنے بال کاٹ دیا کرتے تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 141)

باب نمبر۔59

اپنی پیٹھ کو یہودیوں کی طرح دھویا کرو

یہودیوں کی برتری ثابت کرتی ہوئی یہ روایت اپنے اسرائیلی ہونے کا اعلان کر رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

یہودیوں کی طرح پیٹھ دھونے پر اللہ کی تعریف

سیدنا عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ قبا سے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے سنتا ہوں کہ وہ پاکیزگی کے متعلق تمہاری بہت تعریف کرتا ہے، تو یہ کونسی پاکیزگی کی وجہ سے ہے؟'' وہ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کچھ نہیں جانتے مگر اتنی بات ہے کہ ہمارے ہمسائے یہودی پاخانے سے اپنی پیٹھوں کو دھوتے ہیں تو ہم ان کی طرح دھوتے ہیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:134)

باب نمبر۔60

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان ہے

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(46/8)

ترجمہ : '' اور اِطاعت کرو اللہ کی، اور اُس کے رسول ﷺ کی اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بُزدِل ہو جائو گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (اُکھڑ جائے گی) اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

{سورۃ الانفال 8 آیت 46}

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے لیکن درج ذیل حدیث میں اہتمام کر کے مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہی نہیں بلکہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو دائرہ اسلام سے نکال کر شیطان قرار دے دیا گیا ہے:

حدیث:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''اگر وہ انکار کرے تو اس کو روکو، اگر پھر بھی وہ انکار کرے تو اس سے جنگ کرو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 183)

کالا کتا شیطان ہوتا ہے

کالا کتا، عورت اور گدھا نماز توڑ دیتے ہیں

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نماز کو کالا کتا، عورت اور گدھا کاٹ دیتے ہیں۔" عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا کیا وجہ ہے کالا کتا سرخ پیلے سے زیادہ سخت ہے؟ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے بھتیجے! میں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سوال کیا تھا جیسے تو نے مجھ سے کیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: "کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 202)

نماز کو کالا کتا، گدھا اور عورت توڑ دیتے ہیں

کالا کتا شیطان ہوتا ہے

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نماز کو کالا کتا، گدھا اور عورت توڑ دیتے ہیں۔" میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: دوسرے کتوں میں سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ انہوں نے کہا: بھتیجے! میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی جس طرح تو نے مجھ سے پوچھی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 248)

سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نماز کو سیاہ کتا، عورت اور گدھا توڑ دیتے ہیں۔ عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سیاہ کتے کا سفید کتے سے تخصیص کا کیا سبب ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں

نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پوچھا جس طرح تو نے مجھ سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 331)

باب نمبر۔61

تحویل قبلہ

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (96/3)

ترجمہ: ” بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96}

مزید:(33/29,22/26,22/37,22/145,14-142/125,2/2)

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانہ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے، اِسی کو قبلہ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔ مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلہ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ گو کہ یہ طبقہ قرآن میں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کر سکا لیکن وضعی احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کر کے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرا دیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آ گیا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمِ کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس {یروشلم} دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا اِیمان بھی یہی ہے

کہ آپؐ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؐ نے خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا کیں۔ اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنا دیا گیا۔ قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کر دی جائے :

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آرہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ بعد ازاں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک، قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (142/2)

ترجمہ: ''اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔ آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔'' (مفہوم القرآن)

قرآن:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ (143/2)

ترجمہ: " اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تا کہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔" (مفہوم القرآن)

جس نظام کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لے کر آئے اس کا مرکز خانہ کعبہ تھا اور ہے جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس تصوّر سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے :

قرآن:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص (144/2)

ترجمہ: " ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ و تصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔" (مفہوم القرآن)

یہ تھی مختصر اًساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا

اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ پہلے سے موجود قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنالیا گیا۔ یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل حدیث میں کہا گیا ہے :

حدیث:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (پہلے) قبلے سے پھیر کر کعبہ کی طرف کئے گئے تو اس وقت آپ نماز میں تھے، تو وہ اپنے رکوع میں ہی سب پھر گئے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 231)

باب نمبر۔62

نماز

نماز چاشت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"""بنی آدم کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے، اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعت کافی ہیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 265)

حضور ﷺ نے نماز چاشت زندگی میں کبھی نہیں پڑھی

مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ, قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا, قَالَتْ: "إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا".

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے امام مالک نے ابن شہاب زہری سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑ دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا کرنا پسند ہوتا۔ اس خیال سے ترک کر دیتے کہ دوسرے صحابہ بھی اس پر (آپ کو دیکھ کر) عمل شروع کر دیں اور اس طرح وہ کام ان پر فرض ہو جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔1128)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔1103)

ایک کپڑے میں نماز سنت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھی۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:233)

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے، اور اس کو اپنے اوپر لپیٹے ہوئے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:284)

ایک ہی کپڑا لپیٹنا منع ہے

حدیث:

وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جس کو احتباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5499)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5500)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5501)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5502)

پہلے نماز پھر کھانا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کھانے وغیرہ کے لیے مغرب کی نماز کو مؤخر نہیں کرتے تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 286)

پہلے کھانا پھر نماز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا تیار ہو اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو رات کا کھانا پہلے کھا لو۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:297)

پہلے کھانا پھر نماز

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز قائم کی جائے اور رات کا کھانا بھی تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:312)

پہلے کھانا پھر نماز

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی ہو جائے اور رات کا کھانا بھی تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:320)

خاوند کی نافرمان عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو آدمی ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی۔ ایک وہ غلام جو اپنے مالکوں سے بھاگ گیا ہو جب تک اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے، اور وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو یہاں تک کہ وہ اپنی نافرمانی سے باز آجائے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:242)

امام سے پہلے سر اٹھانے سے گدھا بننے کا خطرہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھاتا ہے وہ اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل دے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:216)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کیا کرتے تھے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کیا کرتے تھے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:269)

نماز میں جوتے رکھنے کی جگہ

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بھی اپنے جوتے نماز میں اتارے تو انہیں اپنے سامنے نہ کرے تا کہ ان سے وہ خود گنہگار ہو، اور پیچھے بھی نہ اتارے تا کہ ان کے ساتھ اس کا دوسرا مسلمان بھائی گنہگار ہو، بلکہ ان کو اپنی ٹانگوں کے درمیان رکھے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 282)

باب نمبر۔63

نماز جنازہ

نماز جنازہ کی کتنی تکبیریں ہیں، ملاحظہ کیجئے:

جنازے کی چار تکبیریں

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 341)

جنازہ میں پانچ تکبیریں

حدیث:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: " كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا "، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا ".

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں اور ہم نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کہتے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2216)

نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّافِعِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَبَّرَ خَمْسًا ".

عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرات کہیں۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1506)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1505)

نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قال: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قال: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قال: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ " صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، وَقَالَ: كَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھائی تو (اس میں) پانچ تکبیریں کہیں، اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اتنی ہی تکبیریں کہیں تھیں۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1984)

جنازے کیلئے تعظیماً کھڑا ہونا

حضور ﷺ یہودی کے جنازے کیلئے کھڑے ہو گئے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، کیونکہ وہ یہودی کا جنازہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہوئے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:344)

جنازے کیلئے تعظیماً کھڑا ہونے کے متعلق دیگر کتب روایات کا موقف:

جنازہ گزرتے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ

حدیث:

اخبرنا يحيى بن درست، قال: حدثنا ابو إسماعيل، عن يحيى، ان ابا سلمة حدثه، عن ابي سعيد، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إذا مرت بكم جنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعد حتى توضع".

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تمہارے (سامنے) سے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ، (اور) جو (جنازے) کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1915)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1916)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1917)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1918)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1919)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1920)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1921)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1929)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1930)

جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کی وجہ: کیا یہ روح نہیں ہے؟

حدیث:

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قال: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قال: كَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَقَالَا: "مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا".

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تھے۔ان دونوں کے قریب سے ایک جنازہ لے جایا گیا، تو دونوں کھڑے ہو گئے تو ان سے کہا گیا: یہ تو ذمی ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے جایا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے، تو آپ سے عرض کیا گیا یہ تو یہودی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''کیا یہ روح نہیں ہے؟''۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1922)

دوسری وجہ

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قال: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ. ح وأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قال: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قال: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ، فَقَالَ: "إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا"، اللَّفْظُ لِخَالِدٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ جنازہ (ایک) یہودی عورت کا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”موت ایک قسم کی ہیبت ہے، تو جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ“، یہ الفاظ خالد کے ہیں۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1923)

حضور ﷺ صرف ایک دفعہ یہودی عورت کے جنازے کیلئے کھڑے ہوئے تھے، اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قال: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قال: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَمْرُ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: "إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذَلِكَ".

ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے (اتنے میں) ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے، تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابوموسیٰ اشعری کا حکم ہے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، (پھر) اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1924)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1925)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1926)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1927)

حضور ﷺ نے ناپسند کیا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو، اس وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے

حدیث:

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، قال: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ الْحَسَنُ: "إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا، فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ".

محمد بن علی الباقر کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا، تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستے میں بیٹھے تھے تو آپ نے ناپسند کیا کہ ایک یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو تو آپ کھڑے ہو گئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1928)

حضور ﷺ جنازے کیلئے نہیں بلکہ فرشتوں کی تکریم کیلئے کھڑے ہوئے تھے

حدیث:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قال: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قال: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، "أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ، فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: "إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے کہا گیا: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم فرشتوں (کی تکریم میں) کھڑے ہوئے ہیں، (نہ کہ جنازہ کی)۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1931)

باب نمبر۔64

روزہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالا تھا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالا تھا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:377)

روزہ دار سوتے وقت سرمہ نہ لگائے۔

حدیث : ”عبدالرحمن بن نعمان نے نعمان بن معبد سے اور انہوں نے حضرت معبد بن ہوذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوتے وقت مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا حکم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ روزہ دار اس سے بچے۔“

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر605 صفحہ نمبر 234}

امہات المومنینؓ کی شان کو کم کرنے کیلیئے درج ذیل روایت میں کہا جا رہا ہے کہ اچھا کھانا ملنے کی صورت میں یہ اپنا روزہ توڑ دیتی تھیں گویا انہیں روزے کی اہمیت کا کچھ پاس نہ تھا (العیاذ باللہ) ملاحظہ کیجئے:

امہات المومنینؓ اچھا کھانا ملنے پر روزہ توڑ دیتی تھیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، وہ دونوں روزہ دار تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے تو وہ دونوں کچھ کھا رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے پوچھا: ''کیا تمہارا روزہ نہیں تھا؟'' وہ کہنے لگیں: ہم روزہ دار ہی تھیں مگر ہمیں یہ کھانا بطورِ ہدیہ آیا اور ہمیں اچھا لگا تو ہم کھانے لگیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی جگہ ایک اور دن کا روزہ رکھنا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 383)

شہوت پرستی

درج ذیل روایت میں حضور ﷺ کی ذات اقدس پر شہوت پرستی کا الزام لگایا جارہا ہے کہ آپ پورا سال حضرت عائشہؓ کو روزہ رکھنے کا موقع ہی نہ دیتے تھے، ملاحظہ کیجئے:

روزہ نہ رکھ سکنے کی وجہ؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں رمضان کے کچھ دن روزہ (کسی مجبوری میں) چھوڑ دیتی ہوں تو ان کو شعبان سے پہلے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے قضاء نہ دے سکتی۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 385)

صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا درست نہیں

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔“ ہم نے کہا: ہمارا روزہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے کل بھی روزہ رکھا ہے؟“ ہم نے کہا: نہیں! فرمایا: ”کیا تم کل کا روزہ بھی رکھنا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: “نہیں! فرمایا: ”پھر قریب ہو کر یہ کھانا کھاؤ کیونکہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا درست نہیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:388)

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (165/6)

ترجمہ:”کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

{سورۃ الانعام 6 آیت 165}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (48/2)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ2آیت48}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

" اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط (286/2)

”اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔“(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت6۔سورۃ الفاطر 35 آیت18۔حٰم السجدۃ 41آیت46۔سورۃ الانعام 6آیت52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور 24آیت54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت15۔سورۃ الانعام 6آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت38۔سورۃ العنکبوت 29آیت33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

ماں کے قضا روزے بیٹی رکھے

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:ایک عورت نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !میری ماں مر گئی اور اس پر کچھ ”روزے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھ۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 393)

عاشورہ کا روزہ منسوخ ہو گیا

سیدنا علقمہ کہتے ہیں: میں عاشوراء کے دن سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ان کے سامنے ایک ثرید کا پیالہ پڑا ہوا تھا، میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا یہ عاشوراء کا دن نہیں ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! عاشوراء کا دن ہے۔ ہم عاشوراء کا روزہ رمضان کی فرضیت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا کرتے تھے، جب رمضان فرض ہو گیا تو اس نے عاشوراء کا روزہ منسوخ کر دیا۔ پھر فرمایا: بیٹھو۔ تو میں بیٹھ گیا اور کھانے لگا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 401)

باب نمبر-65

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی

معجم صغیر للطبرانی کی درج ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: دو ستونوں کے درمیان۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:438)

حدیث کی دیگر کتب میں کیا لکھا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی

حدیث:

حدثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حميد، جميعا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ، قَالَ عبد: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ، وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: " أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ، حَتَّى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هَذِهِ الْقِبْلَةُ "، قُلْتُ لَهُ: مَا نَوَاحِيهَا، أَفِي زَوَايَاهَا، قَالَ: " بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ ".

ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تم نے سنا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانے کا، کہا عطاء نے کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اس کے اندر

جانے سے مگر میں نے ان کو سنا کہ کہتے تھے کہ خبر دی مجھ کو سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ میں تو ہر طرف اس میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا: ”یہی قبلہ ہے۔“ میں نے ان سے کہا کہ کیا حکم ہے اس کے کناروں کا؟ اور کیا حکم ہے اس کے کونوں میں نماز کا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3237)

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3238)

حضور ﷺ بیت اللہ کے اندر داخل ہی نہیں ہوئے

حدیث:

وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ؟ قَالَ: لَا.

اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا داخل ہوئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں اپنے عمرہ کی حالت میں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3239)

حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی یا صرف تکبیر کہی، صحابہؓ لاعلم

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ بِلَالٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ". قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ يُصَلِّ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ، قَالَ: وَفِي الْبَاب

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ بِلَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ بَأْسًا، وقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ، وَكَرِهَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ فِي الْكَعْبَةِ، وقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ، لِأَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ.

بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی۔ جب کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آپ نے نماز نہیں پڑھی بلکہ آپ نے صرف تکبیر کہی۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 874)

باب نمبر۔66

حج بدل

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ط (46/41)

ترجمہ:” جس نے اچھے عمل کیے تو اپنی ذات کیلئے کیے اور جس نے بُرائی کی اُس کا وبال اُسی پر ہو گا۔“

{سورۃ حٰمٓ السجدہ سورہ نمبر41آیت نمبر46}

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ج

” کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

{سورۃ الانعام6آیت165}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ2آیت48}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

ٰٓيٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا ط لَھَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡھَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ط

"اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔"(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خیال سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

قرآن:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت6۔سورۃ الفاطر 35 آیت 18۔حٰم السجدۃ 41آیت46۔سورۃ الانعام 6آیت52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور

24آیت54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت15۔سورۃ الانعام 6آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت38۔سورۃ العنکبوت 29آیت33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت30۔

اِن آیات میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اِنسان کے اچھے یا بُرے عمل کا فائدہ یا نقصان صرف اُسی کو ہوتا ہے لیکن معجم صغیر للطبرانی کی درج ذیل احادیث میں قرآن کی درج بالا آیات کا اِنکار کیا جا رہا ہے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حج بدل

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہنے لگا: میرا باپ بوڑھا ہے، حج نہیں کر سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اس پر قرضہ ہو تو کیا تو ادا کرے گا؟“ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اللہ کا قرضہ ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔ اس کی طرف سے حج کرو۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 441)

حج بدل

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو کہنے لگا: میرا باپ بوڑھا ہے، حج نہیں کر سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 453)

باب نمبر۔67

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 473)

جبکہ حدیث کی دیگر کتب میں بتایا گیا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود منع کیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

محرم اپنا یا کسی کا نکاح نہ کرے اور نہ خطبہ دے

حدیث:

حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ: فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ، فقَالَ أَبَانُ، سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكَحُ، وَلَا يَخْطُبُ".

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے۔“ (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3446)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3447)

محرم اپنا یا کسی کا نکاح نہ کرے، نہ منگنی کا پیغام دے اور نہ خطبہ دے

حدیث:

وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حدثنا عَبْدُ الْأَعْلَى. ح وحَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَا جَمِيعًا: حدثنا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكَحُ، وَلَا يَخْطُبُ".

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ نہ محرم خود نکاح کرے، نہ کسی کا کروائے اور نہ منگنی کا پیغام دے۔“

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3448)

محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کرا سکتا ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَأَحَبَّ أَنْ يُشْهِدَكَ ذَلِكَ، قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا، إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ، وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي رَافِعٍ، وَمَيْمُونَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَابْنُ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ

فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاق لَا يَرَوْنَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ، قَالُوا: فَإِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی چاہی، تو انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا، وہ مکہ میں امیر حج تھے۔میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے بھائی اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کو اس پر گواہ بنائیں، تو انہوں نے کہا: میں انہیں ایک گنوار اعرابی سمجھتا ہوں، محرم نہ خود نکاح کر سکتا اور نہ کسی کا نکاح کرا سکتا ہے - «أو كما قال» - پھر انہوں نے (اپنے والد) عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی کے مثل بیان کیا، وہ اسے مرفوع روایت کر رہے تھے۔

(سنن ترمذی،حدیث نمبر: 840)

حضور ﷺ کا حکم کہ حالت احرام میں نکاح نہ کرو نہ کراؤاور نہ پیغام دو

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ".

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”محرم نہ تو اپنا نکاح کرے،اور نہ دوسرے کا نکاح کرائے،اور نہ ہی شادی کا پیغام دے“۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1966)

محرم نہ نکاح کرے اور نہ کروائے۔

حدیث : " عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان بن عفان کیلئے یہ پوچھتے ہوئے پیغام بھیجا اور ابان ان دنوں حاجیوں کے امیر تھے اور وہ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کر دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں شمولیت فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے۔"

{سنن ابو داؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 77 صفحہ نمبر 43}

محرم نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

حدیث : " حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ۔ پھر اسی طرح ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور پیغام نکاح بھی نہ دے۔"

{سنن ابو داؤد جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 78 صفحہ نمبر 44}

باب نمبر۔68

بلی کا جوٹھا پاک ہے

بلی کا جوٹھا پاک ہے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین جس کو بطحان کہا جاتا ہے، کی طرف گئے تو فرمایا: ”انس! میرے لیے وضو کا پانی ڈالو۔“ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برتن میں پانی ڈال دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت پوری کر کے تشریف لائے تو اس برتن کی طرف گئے، جب کہ بلی نے آ کر اس میں منہ ڈال دیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ بلی نے پانی پی لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ بلی کی بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے انس! بلی گھر کے سامان میں سے ہے، یہ کسی چیز کو پلید نہیں کرتی، اور نہ گندہ کرتی ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:123)

باب نمبر۔69

لہسن خبیث درخت ہے

لہسن خبیث درخت ہے

سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جنگ کی تو ہمیں یہود کے گھریلو گدھوں میں سے کچھ گدھے ملے، تو ہم نے ان کو ذبح کر کے پکا لیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ منادی کرے کہ گھریلو گدھوں کے گوشت حلال نہیں ہیں، انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے۔ اس زمین کے باغوں میں انہیں ثوم (لہسن) اور پیاز ملا، لوگ بھوکے تھے تو انہوں نے اسے کھایا، اور آرام کرنے لگے تو مسجد ثوم کی بو اور پیاز سے بھر گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اس خبیث درخت سے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:170)

باب نمبر۔70

اذان

اذان دینے کے بعد مسجد سے نکلنے والا نافرمان ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے ایک آدمی کو مؤذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے باہر دیکھا تو کہنے لگے: یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:162)

اذان دینے سے پوری بستی اس دن عذاب سے محفوظ ہو جاتی ہے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مؤذن کسی بستی میں اذان کہہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو اپنے عذاب سے اس دن بچا لیتے ہیں۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:246)

باب نمبر۔71

اللہ بھی نماز پڑھتا ہے

اللہ کی نماز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے کہا: اے جبریل! کیا اللہ تعالیٰ بھی صلاۃ ادا فرماتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا: اس کی صلاۃ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي» ''میں ہر عیب سے اور ہر ایک نقص سے پاک ہوں، میری ''رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔'' دو دفعہ فرمایا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 179)

باب نمبر۔72

جمعہ

جمعہ نہ پڑھنے والے جہنمی

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعے کے دن حاضر ہوا کرو، اور امام کے قریب ہو کر بیٹھو، کوئی آدمی اہلِ جنت سے ہوتا ہے مگر وہ جمعے کی نماز سے پیچھے رہنے لگتا ہے تو وہ جنت سے بھی پیچھے کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ جنت والوں سے ہوتا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:222)

باب نمبر۔73

حج کا متعہ

’’سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حج کا متعہ ہم اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:431)

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:432)

باب نمبر۔74

زبردستی شادی

سیدہ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منگنی کی تو وہ کہنے لگی: میں نے اپنے خاوند سے یہ عہد کیا ہے کہ اس کے بعد کسی سے شادی نہیں کروں گی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بات درست نہیں ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:498)

باب نمبر۔75

عورتوں کا ختنہ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا مدینہ میں ختنہ کرنے والی کو فرمایا: ”جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو نیچے سے تھوڑا لیا کر، اور زیادہ کاٹنے میں مبالغہ نہ کر، کیونکہ یہ چہرے کو زیادہ رونق دینے والا اور خاوند کو زیادہ خوش رکھنے والا ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:505)

باب نمبر۔76

اللہ تعالیٰ خود بھاؤ مقرر کرنے والا ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھاؤ اور قیمتیں بہت بڑھ گئیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھاؤ مقرر فرما دیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خود بھاؤ مقرر کرنے والا ہے، وہ ہر چیز کو اپنے کنٹرول میں بھی کرتا ہے اور اسے کھولتا بھی ہے، اور مجھے امید ہے کہ میں جب اللہ تعالیٰ کو ملوں گا تو کسی پر کوئی ظلم و زیادتی میرے ذمہ نہ ہو گی جو وہ اپنی عزت یا مال کے عوض مجھ سے مطالبہ کرے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:542)

باب نمبر۔77

خدا

کیا خدا انسانوں کے عمل کو دیکھ کر کچھ فرض لاگو کرتا ہے؟

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف میں آٹھ رکعت (تراویح) اور وتر پڑھایا، پھر جب آئندہ رات ہوئی تو ہم مسجد میں اکٹھے ہو گئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر نکلنے پر امید رکھے رہے، پھر ہم اس ہی میں رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پھر ہم اپنے گھروں میں چلے گئے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم گزشتہ رات باہر رہے اور امید رکھے رہے کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے خطرہ تھا کہ کہیں تم پر لکھ نہ دیا جائے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:384)

اللہ کو کوئی علم نہیں کہ اس کی مخلوق بھوکی ہے، ہاں جو اس کو اطلاع پہنچائے اسے سال کا راشن بھیج دیتا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص بھوکا اور ضرورت مند ہو اور اپنی ضرورت کو اللہ تک پہنچائے، تو اللہ پر لازم ہو جاتا ہے اس کی ایک سال کی حلال روزی کھول دے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:403)

باب نمبر۔78

کالے رنگ کی اہمیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اسی سند کے ساتھ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:599)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ پگڑی تھی

سّیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں جب داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ پگڑی تھی۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:603)

باب نمبر۔79

بگڑی شکلیں

گوہ (سانڈا) ایک امت تھی جس کی شکل بگاڑ دی گئی

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ (سانڈا) کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک امّت ہے جس کی شکل بدل دی گئی ہے۔'' واللہ اعلم

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 622)

چوہا بگڑی ہوئی (امت کی) شکل ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''چوہا بگڑی ہوئی (امت کی) شکل ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ یہ بکری کا دودھ پیتا ہے اور اونٹ کا دودھ نہیں پیتا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 641)

باب نمبر۔80

کھسروں پر لعنت

کھسروں پر لعنت، انہیں اپنے گھروں میں داخلے کی اجازت مت دو

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مخنثین کو لعنت کرے۔'' اور فرمایا: ''ان کو اپنے گھروں کے اندر جانے کی اجازت نہ دیا کرو۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:650)

باب نمبر۔81

چاٹو یا چٹاؤ

انگلیوں کو چاٹنا سنت ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:655)

باب نمبر۔82

حمزہؓ کی بیٹی نظرانداز کیوں؟

آپ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نظرانداز کیوں کر رکھا ہے؟

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا: آپ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نظر انداز کیوں کر رکھا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:504)

باب نمبر۔83

جو مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص اپنی مونچھیں نہ لے (یعنی نہ کاٹے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 607)

باب نمبر۔84

جنتی دوبارہ کنوارے ہو جائیں گے

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنتی جب اپنی عورتوں سے ہم بستر ہوں گے تو وہ دوبارہ کنوارے بن جائیں گے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 809)

باب نمبر۔85

مجھے عار دلائی جائے گی کہ یہ شاہی لباس گھٹیا لوگوں کو پہنا رہا ہے (شیعہ روایت)

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہونا معلوم ہوا تو میں اپنی قوم کی طرف سے وفد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے آیا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو ملا تو وہ مجھے کہنے لگے: آپ کے آنے سے تین دن قبل انہوں نے ہمیں آپ کے متعلق خوشخبری دی تھی، اور کہا: ''تمہارے پاس وائل بن حجر آئے گا۔'' (وائل کہتے ہیں) پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید کہا اور مجھے اپنے قریب بٹھایا اور میرے لیے اپنی چادر بچھائی اور اس پر مجھے بٹھایا، پھر لوگوں کو بلایا، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور مجھے بھی منبر پر چڑھایا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تعریف کی اور فرمایا: ''لوگو! یہ وائل بن حجر ہیں، یہ تمہارے پاس بڑے دور کے شہروں سے آیا ہے، اور یہ اپنی خوشی سے آیا ہے، اسے کسی نے مجبور نہیں کیا، اور یہ بادشاہوں کی اولاد سے باقی رہے ہوئے ہیں۔ اے وائل! تجھ میں اور تیری اولاد میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور مجھے بھی اتار لیا، اور مجھے مدینے سے دور ایک جگہ میں مہمان رکھا اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ٹھہرائے، میں نکلا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی میرے ساتھ تھے، جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو انہوں نے مجھے کہا: وائل! میرے پاؤں کے اندر تک شدید گرمی پہنچ چکی ہے اس لیے آپ مجھے بھی ساتھ پیچھے بٹھالیں، میں نے کہا: میں تم پر اس اونٹنی سے بخل نہیں کرتا لیکن میں بادشاہوں کے ارداف سے نہیں، اور میں نہیں چاہتا کہ یہ عار دلایا جاؤں کہ اس پر تجھے بھی سوار کروں۔ پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اپنا جوتا ہی دے دو تاکہ میں سورج کی گرمی سے بچ سکوں۔ تو میں نے کہا: میں ان جوتوں سے

تجھ سے بخل نہیں کرتا لیکن میں بادشاہوں کا لباس تمہیں پہناؤں تو مجھے عار دلائی جائے گی کہ یہ شاہی لباس گھٹیا لوگوں کو پہنا رہا ہے۔ جب میں نے اپنی قوم کے پاس واپس آنا چاہا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین گرامی نامے عطا کیے۔ ایک میرا تھا جس میں مجھے خصوصی طور پر فضیلت دی، اور ایک میرے اہلِ بیت کے لیے تھا جس میں ان کے لیے وہاں کے اموال ہوں گے، اور ایک میرے لیے اور میری قوم کے لیے تھا۔ جو خط صرف میرے لیے تھا اس میں تھا: ''«بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ» محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مہاجرین ابی امیہ کی طرف کہ وائل صدقات وغیرہ وصول کریں گے، اور قوم کے سردار ہوں گے، وہ حضر موت سے جس جگہ بھی ہوں سردار ہوں گے۔'' جو خط میرے لیے اور میرے اہلِ بیت کے لیے تھا اس میں یہ تھا: '' «بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ» محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مہاجرین ابی امیہ کی طرف جو معشر، ضمعاج، اور شنوئہ کے سردار ہیں، ان کے لیے بادشاہی اور راستے، اسی طرح آبادی، سمندر، نمک، اور حفاظتی مقامات بھی ان کے ہیں۔ ان کے جو مال ہیں وہ ان کے وارث ہوں گے، اور جو بھی حضر موت کی اوپر والی جانب یا نیچے والی وہ مال ان کے ہیں۔ میری طرف سے یہ معاہدہ اور پناہ ہے، اے اللہ! تو ان کا ہمسایہ ہے اور مسلمان بھی ان کے معاون ہوں گے۔'' اور جو خط ان کے اور ان کی قوم کے متعلق تھا اس میں یہ تھا: '' «بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ» محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وائل کی طرف اور مہاجرین ابو امیہ کے سرداروں اور بڑے لوگوں کی طرف جو حضر موت میں ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، جو اونٹوں اور بکریوں وغیرہ کے ریوڑ سے اور ان کے بچوں سے بھی لی جائے۔ عامل اور حاکم مال کو ادھر ادھر کھینچ کر نہ لے جائیں، اور عامل لوگوں کو اپنے پاس نہ بلائے، نکاحِ شغار بلا مہر جائز نہیں، دھوکہ نہ کریں نہ کسی کو فریب دیں، یہ اسلام میں درست نہیں۔ سرایا میں سے ہر دس کے لیے جو کچھ وہ اٹھا کر برابر برابر کھجوریں ہیں جس نے پکنے سے پہلے کھیتی بیچی تو اس نے گویا سود کا معاملہ کیا، اور ہر مسکر حرام ہے۔'' پھر جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بادشاہ بنے تو بسر بن ارطاۃ نام کا قریش سے ایک آدمی لشکر دے کر بھیجا اور کہا: میں نے اس علاقے کو اپنے کنٹرول میں لیا ہوا

ہے، تم اپنا لشکر لے کر شام کے مونہوں سے نکل جاؤ، جب شام تم سے پیچھے رہ جائے تو دیکھو جو شخص بھی میری اطاعت سے انکار کرے اسے مار ڈالو، جب مدینے میں جاؤ تو وہاں بھی جو شخص میری اطاعت سے انکار کرے اس کو مار ڈالو، پھر حضر موت جاؤ وہاں بھی جو شخص میری اطاعت سے انکار کرے اسے مار ڈالو، اگر تمہیں وائل نظر آئے تو اس کو میرے پاس لے آؤ، بسر بن ارطاۃ نے اسی طرح کیا اور دیکھا وائل زندہ ہیں تو انہیں وہ ان کے پاس لے آیا تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے ملاقات کے لیے بلایا اور اجازت دی اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ میرا تخت بہتر ہے یا تیری اونٹنی کی پیٹھ ؟ تو میں نے کہا: امیر المؤمنین ! میں نیا نیا جاہلیت سے مسلمان ہوا تھا اور جاہلیت کا رسم و رواج یہی تھا، اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام سے سرفراز فرمایا تو آپ نے اسلام کی سیرت اور طریقے کی وجہ سے مجھ سے یہ سلوک کیا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اچھا ہماری مدد کرنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے اور تو نے عثمان پر اعتماد کیا انہیں اپنا سسرال بنایا؟ میں نے کہا: آپ نے ایسے آدمی سے جنگ کی جو بہ نسبت عثمان تمہارا زیادہ حق دار تھا۔ اور عثمان کا مجھ سے زیادہ حقدار اور کون ہو سکتا ہے۔ اور میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ بھائی نسبت چچازاد کے زیادہ حق دار ہوتا ہے۔ اور میں مہاجرین سے جنگ نہیں کرتا۔ تو انہوں نے کہا: کیا ہم مہاجرین نہیں ہیں؟ میں نے کہا: اسی لیے ہم تم سب سے الگ رہے، اور ایک اور دلیل ہے: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک مشرق کی طرف اٹھایا، بہت سارے لوگ وہاں تھے، پھر اپنی نظر واپس کر لی اور فرمایا: ”تمہارے پاس ایسے فتنے آئیں گے جو اندھیری رات کو توڑ دیں گے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کی بات کو بہت شدت سے ذکر کیا، اور ان کے جلدی آنے کی بات اور ان کی برائی ذکر کی، میں کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ کون لوگ ہوں گے اور کون سے فتنے ہوں گے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے وائل ! جب اسلام میں دو تلواریں مختلف چلنا شروع کر دیں تو دونوں سے الگ رہنا۔“ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم شیعہ ہو گئے ہو، میں نے کہا: نہیں ! بلکہ میں مسلمانوں کا خیر خواہ بن گیا ہوں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو یہ جانتا تھا اور تو نے یہ بات سنی

تھی، تو پھر مجھے کونسی چیز لائی تھی، میں کہا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ محمد بن مسلمہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت کیا کہا تھا؟ وہ اپنی تلوار لے کر گئے، جا کر ایک پتھر پر ماری اور توڑ دی۔ پھر انہوں نے کہا: یہ لوگ ہم پر حملہ کرتے ہیں، میں نے کہا: پھر تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق کیا کرو گے: ''جس نے انصار کو دوست رکھا تو وہ مجھے دوست رکھنے کی وجہ سے ہے، اور جس نے انصار کو برا سمجھا تو اس نے مجھے برا سمجھنے کی وجہ سے برا سمجھا۔'' انہوں نے کہا: اب میں تمہیں حضرموت نہیں بھیجوں گا، اس لیے کوئی شہر پسند کر لو، میں تمہیں وہاں بھیجوں گا۔ میں نے کہا: میرے قبیلے کے لوگ شام میں ہیں اور میرے گھر والے کوفے میں ہیں، انہوں نے کہا: قبیلے والے دس آدمیوں سے تیرے گھر والا ایک آدمی بہتر ہے۔ میں نے کہا: میں حضرموت کو خوشی سے نہیں جاتا اور مسلمان مہاجر کو لائق نہیں کہ وہ اپنی ہجرت کی جگہ کو واپس جائے، ہاں کوئی وجہ ہو تو جا سکتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: تیرے لیے کونسی وجہ ہے؟ میں نے کہا: میرے لیے اس کی وجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فتنوں کے متعلق فرمان ہے۔ تو تم نے جہاں بھی اختلاف کیا ہم تم سے الگ ہو گئے، اور جب تم اکٹھے ہو گئے تو ہم تمہارے پاس اکٹھے ہو گئے، تو یہ علت ہے۔ پھر وہ کہنے لگے: میں تجھے کوفے کا حاکم بناتا ہوں، لہٰذا ادھر چلے جاؤ، میں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھ سے اس چیز کا ارادہ کیا مگر میں نے انکار کر دیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہی ارادہ کیا تو میں نے ان سے بھی انکار کر دیا، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی چاہا تھا مگر میں نے پھر انکار کر دیا اور میں نے ان کی بیعت بھی ترک نہیں کی۔ میرے پاس سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خط آیا تھا جب کہ ہمارے علاقے کے لوگ مرتد ہو گئے تھے، تو میں کھڑا ہو گیا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی طرف ولایت کے بغیر ہی واپس کر دیا۔ پھر انہوں نے عبدالرحمٰن بن الحکم کو بلا کر کہا: میں تمہیں کوفے کا گورنر بناتا ہوں اور وائل کو لے جاؤ، ان کی عزت افزائی کرو اور ان کی ضرورتیں پوری کرو۔ انہوں نے کہا: امیر صاحب! آپ نے میرے متعلق اچھا گمان نہیں رکھا، تم مجھے ایسے شخص کی عزت افزائی کا حکم دے رہے ہو جس کی عزت افزائی کرتے

ہوئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا اور سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کو اور آپ کو بھی، تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات سے بڑے خوش ہوئے۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں ان کے ساتھ کوفے میں آیا، پھر تھوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہو گئے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:910)

باب نمبر۔86

ہوا اللہ تعالیٰ کی خوشبو سے بنی ہے

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اتنا نادم کسی بات پر نہیں ہوا جتنا نادم اس بات پر ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کے متعلق کچھ نہ پوچھا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہوا کس چیز سے بنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی خوشبو سے، جس کو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ بھی بھیجتا ہے اور عذاب کے ساتھ بھی۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:985)

باب نمبر۔87

لونڈی اپنے بال کھول کر رکھے

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کو جم (یعنی کندھوں تک) بال رکھنے سے اور لونڈی کو عقیصہ (یعنی اکٹھے اور جمع کئے ہوئے) بال رکھنے سے منع فرمایا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:681)

باب نمبر۔88

حضرت یعقوبؑ کی نابینا ہونے کہ وجہ

اللہ نے یعقوبؑ کو اس لئے نابینا کیا کہ انہوں نے ایک سوالی کو کھانا نہیں دیا تھا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یعقوب علیہ السلام کا ایک منہ بولا بھائی تھا، اس نے ایک دن یعقوب علیہ السلام سے کہا: یعقوب! تمہاری نظر کیوں چلی گئی اور پیٹھ ٹیڑھی کیوں ہوگئی؟ انہوں نے کہا: یوسف علیہ السلام پر رونے سے میری نظر جاتی رہی اور اپنے بیٹے بنیامین کے غم نے میری پیٹھ ٹیڑھی کر دی۔ اسی وقت جبریل علیہ السلام آگئے اور کہنے لگے: اے یعقوب علیہ السلام! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: کیا تم حیا محسوس نہیں کرتے کہ میری شکایت میرے علاوہ اور لوگوں سے کر رہے ہو، تو یعقوب علیہ السلام کہنے لگے: «﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ﴾» ”یقیناً میں اپنے دکھ اور غم کی شکایت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کرتا ہوں۔“ جبریل علیہ السلام نے کہا: اے یعقوب! آپ جس کی طرف شکایت کرتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتے ہیں۔ پھر یعقوب علیہ السلام کہنے لگے: اے میرے رب! کیا تم بڑے بوڑھے پر رحم نہیں کرتے، اے اللہ تعالیٰ! تو نے میری نظر لے لی، میری پیٹھ ٹیڑھی کر دی، تو میرا پھول یوسف مجھے واپس دے دے تاکہ میں اس کو اپنی موت سے پہلے سونگھ لوں، اے اللہ! پھر جو سلوک مجھ سے کرنا چاہو کر لینا۔ پھر جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: یعقوب! اللہ تعالیٰ تمہیں سلام کہتے ہیں اور یہ ارشاد فرماتے ہیں: ”خوش ہو جاؤ اور تمہارا دل خوش ہو جائے، مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے اگر وہ دونوں مر بھی گئے ہوتے تو میں ضرور انہیں تمہارے لیے زندہ کر دیتا۔ اب تم مساکین کے کھانے کا انتظام کرو کیونکہ مجھے سب سے پیارے بندے مساکین ہیں اور تم جانتے ہو تیری نظر کیوں لے لی تھی، اور تیری پیٹھ کیوں ٹیڑھی کر دی تھی، اور یوسف کے بھائیوں نے جو کچھ بھی کیا وہ کیوں کر دیا، کیونکہ تم نے ایک بکری ذبح

کی تو تمہارے پاس مسکین آیا حالانکہ وہ روزہ دار تھا تو تم نے اسے کھانا نہیں دیا۔'' اور یعقوب علیہ السلام اس کے بعد جب صبح کا کھانا کھانے کا ارادہ کرتے تو ایک منادی کرنے والا بھیجتے جو یہ منادی کرتا کہ اگر مساکین سے کوئی شخص روزہ دار ہے تو وہ آئے اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ روزہ افطار کرے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1032)

باب نمبر۔89

متفرق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عورتوں کی حالت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے وہ چیز دیکھ لیتے جو ہم نے دیکھ لی ہیں تو جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئیں اسی طرح یہ روک دی جاتیں۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:169)

مؤمن پر جب تک قرضہ ہو اس کی جان لٹکی رہتی ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤمن پر جب تک قرضہ ہو اس کی جان لٹکی رہتی ہے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:365)

یہاں تک کہ خاوند کو غائب پانے والی استرا استعمال کرے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب ہم مدینے کے قریب ہوئے تو میں جلدی سے گھر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ٹھہرو! یہاں تک کہ خاوند کو غائب پانے والی استرا استعمال کرے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی کرے۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:490)

”جن“ کو مارنے سے بندہ مر گیا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں یہ شخص بھی تھا، جب لوگ واپس آئے تو اس شخص نے اپنے گھر کی طرف جلد آنے کی کوشش کی تو ناگہان اس نے اپنی بیوی کو دروازے پر کھڑی دیکھ لیا، اسے غیرت آئی تو اس نے نیزہ مارنا چاہا، وہ کہنے لگی: جلدی نہ کرو، پہلے گھر کے اندر جا کر دیکھ لو کہ اندر کیا ہے؟ وہ اندر گیا تو اسے بستر پر ایک لیٹا ہوا سانپ نظر آیا، تو اس نے اس کو وہ نیزہ مارا جس سے وہ مر گیا، مگر وہ آدمی خود بھی مر گیا۔ جب یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ”ان گھروں میں کوئی جن آباد ہیں۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 497)

شرمگاہ دیکھ کر قتل

سیدنا اسلم انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے قیدیوں پر مقرر فرمایا تو میں لڑکے کی شرمگاہ دیکھتا، اگر اس کے بال اُگ آتے تو میں اس کی گردن اڑا دیتا، اور اس کے بال نہ اُگے ہوتے تو اس کو ”مسلمانوں کی غنیمتوں میں شامل کر دیتا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 561)

جنت میں کپڑے کہاں سے آئیں گے؟

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا جنّت میں ہم اپنے کپڑے اپنے ہاتھوں سے بنیں گے؟ تو لوگ ہنسنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا ایک جاہل پر

ہنس رہے ہو جو ایک عالم سے مسئلہ پوچھنے آیا ہے؟" پھر فرمایا: "اے اعرابی! ایسے نہیں ہے، بلکہ وہ جنّت کے پھلوں سے پھاڑ کر لائے جائیں گے۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 807)

روز قیامت کی سواریاں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن انبیاء چوپاؤں پر اکٹھے کئے جائیں گے تاکہ اپنی قبروں سے میدانِ حشر میں آئیں۔ صالح علیہ السلام اونٹنی پر سوار ہوں گے، میرے بیٹے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میری اونٹنی عضباء پر جائیں گے، اور میں براق پر اٹھایا جاؤں گا جس کا ایک قدم اس کی نظر کی انتہا تک ہو گا، اور بلال جنّت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر ہو گا، وہ اذان خالص دے گا اور شہادت کے کلموں کا بھی سچا سچا اعلان کرے گا، جب «أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ» کہے گا تو اگلے پچھلے تمام مومن اس کے لیے شہادت دیں گے تو جس کے لیے قبول کی گئی اس کے لیے قبول کی گئی اور جس سے واپس کی گئی اس سے واپس کی جائے گی۔"

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 909)

قرض سے نجات کی دعا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تجھے ایک ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ اگر تجھ پر پہاڑ جیسا قرضہ ہو تو وہ بھی ادا ہو جائے: اے معاذ! یوں دعا کرو: «اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ، تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلَى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَحْمَانُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيهِمَا مَنْ تَشَاءُ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ، أَرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.»

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:949)

زمین میں کون دھنسے گا؟

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گانے والی لونڈیاں حاصل کرنے والوں، شراب پینے والوں اور ریشم پہننے والوں میں دھنسنا، شکلوں کا بدلنا اور پتھر برسنا ہو گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1047)

جنت اور جہنم کے درمیان والے لوگ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحابِ اعراف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ لوگ ایسے ہوں گے کہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں گے مگر وہ اپنے باپوں کے نافرمان ہوں گے، تو شہادت نے انہیں جہنم میں جانے سے روک دیا، اور ماں باپ کی نافرمانی نے انہیں جنّت سے روک دیا، تو وہ جنّت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار پر ہوں گے، تو جب ان کے گوشت اور چربیاں پگھل جائیں گی اور اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے، تو جب بغیر حساب والا کوئی نہ باقی ہو گا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا اور اپنی رحمت سے جنّت میں داخل کر دے گا۔“

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1111)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے سے گرمی کم لگتی ہے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گرمی کی شدت کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی حل پیش نہیں فرمایا، اور فرمانے لگے: ''یہ کلمہ زیادہ پڑھا کرو: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ» کیونکہ یہ کلمہ تکلیف کے ننانوے دروازے دور کرتا ہے جس میں سے سب سے چھوٹا دروازہ فقیری کا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1140)

جو قاضی بنایا گیا تو گویا کہ وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو قاضی بنایا گیا تو گویا کہ وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1149)

خاوند یا ذی محرم کے بغیر کوئی عورت تین رات سے زائد سفر نہ کرے

سیدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خاوند یا ذی محرم کے بغیر کوئی عورت تین رات سے زائد سفر نہ کرے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:1184)

حضور ﷺ نے اللہ کے پاس بار بار جا کر رعایت کرائی

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کپڑے سے پیشاب دھونا سات دفعہ مقرر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بار بار واپس جا کر اس میں رعایت کرواتے رہے، یہاں تک کہ کپڑے سے پیشاب کا دھونا تین دفعہ کر دیا گیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 97)

برا وسوسہ صرف مومن کو ملتا ہے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا تو اس نے کہا: میرے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں اگر ان کو زبان پر لاؤں تو اپنا سارا اجر ضائع کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''ایسا وسوسہ صرف مومن کو ہی ملتا ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 22)

برے خیالات ایمان کی نشانی ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں اپنے دل میں ایسے خیالات پاتا ہوں کہ ان کو زبان پر لانے سے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ کوئلہ بن جاؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صریح ایمان ہے۔''

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر: 65)

انسان کی پیدائش

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کوئی روح پیدا کرنا چاہتا ہے تو آدمی اپنی عورت سے مجامعت کرتا ہے، ہر رگ اور پٹھے سے اس کا پانی اڑ جاتا ہے، اور جب ساتواں دن ہوتا ہے تو

اللہ تعالیٰ ہر ایک رگ کو اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان حاضر کرتا ہے۔'' اور پھر یہ آیت پڑھی: «﴿فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ﴾» ''جس صورت میں بھی اس نے چاہا تجھے جوڑ دیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:8)